بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاحی یاقیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاحی یاقیوم

مکشوفاتِ منازلِ احسان

المعروف بہ

مقالاتِ حکمت دارالاحسان

للتقسیم والتوزیع فی سبیل اللہ

لانتفاع و النفع

لجمیع امتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

لمرضات اللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ امین

مؤلف: ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف لمقبول المصطفین ۰ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقہٖ ورضیٰ
نفسہٖ وزنۃ عرشہٖ ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

تاریخ ـــــ ۲۲۔ رمضانُ المبارک، چہار شنبہ ۱۴۰۲ھ

جلد چہارم

طبع : ـــــــــــــــ اوّل

مطبع : ـــــــــــــــ نثار آرٹ پریس لمیٹڈ۔ لاہور

طابع : ـــــــــــــــ دارالاحسان ، فیصل آباد

مقامِ اشاعت

المقام النّجاف لصّحاف لمقبول المصطفین

دارُالاحسان ۵ فیصل آباد پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوۡمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلٰنَا وَحَبِیۡبِنَا مُحَمَّدِۨ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعِتۡرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعۡلُوۡمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلۡقِکَ وَرِضٰی نَفۡسِکَ وَزِنَۃَ عَرۡشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوۡمُ

مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

زمین و آسمان (کے خزانوں) کی کنجیاں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ وَسُبۡحَانَ اللّٰہِ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور پاک ہے اللہ

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَاَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ

اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے کوئی معبود نہیں

اِلَّا ھُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالۡبَاطِنُ

مگر اللہ۔ وہ اوّل ہے اور وہ آخر ہے اور وہ ظاہر ہے اور وہ پوشیدہ ہے

یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ بِیَدِہٖ

وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ (ہمیشہ) زندہ ہے اسے (کبھی) موت نہیں۔ اس کے ہاتھ میں

الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ مِائَةَ مَرَّةً

بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۰۰ بار)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت اللہ کے اس فرمان "آسمان و زمین کی کنجیوں" کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے فرمایا کہ اے عثمانؓ! تو نے مجھ سے ایک ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی آسمان اور زمین کی کنجیاں یہ (کلمات) ہیں :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ . . . . . الخ

اے عثمانؓ! جس نے اس وظیفہ کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا اس کو اس کے بدلے میں دس نوازشیں حاصل ہوں گی۔

پہلی۔ اس کے اگلے گناہ معاف کیے جائیں گے۔

دوسری۔ اس کو آگ سے نجات لکھ دی جائے گی۔

تیسری۔ اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو رات دن اس کی آفتوں سے، بیماریوں سے حفاظت کرتے ہیں۔

چوتھی۔ اس کو خزانہ ثواب کا دیا جاتا ہے۔

پانچویں۔ اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلام آزاد کیے۔

چھٹی۔ اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے قرآن کریم، توراۃ، انجیل اور زبور پڑھ لیں۔

ساتویں۔ اس کے واسطے بہشت میں گھر بنے گا۔

آٹھویں۔ اس کا حور العین سے نکاح کر دیا جائے گا۔

نویں۔ اس کے سر پر عزّت کا تاج پہنایا جائے گا۔

دسویں۔ اس کے گھر کے ستّر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اے عثمانؓ! اگر تو طاقت رکھے تو کسی دن بھی یہ وظیفہ تجھ سے فوت نہ ہو۔ تو کامیاب ہونے والوں میں سے کامیاب ہوگا اور اگلوں پچھلوں میں سے بڑھ جائے گا۔

اسے ابن مردویہ، ابویعلیٰ، ابن ابی عاصم، ابوالحسن قطان نے طوالات میں، یوسف قاضی نے اپنی سنن میں، ابن ابی حاتم ابن سُنی اور بیہقیؒ نے اسماء اور صفات میں روایت کیا ہے۔

۳۴۰۰

یہ دریا تیرے لیے، پہاڑ تیرے لیے، ہوائیں تیرے لیے، فضائیں تیرے لیے نباتات تیرے لیے، معدنیات تیرے لیے، پھل تیرے لیے، پھول تیرے لیے فتح تیرے لیے، نصرت تیرے لیے، سطوت تیرے لیے، تمکنت تیرے لیے حکمت تیرے لیے، حکومت تیرے لیے، مہر تیرے لیے، ماہ تیرے لیے جمال تیرے لیے، جاہ تیرے لیے، فرش تیرے لیے، عرش تیرے لیے حوریں تیرے لیے، غلمان تیرے لیے، مصطفائی تیرے لیے، مجتبائی تیرے لیے اور ساری خدائی تیرے لیے۔

تُو نہ لے تو تُو ہی بتا کوئی کیا کرے؟

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۰۱

تیرا دَر اکرم الاکرمین کا دَر، اور تُو منگتوں کا منگتا؟ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۴۰۲

یہی حاجت اگر قاضی الحاجات کے حضور پیش کی جاتی، بلا مشروط بر آتی۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۴۰۳

یہ دریا تیرے لیے، پہاڑ تیرے لیے، ہوائیں تیرے لیے، فضائیں تیرے لیے، نباتات تیرے لیے، معدنیات تیرے لیے، پھل تیرے لیے، پھول تیرے لیے، فتح تیرے لیے، نصرت تیرے لیے، سطوت تیرے لیے، تمکنت تیرے لیے، حکمت تیرے لیے، حکومت تیرے لیے، مہر تیرے لیے، ماہ تیرے لیے، جمال تیرے لیے، جلال تیرے لیے، فرش تیرے لیے، عرش تیرے لیے، حوریں تیرے لیے، غلمان تیرے لیے، مصطفائی تیرے لیے، مجتبائی تیرے لیے، عجائب تیرے لیے، غرائب تیرے لیے اور ساری کی ساری خدائی تیرے لیے ہے۔

تُو نہ لے، تو تُو ہی بتا کوئی کیا کرے؟ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ!

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۴۰۴

تیرا در اکرم الاکرمین کا در، تیرا داتا بادشاہوں کا بادشاہ، اور تو منگتوں کا منگتا؛ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

اپنی حاجت، ہر حاجت اپنے قاضی الحاجات سے مانگ۔ دیا جائے گا، کبھی خالی نہ لوٹے گا۔ اللہ رب العلمین، بادشاہوں کے بادشاہ خود فرماتے ہیں:

مجھ سے مانگ میں دوں گا، یقیناً اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

○

اللہ تبارک و تعالیٰ کا آسمانِ دنیا کیطرف نزول فرمانا

حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن شهاب عن ابی عبد الله الاغر و عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ینزل ربنا تبارك و تعالی کل لیلة الی السماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب له و من یسالنی فاعطیه و من یستغفرنی فاغفرله

حضرت یحییٰ بن یحییٰ، مالک، شہاب، ابو عبد اللہ اغرہ، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے آخر تہائی رات میں ہر رات آسمانِ دُنیا پر اُترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے میں اس کی دُعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں، کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں۔

(الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸)

حدثنا قتیبة بن سعید قال
نا یعقوب وھو ابن عبد الرحمن القاری
عن سھیل عن ابیه عن ابی ھریرة
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ینزل الله تبارك و تعالی الی السماء
الدنیا کل لیلة حین یمضی ثلث
اللیل الاول فیقول انا الملك
انا الملك من ذا الذی یدعونی
فاستجیب له من ذا الذی یسألنی
فاعطیه من ذا الذی یستغفرنی
فاغفرله فلا یزال کذالك حتی
یضیٔ الفجر۔

حضرت قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمٰن قاری سہیل، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نچلے آسمان پر ہر رات نازل ہو کر فرماتے ہیں، میں ہی بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دُعا مانگے اور میں اس کی دُعا قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اس کو عطا کروں؟ اور ہے کوئی مغفرت مانگنے والا (اپنے گناہوں سے) کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ صبح کے روشن ہونے تک اللہ سبحانہٗ یونہی فرماتے رہتے ہیں۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول صفحہ ۲۵۸
جامع الترمذی الجلد الاول صفحہ ۵۹

○

حدثنا اسحق بن منصور
قال نا ابو المغیرة قال نا الاوزاعی
قال نا یحیی قال نا ابو سلمة بن عبد
الرحمن عن ابی ھریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اذا مضی

حضرت اسحاق بن منصور، ابومغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے

شطر اللیل او ثلثه ینزل الله تبارك و تعالی الی السماء الدنیا فیقول هل من سائل یعطی هل من داع یستجاب له هل من مستغفر یغفرله حتی ینفجر الصبح

آسمان کی طرف اور فرماتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے دوں، ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ وہ بخشا جائے؛ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

○

حدثنی حجاج بن الشاعر قال نا محاضر ابو المورع قال نا سعد بن سعید قال اخبرنی ابن مرجانة قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل الله تبارك و تعالی فی السماء الدنیا لشطر اللیل و ثلث اللیل الاٰخر فیقول من یدعونی فاستجیب له او یسألنی فاعطیه ثم یقول من یقرض غیر عدیم ولا ظلوم۔

حضرت حجاج بن شاعر، محاضر ابو المورع، سعد بن سعید، ابن مرجانہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان دنیا کی طرف آدھی رات کو یا پچھلی رات تہائی کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دُعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں؟ اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں، پھر فرماتا ہے، کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا، نہ کسی پر ظلم کرے گا؟

قال مسلم ابن مرجانة هو سعید بن عبد الله و مرجانة۔

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

○

حدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان

حضرت عثمان بن ابو شیبہ، جریر، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے

عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقھا رجل مسلم یسأل اللہ خیرا من امر الدنیا و الاخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذلک علی کل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اس میں کوئی مسلمان دین و دنیا کی بھلائی کی دعا مانگے، تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول صفحہ ۲۵۸

حدثنا عثمان و ابوبکر ابنا ابی شیبۃ واسحاق بن ابراھیم الحنظلی واللفظ لابن شیبۃ قال اسحٰق انا و قال الاخران ناجریر عن منصور عن ابی اسحاق عن الأغر ابی مسلم یرویہ عن ابی سعید و ابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یمھل حتی اذا ذھب ثلث اللیل الاول نزل الی السماء الدنیا فیقول ھل من مستغفر ھل من تائب ھل من سائل، ھل من داع حتی ینفجر الفجر۔

حضرت عثمان اور ابوبکر بن ابو شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابو اسحاق، اغرابی مسلم، ابی سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو اترتا ہے آسمان دنیا پر اور فرماتا ہے، کون ہے جو مغفرت مانگے؟ کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو کچھ مانگے کون ہے جو دُعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے، یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول صفحہ ۲۵۸

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن مصعب عن الاوزاعی عن یحیی ابن ابی کثیر عن ھلال بن ابی میمونۃ

حضرت ابوبکر بن ابو شیبہ، محمد بن مصعب، اوزاعی، یحییٰ بن ابو کثیر، ہلال بن ابو میمونہ، عطاء بن یسار، حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عن عطاء بن یسار عن رفاعة الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یمهل حتی اذا ذهب من اللیل نصفه او ثلثاه قال یسألن عبادی غیری من یدعنی استجیب له من یسألنی اعطه من یستغفرنی اغفر له حتی یطلع الفجر۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نصف شب یا آخری تہائی حصہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر رونق افروز ہو کر ارشاد فرماتا رہتا ہے کہ میرے بندے میرے غیر سے نہ مانگیں۔ مجھ سے مانگیں میں ان کو عطا کروں گا۔ مجھ سے دُعا کریں میں قبول کروں گا۔ مجھ سے بخشش چاہیں میں بخش دوں گا حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔

سنن ابن ماجة صفحه ۹۷

○

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل ربنا تبارك وتعالیٰ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل فیقول الا عبدا من عبدی یدعونی فاستجیب له الا ظالم لنفسه یدعونی فاغفرله الا مقتر رزقه الا مظلوم یدعونی فانصره الاعان فافك عنه فیکون کذلك حتی یصبح الصبح ثم یعلو جلّ و عزّ علی کرسیه۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تیسرا حصہ رات رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر آجاتا ہے اور فرماتا ہے کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کا گناہ معاف کروں، کوئی رزق کا بھوکا ہے میں اس کو روزی دوں، کوئی مظلوم ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی امداد کروں، کوئی مجرم ہو تو میں اس کی گردن آزاد کروں، یہ آواز طلوعِ فجر تک رہتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کرسی پہ بلند ہو جاتا ہے۔

رواه الطبرانی فی الکبیر و

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت

الاوسط بنحوہ و قال فیہ الا مظلوم یذکرنی فانصرہ الاعان یدعونی فاعینہ قال فیکون کذلک حتی یضیٔ الصبح و یحیی بن اسحاق لم یسمع من عبادۃ ولم یروعنہ غیر موسی بن عقبہ و بقیۃ رجال الکبیر رجال الصحیح۔

کیا ہے اور اوسط میں یہ بھی ہے کہ کوئی مظلوم ہے جو مجھے یاد کرے میں اس کی امداد فرمادوں؟ کوئی امداد طلب کرنے والا ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی امداد کروں؟ اسی طرح آواز آتی رہتی ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۵۴

عن عثمان بن ابی العاص الثقفی عن النّبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب السماء نصف اللیل فینادی مناد ھل من داع فیستجاب لہ ھل من سائل فیعطی ھل من مکروب فیفرج عنہ فلا یبقی مسلم یدعو بدعوۃ الا استجاب اللہ لہ الا زانیۃ تسعیٰ بفرجھا او عشارًا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ آواز دینے والا ندا کرتا ہے، ہے کوئی پکارنے والا کہ اس کی دعا منظور کی جائے؟ ہے کوئی سوالی کہ اس کو دیا جائے؟ ہے کوئی مصیبت زدہ اس کی تکلیف دور ہو، جو مسلمان دعا کرتا ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے مگر زانیہ عورت جو اپنی شرم گاہ کو فروخت کرتی ہے یا چونگی اور ٹیکس لینے والا۔ (جبراً ناروا)

رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی صحیح ہیں

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۵۳

عن عطاء بن یسار قال حدثنی رفاعة بن عرابة الجهنی قال صدرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من مكة فجعلوا یستاذنون النبی صلی الله علیه وسلم فجعل یستاذن لهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم ما بال شق الشجرة الذی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابغض علیكم من الشق الاخر؟ فلا یری من القوم الا باكیا قال یقول ابوبكر الصدیق ان الذی یستأذن بعد هذا فی نفسه لسفیه فقام النبی صلی الله علیه وسلم فحمد الله واثنی علیه وكان اذا حلف قال والذی نفسی بیده اشهد عند الله ما منكم احد یومن بالله والیوم الاخر ثم یسدد الاسلك به فی الجنة ولقد وعدنی ربی عزو جلّ ان یدخل من امتی الجنة سبعین الفا بغیر حساب ولا عذاب وانی

حضرت عطاء بن یسارؓ حضرت رفاعہ بن عرابہ الجہنیؓ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مکہ مکرمہ سے (حجۃ الوداع کے دن) واپس لوٹے تو لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہونے کی اجازت طلب کرنے لگے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دیتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کے نزدیک درخت کی وہ ٹہنی جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قریب ہے، ناپسند ہے اس حصے کی نسبت جو دوسری طرف ہے، (کیا تمہیں اجازت لیکر مجھ سے دور جانا میرے قرب کی نسبت زیادہ پسند ہے) راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پھر کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو رو نہ رہا ہو پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے (حاضرین کو مخاطب کر کے) فرمایا اب جو شخص اپنے جی میں اجازت لینے کی خواہش کرے گا وہ بڑا بیوقوف ہوگا پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیا اللہ کی تعریف و ستائش بیان کی اور آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ قسم کھاتے تو فرماتے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس شخص کی اللہ کے ہاں گواہی دونگا جو شخص تم میں سے اللہ پر ایمان لائے اور آخرت کے دن کو دل سے مانے، پھر اسلام پر سیدھا سادا چلتا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت کا راستہ آسان کر دے گا۔ اللہ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت

ارجوان تدخلوها حتی تبوءوا و	میں داخل فرمائے گا اور مجھے امید ہے کہ تم جنت میں
من صلح من ازواجکم و ذریاتکم	مع اپنی بیویوں اور اولاد کے داخل ہو گے۔ جب
تبوّءکم فی الجنة ثم اذا مضی شطر	رات کا آدھا حصہ یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے،
اللیل او قال ثلثاہ ینزل اللّٰہ الی	اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے، پھر فرماتا
سماء الدنیا۔ثم یقول لا اسأل من	ہے، میرے بندے میرے سوا کسی سے نہیں
عبادی غیری من ذا الذی یسألنی	مانگتے۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو
فاعطیه من ذا الذی یدعونی فاجیبه	دوں؟ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار
من ذا الذی یستغفرنی فاغفر له؟	کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے معافی مانگے،
حتی یتفجر الصبح ۔	میں اس کو معاف کروں حتّٰی کہ پو پھٹ جاتی ہے۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عز و جل لابن خزیمة صفحه ۸۸،۸۸

○

حدثنا محمد بن یحیی قال ثنا	حضرت محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن ہارون بردی،
موسی بن هارون البردی قال ثنا	ہشام بن یوسف، معمر، سہیل، ابوصالح، حضرت
هشام بن یوسف عن معمر عن سهیل	ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
ابن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و
عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال ینزل	تعالیٰ۔ رات جب تیسرا حصہ رات کا گزر جاتا ہے
اللّٰه تبارك و تعالی کل لیلة اذا مضی ثلث	نزول فرماتا ہے۔ فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں، میں
اللیل الاول یقول انا الملك انا الملك	بادشاہ ہوں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں
من ذا الذی یسألنی فاعطیه؟ من ذا الذی	اس کو دوں؟ کوئی ہے جو مجھے پکارے میں اس کی
یدعونی فاستجیب له؟ من ذا الذی یستغفرنی	پکار قبول کروں؟ کوئی ہے جو مجھ سے معافی مانگے

فاغفرله؟ فلا يزال كذالك الى الفجر۔ میں اس کو بخش دوں۔ فجر تک یہی فرماتے رہتے ہیں۔

کتاب التوحید واثبات صفات الرب عزوجل لابن خزیمة صفحه ۸۶

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۴۰۵

میری بیٹی! تیری یہ شلوار سکرٹ کو مات کر رہی ہے۔ نہ معلوم تو اسے پہنتی جھجکتی کیوں نہیں؟ سارا جسم نظر آتا ہے، دُور سے آتا ہے!

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۴۰۶

وہ دیکھ، بی بی پٹھانی دس گز موٹے کپڑے کی شلوار پہنے کس تمکنت سے اکیلی اپنے ڈیرے پہ بیٹھی رہی ہے، کسی سے کوئی خوف نہیں کھاتی، اور تم ــــــ اللہ اللہ!

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۴۰۷

باپ کیوں نہیں روکتا؟

باپ اتنے جوگا ہے ہی نہیں، بے چارے کی مجال ہی کیا جو اُف تک کرے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۴۰۸

البتہ داد ضرور دیتا ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۰۹

تیرے ایک وقت کے کھانے پہ ایک گھنٹہ لگتا ہے، جب کہ یہ دس منٹ کا کام ہے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۱۰

جس بات پہ تم شرماتے ہو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فخر کرتے تھے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۱۱

کسی خصلت کو اَپنا، فصاحت کوئی چیز نہیں۔ کوئی رنگ نہیں چڑھاتی، کوئی گُل نہیں کھِلاتی، اور نہ ہی کوئی پھل لاتی ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۱۲

میں نے تجھ کو دیکھ لیا تو نے مجھ کو۔ کیا یہ کافی نہیں؟ جو دیکھ کر مطمئن نہیں ہوتا، کسی اور طرح کبھی

نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۴۱۳

ذکرِ دوام منزل کا عمود اور صلوٰۃ الوسطیٰ کی تین معروف تشریحات میں سے ایک ہے۔ ذکرِ دوام قائم کر۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۴۱۴

ذکرِ دوام منزل کا جزوِ اعظم، دیگر اذکار معاونین ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۴۱۵

ذکرِ دوام وضو، تعیینِ وقت و تعداد کا پابند نہیں، ہر حال میں ہر وقت جاری رہتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۴۱۶

ذکرِ دوام ہی اے جانِ من تیرا اسمِ اعظم و مونس ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۴۱۷

خرافات وواہیات سے اجتناب کر، کلیتاً اجتناب، ذکرِ دوام کی برکات کا نزول ہو۔

مَاشاءَ اللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۴۱۸

ذکرِ دوام اقلیمِ قلبوت میں سلطان الاذکار اور رفیق الاعلیٰ ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۴۱۹

ذکرِ دوام ایک بار قائم ہو کر پھر کبھی باطل نہیں ہوتا، مدِمقابل کو باطل کر دیتا ہے۔ مَاشَآءَ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۴۲۰

ذکرِ دوام ماسوا سے مطمئن کر دیتا ہے۔ کر کے دیکھ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۴۲۱

ذکرِ دوام کی برکات حیات و ممات کی قید سے بالاتر ہیں۔ ذکرِ دوام سے ترکِ تام، اور

ترکِ تام بلوغ الی المرام ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۲۲

ذکرِ دوام:

مُژدۂ حیات دوام۔ ذکرِ دوام سے ذاکر کی قبر زندہ اور فیض بار رہتی ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۲۳

ذکرِ دوام تاریخ کا ایک باب۔ اور اللہ اسے ہمیشہ اپنے مقبول بندوں کی زبانوں پہ جاری رکھتے ہیں۔ مَا شَآءَ اللّٰهُ!

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۲۴

ذکرِ دوام کی قطاریں جب فرش تا عرش استوار ہو جاتی ہیں، رنگ بندھ جاتا ہے، دنگ کر دیتی ہیں۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۲۵

ذکرِ دوام جب قائم ہو جاتا ہے، خیالات کو پاک کر دیتا ہے۔ خیالات جب پاک ہو جاتے

ہیں، متحد ہو جاتے ہیں، یکسو ہو جاتے ہیں، اور ایک مرکز پر مرکوز ہو کر بلند ہو جاتے ہیں۔

اے ہمنشیں!

فاعلم: اچھی طرح سے ذہن نشین کر لے، خیالات کی بلندی انسانی معراج کا ابتدائی زینہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۲۶

ذکرِ دوام جب جسم الوجود میں گھر کر لیتا ہے، کسی ہمّ و غم، یاس و حزن کو قریب پھٹکنے نہیں دیتا۔ اے ہمنشیں یہ چاروں چیزیں ابلیس ملعون کے مہلک ہتھیار ہیں۔

ذکرِ دوام ذاکر کی راہنمائی کا ضامن ہے۔ بات بات پہ اور قدم قدم پہ رہنمائی کرتا ہے یہ کام ایسے کر، یہ مت کر، کبھی مت کر۔ طریق بتاتا ہے، ڈھنگ بتاتا ہے، خطرے سے آگاہ کرتا ہے اور بچاتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۲۷

ذکرِ دوام تیرے میرے بس کی بات نہیں، عنایتِ الٰہی پہ موقوف ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۲۸

اسمِ اعظم کی تو ہر کسی کو خبر نہیں ہوتی، البتہ ذکرِ دوام میں اسمِ اعظم کی تاثیر ہوتی ہے۔ اگر اسے اسمِ اعظم کا نعم البدل کہیں تو بے جا نہیں۔ الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۴۲۹

ذکرِ دوام ۔ اَللّٰہُ مَعِیَ وَ هُوَ مَعَکُمْ کی حقیقت اور ذاکر و مذکور کے وصل کی واحد سبیل ہے ۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین

۳۴۳۰

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنَ ۔ پہ جتنا بھی غور کرو کم ہے ، ذکر کے بدلے ذکر کا وعدہ اور یہی اے جانِ من : وصل کی اصل ہے ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین

۳۴۳۱

سانس تن کی ، ذکر من کی زندگی ہے ۔ جس طرح سانس کے بغیر تن زندہ نہیں رہ سکتا ، اسی طرح ذکر کے بغیر من زندہ نہیں ہو سکتا اور کبھی نہیں ہو سکتا ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین

۳۴۳۲

اگر اس تن میں تیرا من زندہ نہیں ، تو یہ زندگی ، زندگی کے بازار میں کوئی زندگی نہیں ، اور اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے ۔ مَا شَآءَ اللّٰہ ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرا لرازقین

۳۴۳۳

ذِلّت کے انتہائی مقام پہ پہنچ کر نفس جب عزت کی وادی میں داخل ہوتا ہے، ایک نے کہا: ماسوا سے، دوسرے نے کہا: کون و مکان کی ہر شے سے مستغنی و بے نیاز ہوتا ہے اور کسی کی کسی بھی شان کو کسی خاطر میں کبھی نہیں لاتا اور اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۳۴

جب تک نفس سکرات الموت، عذاب القبر اور یوم الحشر کے مناظر کو دیکھ نہیں پاتا، مقامات کے پھندوں میں الجھا رہتا ہے اور اہلِ طریقت کے نزدیک یہ مقام کوئی مقام نہیں، بازیچۂ اطفال بھی نہیں۔

طریقت کے جملہ احوال و مقامات ذکرِ دوام ہی سے پیدا اور وارد ہوتے ہیں۔ ما شاء اللہ۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۳۵

انسانیت کا بلند ترین مقام انسانیت کا احترام ہے اور احترام ایک وسیع المعانی خصلت ہے صرف رسمی "آؤ جی، آئیے جی" ہی کا نام نہیں۔ اور اللہ ہی اپنی بارگاہ ربِ ذو الجلال والاکرام سے جسے چاہتا ہے، یہ خصلت عنایت فرماتا ہے اور اس مضمون پہ بھی یہ ختم الکلام ہے۔

مَاشَاءَ اللہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ۔ الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

۳۴۳۶

امت کی محبّت اور خیر خواہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے محبت کا اولین ادب ہے اور محبّت میں ایسی باتوں کا، جیسی کہ ہم ایک دوسرے سے کرتے ہیں، نام تک نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۷

نفاق ملّت کی ضد اور ملّت نفاق پہ نالاں ہے۔ نفاق ختم کر، جس طرح بھی ہو ضرور کر۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۸

بے نیاز کے نیاز کا ناز اگر نیاز مند کو ماسوا سے مستغنی و بے نیاز نہ کرے، تو کیا وہ ناز اور کیا وہ نیاز مند!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۳۹

در تک پہنچنا ضروری ہے، اندر جانا ضروری نہیں۔ درِ جاناں تک پہنچنا امکانی اور باریابی غیر امکانی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۰

حاضری پہ اکتفا کر۔ شاہی آداب کی تاب کے ہم تم متحمل نہیں ہو سکتے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۱

اے ہمنشیں! ہم اپنی اس ناداری پہ جتنا بھی روئیں، کم ہے۔ تو ہی بتلا، ہم میں مسلمانی کا کون سا انداز پایا جاتا ہے؟

مسلمان اللہ کے سوا کسی سے بھی کوئی خوف نہ کھاتا۔ نہ ہی کسی سے کوئی امید رکھتا۔ اللہ کو اپنے پاس حاضر و ناظر جان کر ہر خوف سے بے خوف ہو کر اپنی منزل پہ گامزن رہتا۔

اَللّٰہُ مَعِیْ (اللہ میرے ساتھ ہے) کے نشے میں مخمور ہو کر کون و مکان کی ہر شے سے مستغنی و بے نیاز ہوتا۔

جس کام کے کرنے کا ارادہ کر لیتا، کر کے رہتا، کسی کے بھی روکے کبھی نہ رُکتا۔

بُرائی و بے حیائی کے قریب تک نہ پھٹکتا۔ جس کام کو سرِ بازار کرنے کی جرأت نہ رکھتا، خلوت میں بھی نہ کرتا۔

کبھی جھوٹ نہ بولتا، غیبت نہ کرتا، چُغلی نہ کھاتا، حسد نہ کرتا، کسی کو کبھی عار نہ دلاتا، نہ ہی کبھی طعنہ دیتا،

غرضیکہ اپنے سینے کو کینے سے ہمیشہ پاک رکھتا۔ کسی کمال کا دعویٰ نہ کرتا۔ ہر کمال کو اللہ ہی کی عنایت سمجھ کر سجدۂ شکر کرتا، کبھی اپنی طرف منسوب نہ کرتا۔

اگر کسی ابتلا میں مبتلا ہوتا اسے اپنے گناہوں کی شامت سمجھ کر توبہ کرتا۔

وہ تسلیم و رضا کا پیکر ہر گناہ کا اعتراف کرتا۔ کسی دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔

توبہ کرتا۔ اگر توبہ سے پھر جاتا، پھر کرتا۔ پھر پھر جاتا، پھر کرتا، حتیٰ کہ ربوبیّت کی رحمت اپنی آغوش میں لے کر بخش دیتی اور پھر کبھی نہ پھرتا۔

ملّت کی آبرو پہ اپنی آبرو لٹا دیتا، خود مٹ جاتا لیکن ملّت کی ناموس پہ حرف نہ آنے دیتا اور ہم نے اے ہمنشیں! ملت کے شیرازے بکھیر دیے، بھرے میلے بچھاڑ دیے۔

وہاں کیوں گئے ؟ نام کی خاطر۔ یہ کیوں کیا ؟ نام کی خاطر۔ یوں کیوں کہا ؟ نام کی خاطر اگر ملّت کے لیے ہوتا، بلائیں لے لیتی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۲

جب تک تُو، اپنے من کے خیال اور تن کے فعل میں ابلیس کی تلبیس کو نہیں پہچانتا، عارف نہیں ہو سکتا۔ اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۳

دیکھنے کی چیز تو یہ ہے کہ اس وقت شیطان تیرے جسم الوجود میں کس انداز سے کیا کام کر رہا ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴

ذکرِ دوام:

ذکرِ دوام، سیستانِ مَن کا "رستم" ہے۔ کسی مدِّمقابل کو اندر آنے نہیں دیتا۔ دھکیل کر باہر نکال دیتا ہے۔ اڑنے والے کو پچھاڑ کر لتاڑ دیتا ہے۔ بالآخر جب شیطان لعین کو خبر ملتی ہے کہ اس کے لشکر میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہو رہا، مار پہ مار کھا رہا ہے تو بذاتِ خود میدان میں اتر آتا ہے۔ اور یہی اے جانِ من وہ جہادِ اکبر ہے جس کی بابت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر سے واپسی پر صحابہ کرامؓ کو مخاطب فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہم جہادِ اصغر سے اب جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

شیطان و سالک کا کسی میدان میں گتھم گتھا ہونا ایک دیکھنے کی چیز ہوتی ہے۔ بڑے بڑوں کے پتّے پانی ہو جاتے ہیں، فرش والے فرش پہ اور عرش والے عرش پہ اس جنگ کو دیکھا اور داد دیا کرتے ہیں۔ مبصر ساکت ہوتے ہیں۔ کسی کی طرف داری مطلق نہیں کرتے۔ قابلِ داد کرتب کی ضرور داد دیتے ہیں، اگرچہ شیطان کی طرف سے ہو۔

اور یہ جنگ فیصلہ کن ہوتی ہے۔ جب تک دونوں میں سے ایک فریق ہار کر، یا میدان چھوڑ کر بھاگ نہیں جاتا، جنگ جاری رہتی ہے

ذکرِ دوام کے نور کی تاب نہ لاتے ہوئے شیطان جب مایوس ہو کر میدان سے فرار ہونے لگتا ہے، ذکرِ دوام کے نوری فرشتے آتشیں گرزوں سے گھیر گھیر کر میدان میں لاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے ایک مقام پر محصور و مقہور کر کے اس کے ماتھے پہ کلنک کا ٹیکہ لگا دیتے ہیں۔

شیطان ابلیس ہے، ملعون ہے، اور بھی جس برے نام سے ملقب کرو، درست ہے لیکن ہے بے حد غیرت مند! اپنی ناکامی پہ واویلا کرتا ہے۔ جس مقام پہ کسی جوان نے اسے

شکست دے کر ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا یا ہوتا ہے، اسی مقام پہ ایک مدت بیٹھا اپنے سر پہ راکھ ڈالتا رہتا ہے۔

یہ جو "کلنک کا ٹیکہ" اردو ادب میں مشہور ہے، وہی ٹیکہ ہے جو شیطان کو پچھاڑ کر اس کے ماتھے پہ لگایا جاتا ہے۔

اصل مردانیت شیطان کو ہرانا ہے اور شیطان معلّم الملائک رہ چکا ہے، تیرے میرے فضائل و مسائل سے بالکل نہیں گھبراتا۔ کسی بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ شیطان کی عیاری و مکاری تیرے اور میرے تخیل سے بالاتر ہے۔ کسی کی کوئی دلیل اسے قائل نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی کوئی ضرب اس کا سر پھوڑ سکتی ہے مگر ذکر اور صرف ذکر۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۵

اس ذلیل ور ذلیل و کمین سے شیطان نے کیا لینا ہے؟ شیطان شیخ الشیوخ کی گھات میں رہتا ہے۔ کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ نامی گرامی دعویداروں کو سبز باغوں کی سیر کراتا اور انگلیوں پہ نچاتا ہے۔ دلیری پہ دلیری دے کر مانوس کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ آسمان پہ لے جا کر قہقہہ لگا کر اور یہ کہہ کر "بتلا میرے پٹھے: اب کس بل تجھ کو پھینکوں؟" عیاری کی حد کر دیتا ہے اور یہ اس کا روز کا معمول ہے۔

اسی طرح اس نے ایک دو نہیں، لاکھوں کو مارا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۶

بُتّے کنجر سے شیطان نے کیا لینا ہے، شیطان تیری گھات میں ہے۔

اے میرے ہمنشیں!

اگر تو نے اسے پُٹھیاں کر کے منہ کے بل نہ گرایا، اور ٹانگوں سے گھسیٹ کر اُلٹا نہ لٹکایا، تو کیا تیری مردانگی اور کیا یہ شیخیت!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۴۷

اے میرے نوجوان!

وقت تیری قیمتی متاع ہے اسے ضائع نہ کر۔ جب بھی کسی نے اپنے وقت کی قدر کی، کامیاب ہوا۔ آج ہمیں وقت کی اہمیّت کا احساس نہیں اور کسی کو بھی نہیں۔ نوجوان کا سارا دن ریڈیو پہ گانا سُنتے گذر جاتا ہے۔ قومیں کام ہی کی بدولت کامیاب ہوئیں۔ جس بھی قوم نے دنیا میں ترقی کی، ایک مرکز پہ متحد ہو کر کی اور کام کر کے کی۔

جس بھی کام کو کرو، خوش اسلوبی سے کرو، محنت سے کرو یہاں تک کہ پسینہ پسینہ ہو جاؤ اور پسینہ ہی مزدور کے کام کی زکوٰۃ ہے۔

امیر طبقے کا نوجوان، اللہ اللہ! کوئی کام نہیں کرتا، کام سے نفرت کرتا ہے، راحت و آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ سمجھتا ہے کہ کام کرنا مزدوروں ہی کا کام ہے، امیروں کا نہیں۔ امراء دنیا میں کام کرنے نہیں، عیش کرنے آئے ہیں۔ شب و روز ایک ہی دُھن میں گذار دیتا ہے۔ کسی ایک شغل میں مشغول ہو کر دن رات ایک کر دیتا ہے۔ اگرچہ بٹیر بازی ہو۔ اللہ اللہ!

ساری دنیا جاگ اُٹھی، ہم سوتے ہیں، نہایت بے فکری سے پاؤں پسارے سو رہے ہیں کوئی کروٹ نہیں بدلتے، آنکھ نہیں کھولتے، نہ معلوم کب بیدار ہوں اور کیسے؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۴۴۸

اے میرے نوجوان!

ذکر کی قطاریں باندھ دو! جو فرش تا عرش مستقیم و استوار ہوں۔ بال بھر خلا باقی نہ رہے، جو کبھی ٹوٹ نہ سکیں۔ جنہیں کوئی توڑ نہ سکے۔ تیرا ذکرِ دوام غفلت کے پردوں کو چاک کر دے حجابات کو اٹھنے پہ مجبور کر دے۔ کسل کو جلا دے، قلب کو جِلا دے۔ اپنی جلالت کی تپش سے کثافت کو بھسم کر کے راکھ بنا دے اور محبوب لطافت کو چمکا دے۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

۳۴۴۹

توبہ کے فضائل پڑھ کر صبح و شام ہزار بار توبہ کرنی شروع کر دی۔ نہ کوئی بُرائی چھوڑی نہ بےحیائی۔ یہ توبہ کیسی؟

سچے دل سے پکی توبہ کر، اور صرف ایک بار کر مثلاً یوں:

"یا اللہ! میں تیری عزت و عظمت والی بارگاہ رَبّ ذوالجلال والاکرام[1] میں سچے دل سے پکی توبہ کرتا ہوں کہ امساعت تا موت فلاں برائی اور فلاں بےحیائی کبھی نہ کروں گا"۔

---

[1] اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق کی فریادیں بحیثیت ربّ ذوالجلال والاکرام سنتے اور قبول فرماتے ہیں

اور پھر اس پہ ثابت قدم رہ۔ یہ توبہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۰

دنیا سے نفرت، دین سے رغبت، دانائی کی جڑ ہے۔ دنیا دار دین سے اور دین دار دنیا سے مانوس ہو ہی نہیں سکتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۱

مقالاتِ حکمت کے صفحہ نمبر ۱۵ پر مندرج مقالہ نمبر ۳۴۰۵

"میری بیٹی! تیری شلوار سکرٹ کو مات کر رہی ہے۔ نہ معلوم تو اسے پہنتی کیوں نہیں جھجکتی، سارا جسم نظر آتا ہے، دُور سے آتا ہے"

کے جواب میں:

اب ہمیں ایسا کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیسے مردوں کے تہبند شلواروں کو مات نہیں کرتے ہ کسی دن غور سے دیکھنا، بالکل سچ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۲

احوال تابعِ افعال۔ ناپسندیدہ افعال، ناپسندیدہ احوال۔ اللہ کے ہاں ناپسندیدہ افعال سے بندے کے ناپسندیدہ احوال ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ہر ہم ، ہر غم ، ہر درد ، ہر کرب ، ہر مرض ، ہر اضطراب ، ہر فتنہ ، ہر فساد ، ہر بلا ، ہر وبا ، تیرے اپنے ہی افعال کی شامت ہے
ناپسندیدہ افعال ختم ، ناپسندیدہ احوال ختم ۔ ماشاء اللہ ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۳

سلوک کے دو مقامات ہیں ۔ اصلی اور نقلی ۔
ہر سالک نقلی مقام سے گزر کر ہی اصل مقام میں داخل ہوا کرتا ہے ۔
کثرت نقلی اور وحدت اصلی مقام ہے ۔
کثرت وحدت سے ہے ، لیکن وحدت میں کوئی کثرت بالکل نہیں سما سکتی ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۴

غیریت نقلی اور احدیت اصلی مقام ہے اور ساری دنیا میں غیریت سے پاک گنتی کے چند نفوس ہوتے ہیں جو عموماً نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں اور وہ' وہ ہوتے ہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کو ہر فعل کا ، خیر ہو یا شر ، حقیقی فاعل گردانا کرتے ہیں اور یہ یقین رکھا کرتے ہیں کہ جیسے آج ہو رہا ہے ، اسی طرح ہو رہا ہے جیسا کہ چاہیے ۔ کائناتِ عالم خودسر نہیں ، ارادتِ ازلی کے تحت نقل و حرکت پہ گامزن ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۵-عقل مقامِ نقل اور جنون مقامِ اصل ہے۔
اَلجُنُوْنُ فُنُوْنٌ وَ الْعِشْقُ مِنْ فَنِّہٖ۔عقل کا پرندہ جنون کی چوٹی پہ پرواز نہیں کرسکتا، متحیر ہو کر گر پڑتا ہے۔بعض دفعہ ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۶

کو بکو نقلی اور یکسو اصلی مقام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۷

نقلی مقام کی واردات سراب و فریب اور اصلی کی شہود و صواب۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۸

نقلی مقام متمنیٔ برکات اور اصلی مہبطِ برکات۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۵۹

طلب و تمنا نقلی اور فقر و غنا اصلی مقام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۰

نقلی میں جستجو اور اصلی میں ترک ہے۔ ترکِ تام۔ جستجو اپنے مقام پہ پہنچ کر ختم ہوئی۔

ماشاءاللہ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۱

لگن نقلی اور لگن میں مگن اصلی مقام ہے۔ اپنی دُھن میں یوں محو رہنا جیسے کہ چاند میں چکور۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۲

نقلی مقام گیان و گمان، اور اصلی، ایمان و یقین و احسان جہاں بھی یہ تینوں یکجا ہوئے ایک رنگ بندھ گیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۳

چون و چرا نقلی اور تسلیم و رضا اصلی مقام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۴

نقلی مقام یاس وحُزن اور اصلی قرار و سکون

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۵

ملامت، جسے کہ تو ذِلّت سمجھتا ہے، قرب و ولایت و نجات کا زینہ اور فقر کی سان ہے جب تک کوئی ہتھیار سان پر نہیں چڑھتا، کارگر نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۶

ملامت فقر کی قبا ہے۔ قبا کے نیچے لباس ہوتا ہے جو اصلی ہوتا ہے اور نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۷

محبوبیت جب زندیقیت کے پردوں میں مستور ہو کر جلوہ گر ہوتی ہے کُنْ فَیَکُوْنُ کا مقام رکھتی ہے۔ اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۸

محوریت طریقت کا بلند ترین مقام اور وہ مرکز ہے جس پہ کہ متوجہ کی توجہ ایک بار مرکوز ہو کر پھر کبھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتی، اگرچہ طنابیں ٹوٹنے لگیں۔ محوریت کی تاریخ داستانوں سے بھری پڑی ہے۔

محوریّت کا جو مقام میرے آقا، میرے دلبر، میرے جانی،

حضرۃ سیّدنا مخدوم **علاؤالدین علی احمد صابر** کلیریؒ قدس سرہ العزیز

کو عنایت ہوا، نادر المثال اور قابلِ داد و تحسین ہے۔

آپؒ بارہ سال کلیر میں گُلر کی شاخ کو تھامے محوِ الی اللہ رہے۔ اللہ اللہ! آدم علیہ السلام کی اولاد کے ریکارڈ مات کر گئے۔

اسی طرح محوریت کا ایک اور مقام اللہ کے ایک بندے کا ہے، جو کسی سمندر کے کنارے کسی خسروِ خوباں کے خیال میں محو و منہمک تھا۔ اس کی توجہ کو اس مرکز سے ہٹانے کے لیے جب کوئی بھی حیلہ کارگر نہ ہوا، شیطان اس کی ماں بن کر سامنے آیا۔ کہنے لگا:

”تم کچھ بھی ہو، اور کسی بھی منزل کے حامل ہو، میں تیری ماں ہوں۔ وہ ماں، جس نے تجھے پالا پوسا اور یہاں تک پہنچایا، میرا تم پر حق ہے کہ تم میری خبر گیری کرو۔ مجھ سے التفات کرو میری طرف توجہ دو اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں آج ابھی سمندر میں چھلانگ لگا کر تمہارے سامنے جان دے دوں گی“ چنانچہ اس کی ان باتوں پر جب کسی قسم کا ردِّ عمل نہ ہوا تو اس نے قدرے توقف کے بعد دھڑام سے سمندر میں چھلانگ لگا دی لیکن وہ اللہ کا بندہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ اپنی دُھن میں بدستور محو رہا۔ گویا کامیاب ہوا۔ الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۴۶۹

مومن حدود اللہ کا پابند ہی نہیں، محافظ بھی ہوتا ہے، اگرچہ مصلی ہو۔ جب تک جان میں جان رہتی ہے، کسی حدود کو توڑنے نہیں دیتا۔ کسی کو جرأت ہی نہیں پڑتی کہ اس کے سامنے کسی حد کو توڑے۔

۱۹۴۷ء کا واقعہ ہے، ہجرت کے دوران سدھواں جگراؤں لودھیانہ میں مہاجرین کا کیمپ تھا۔ ایک دن چند ڈوگرے گنیں لیے کیمپ میں آن دھمکے۔ ایک بوڑھے کی نوجوان لڑکی کو بازو سے پکڑ لیا اور اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کرنے لگے۔ ابھی وہ دو ہی قدم چلے ہوں گے کہ ایک نوجوان جو پولیس کی تین فیتے والی قمیص پہنے بیٹھا کھانا پکا رہا تھا، لپک کر اٹھا، ادھر اُدھر دیکھا، کوئی ہتھیار نظر نہ آیا تو چولہے سے جلتی ہوئی ایک کھلپاڑی کھینچ لی اور اس جوش سے ان کے سر پر جا دھمکا کہ ان کے اوسان جاتے رہے اور ہکا بکا اسے تکتے رہ گئے۔ اس نوجوان نے آگے بڑھ کر اس زور سے وہ کھلپاڑ ایک ڈوگرے کے سر پر ماری کہ اس کا سر ککھڑی کی طرح پھانک پھانک ہو گیا اور وہ زمین پر گرنے سے پہلے جہنم میں جا پہنچا۔

اگرچہ اس کے دوسرے ساتھی ڈوگرے کی گولی سے وہ باغیرت نوجوان شہید ہو گیا لیکن یہ دھاک بیٹھ گئی کہ پھر کئی ماہ تک یہ کیمپ وہاں رہا۔ کسی ڈوگرے کو کیمپ میں داخل ہونے کی کبھی جرأت نہ ہو سکی۔

ایک شہادت کی برکت و عظمت پورے کیمپ کی عصمت کی پاسبان اور محافظ بنی۔

ماشاءاللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۰

فراست ـــــــ کشفِ روح ۔ کشف ـــــــ کشفِ قلب

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۱

فراست ـــــــ معتبر ، کشف ـــــــ غیر معتبر، مشکوک ، محتاجِ تصدیق

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۲

فراست کو کشف پہ ایسی ہی فوقیت حاصل ہے جیسی کہ روح کو قلب پہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۳

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز جمع کر کے نہ رکھتے تھے (ترمذی عن انسؓ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم ، نہ کوئی بکری اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیّت کی ۔ (مسلم عن عائشہؓ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اگر میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں ۔ اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہے مگر صرف اس قدر کہ میں اس سے قرضہ ادا کر سکوں ۔ (بخاری عن ابو ہریرہؓ)

طریقت اسلام کا تقاضا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنّتِ مطہرہ کو بھی پورا کریں تاکہ کامل اتباع کے دعویدار اور وراثت کے حقدار کہلا سکیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۴

اے ہم نشین! فاعلم: اچھی طرح از بر کر۔ دین اور دنیا دو چیزیں ہیں۔ ایک نظر دونوں پر کبھی نہیں جم سکتی۔ جب آپ نے اپنی نظر دنیا سے اٹھالی، تب ہی جا کر دین پہ جمے گی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۵

یہ دنیا جس کے پیچھے تم مارے مارے پھرتے ہو، مُردار کی مانند ہے اور مردار کا کوئی طالب نہیں ہوتا مگر کتّا اور گدّھ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۶

کُتّا اپنے ہم جنس کا مردار نہیں کھاتا لیکن ہم سب کھاتے ہیں۔ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ (الحجرات ۱۲)

"کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اس کو ناپسند کروگے"

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

۳۴۷۷

یہی وجہ ہے کہ تیری آنکھوں میں کوئی شوخی نہیں، اور نہ ہی گفتار میں بیباکی۔ ورنہ ان آنکھوں کی کون تاب لاتا۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۷۸

ترکِ تام سے مراد ہر شئے کا ترک ہے۔ مکشوفات کا بھی۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۷۹

ترک سے مکشوفات ہیں، نہ کہ مکشوفات سے ترک

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۰

مکشوفات ترک کے تابع ہیں، ترک مکشوفات کے نہیں۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۱

طریقت الاسلام میں نفی تام کا اصطلاحی نام ترک ہے اور ترک کے دو مقامات ہیں۔

ترکِ ممنوعات اور ترکِ تمنا

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۲

بُلبل نے جسے جا کے گلستان میں دیکھا
ہم نے اسے ہر خارِ بیابان میں دیکھا
روشن ہے وہ ہر ایک ستارے میں زلیخا
جس نور کو تو نے مہِ کنعان میں دیکھا
برہم کرے جمعیتِ کونین جو پل میں
لٹکا وہ تری زلفِ پریشان میں دیکھا

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۳

حضور اقدس رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا نور کائناتِ عالم کی ہر شے میں جلوہ گر ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۸۴

سمندر کی سطح پر خس و خاشاک، تہ میں جواہرات، زمین کی سطح پہ نباتات، تہ میں معدنیات۔ سطح ظاہر، تہ باطن۔ فکر اور صرف فکر تہ تک پہنچتا ہے۔ اگر جواہرات و معدنیات سطح پہ ہوتے، کوئی قدر نہ ہوتی، ضائع ہو جاتے۔ الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

۳۴۸۵

فکرِ حکمت کا منبع، کاشف الاسرار اور بلوغ الی المرام ہے۔ چنانچہ طریقت الاسلام میں ذکر کے بعد فکر کو اہم مقام حاصل ہے۔

فکر سے مراقبہ، مراقبہ سے مشاہدہ اور مشاہدہ ہی سے فیض ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۶

مفکر کے فکر کی محویت انسانیت کی معراج ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۷

فکر ہی فقیر کو نفس کی پہچان کراتا، ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لاتا، اور ذلت سے عزت تک پہنچاتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۸

شاید کسی کو نہ پتہ ہو،
اس نفس نے ہی تجھ کو تیرے اللہ تک پہنچانا اور میل کرانا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۸۹

حناّس کی رفاقت نے تیرے نفس کو مکدر اور مذموم القابات سے ملقب کیا ہوا ہے ورنہ اس نفس کو اللہ رب العلمین یوں خطاب فرماتے ہیں :

یٰاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۞ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً ۞ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۞ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۞ (الفجر)

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۰

پہلے بننے والوں سے جا کر پوچھ، بن کر وہ کیا بنے۔ اور پھر ان کا کیا بنا؟ کیا ہی خوب ہوتا، کوئی کچھ بھی نہ بنتا نہ ہی کچھ بننے کی تمنا کرتا، اگر طلب و تمنا کو مٹا کر اس راہ میں آتا، رنگا رنگ کے مراتب پاتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۱

کمالات کی نفی میں اثبات کا ظہور ہے، کسی اور طرح بالکل نہیں اور یہ بھی اس مضمون پہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۲

اے میرے نوجوان!

حقیقت کو منظر پہ لا کر ہستی کی دھجیاں اُڑا دے اور خاک کو خاک میں ملا دے۔ کوچۂ جاناں کے در کا غبار بن کر پامالِ ناز ہو جا، سرفراز ہو جا۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۹۳

غبار مٹی کے تودے کا انکسار۔ تودا جب ہستی کی بستی لٹا دیتا ہے، غبار بن جاتا ہے۔ تودا کثیف، غبار لطیف۔ تودا ساکن، غبار متحرک۔ تودا نیچے کو، غبار اوپر کو اٹھا کرتا ہے۔ غبار اُڑتے اُڑتے ہر جگہ جا پہنچتا ہے۔ جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا، پہنچ جاتا ہے۔ غبار سراپا نیاز ہے، اسی لیے سرفراز ہے۔ مقامات کی دنیا میں غبار کا کوئی مقام نہیں۔ جس غبار کو ہم نفرت سے دیکھا کرتے ہیں بارگاہِ ناز تک پہنچ جاتا ہے۔

غبار بے رنگ ہے لیکن ہر رنگ پہ چھا جاتا ہے۔ جس پہ پڑ جاتا ہے، ماند کر دیتا ہے۔ رُخِ جاناں تک پہنچنا غبار ہی کا کام ہے۔ غبار بے وقر ہے، بے اثر نہیں۔ محرمِ جاہ ہے، نارسائے بارگاہ نہیں۔ عشق نے غبار کی پرواز پہ رشک کرتے ہوئے صرف ایک ہی تمنا کی، کہ کیا ہی خوب ہوتا، اگر وہ کوچۂ جاناں کے در کا غبار ہوتا۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۴۹۴

غبار پاؤں کے تلووں کے وصل سے مسل کر غبار بنتا ہے۔ اس وقت اس سے پست کسی اور کا مقام نہیں ہوتا۔ جب گھس گھس کر کاجل بن جاتا ہے، پرواز کرنے لگتا ہے، گویا اس پست ترین ہستی کو بلند ترین مقام کی باریابی کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ بلا روک ٹوک جہاں چاہے جا سکتا ہے اور جس پہ بھی چاہے پڑ سکتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۵

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ (الحدید : ۴)

"اور وہ تمہارے ساتھ ہے (خواہ) تم کہیں بھی ہو"

مراقبۂ معیّت :

اللہ تبارک و تعالیٰ خالق السمٰوٰت والارض رب ذو الجلال والاکرام ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہے چنانچہ بادشاہوں کے بادشاہ اللہ رب العٰلمین کے حضور بولنا گستاخی، تدبیر نفاق اور ہستی عین شرک ہے۔

بادشاہ کے حضور میں دست بستہ خاموش کھڑے رہنا شاہی ادب اور سلامتی کا موجب ہے۔
کسی بھی معاملہ میں ظاہری ہو یا باطنی، تیری تدبیر، اے جانِ من! کیا مقام رکھتی ہے؟
تدبیر پہ تکیہ مت کر اور کچھ مت بن! یہی تین چیزیں عبدیت کی جسم و جان ہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۶

عبد کا معبود کے حضور یُوں حاضر ہونا اور معبود کا عبد کے نفس سے ہمکلام ہونا فیضِ موسوی[۴] کی حقیقتِ جاریہ ہے جو ازل سے چلی اور ابد تک رہے گی! ماشَآءَ اللہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۷

ایک سوال کے جواب میں:

اللہ تبارک و تعالیٰ کی سب سے بڑی صفت بیان کرو۔

"سَتَّارُ الْعُیُوْبُ"

اگر رب اپنی مخلوق کی پردہ پوشی نہ فرمائے، ساری کی ساری غرق ہو جائے۔ نہ کسی کی آن رہے نہ شان۔

وہ دیکھتا ہے، سُنتا ہے، جانتا ہے مگر کچھ نہیں کہتا، کچھ نہیں کرتا۔ ذرا سی توبہ پہ بخش دیتا ہے۔

سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْم ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الرُّوْح۔

اُمّت کے اعمال جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوتے ہیں، سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مطہر پہ کیا کچھ گذرتی ہوگی؟ اگر کسی کو اس کا ادراک ہو جائے دَم گھُٹ کر مر جائے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۴۹۸

اے میرے نوجوان!
تیرا کوئی عمل تیرے مولائے غمگسار روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کو مغموم نہ کرے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۴۹۹

اُزبر کر۔ میرا یہ قول اور میرا یہ فعل میرے مولا کے حضور پیش ہونا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۵۰۰

اے کاش، تو دوزخ میں جل کر راکھ بن جاتا، خاک بن جاتا، پر اُن کے حضور ایسے اعمال پیش نہ کرتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۵۰۱

نہ کوئی کسی کا حمایتی ہے، نہ مخالف۔ مگر اعمال

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۵۰۲

نیک اعمال حمایت کرتے ہیں، بُرے مخالفت

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۳

حمایت رحمٰن کی طرف سے ہے اور مخالفت شیطان سے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۴

حمایت پہ شُکر کر، مخالفت پہ صبر۔ بے شک شکر کو صبر پہ فوقیت حاصل ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۵

جو پارس لوہے کو سونا نہ بنائے، نقلی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۰۶

مُردے کا قبر کی تنگ و تاریک گھاٹی میں ہزاروں سال قیامت کے انتظار میں تڑپنا کوئی معمولی منزل ہے؛ یہ منزل ہم سب پہ وارد ہونے کو ہے۔ الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

٣٥٠٧

قبر میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔

عذاب، فتنہ اور واویلا۔

ہائے دنیا میں وہ کام کیوں نہ کیے جو یہاں کام آتے !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٥٠٨

قبر کی یہ تنہائی مرنے سے پہلے مر کر اس دنیا میں کاٹی جا سکتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٥٠٩

واویلا کرنے والوں میں بادشاہوں کا پہلا نمبر ہے۔ کاش ہم دنیا میں کچھ بھی نہ ہوتے !! اگر ہوتے تو کسی کے خادم ہوتے۔ سارا دن خدمت کرتے، مخدوم کی جھڑکیاں سہتے اور آج یہاں مزے سے آرام کی نیند سوتے۔ اگر ہمیں آج کی خبر ہوتی تو تاج و تخت کبھی قبول نہ کرتے۔

سلطان محمود غزنوی کی قبر پہ کسی نے مراقبہ کیا، بولے مجھ کو مرے سینکڑوں سال گزرے، میرے دورِ حکومت میں جتنے قتل ہوئے، ایک ایک کا حساب لیا جا رہا ہے اور ابھی تک میں ان کے حساب سے فارغ نہیں ہوا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۰

مُردے کی مُطلق کوئی تمنا نہیں ہوتی، مگر یہ اور صرف یہ، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے دوبارہ زندگی بخشے اور وہ دنیا میں جاکر اللہ کی عبادت کرے، شب و روز ذکر و فکر میں محو و منہمک رہے، کوئی بھی دم یاد سے خالی نہ گزرے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۱

مُردہ اور صِرف مُردہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا اس کا کوئی اور مونس و غمگسار نہیں۔ نہ ماں، نہ باپ، نہ بیوی، نہ بچے، نہ بہن، نہ بھائی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کو دوست نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی طرف متوجہ ہوتا ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۲

ساری دنیا کے سارے رشتے مطلب ہی کے رشتے ہیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۳

اس کی اور صرف اس کی نظروں میں دنیا اور مافیہا کی کوئی بھی چیز کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ مینگن کے برابر بھی نہیں اور نہ ہی کوئی منصب کوئی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے اور صرف اس کے نزدیک

اللہ کے سوا ہر شے ہیچ و بیکار ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۴

مردہ ماموراتِ و منہیات کا عارف ہوتا ہے اور منہیات سے اجتناب مردے ہی کا کام ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۵

زندہ ظاہر کا عارف ہو سکتا ہے، باطن کا نہیں ۔ باطن کا عرفان مردے ہی کا مقام ہے اور مُردوں کی طرح جینا اہم امور میں سے ہے ۔ اہم ترین

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۱۶

عار مت دلا ۔ دِل مت دُکھا، طعنہ زنی سے باز آ ۔ تم جانتے نہیں اور جانتے نہیں کہ جانتے نہیں ۔

آدم زاد قدر کا مقدور اور ارادتِ ازلی کا مجبور ہے اور قدر تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل مرقوم ہوئی ۔ بندہ جب دوزخ کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے، تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے دوزخ میں گرنے والا گرتے گرتے جنّت میں جا گرتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

٣٥١٧

لوگوں کو دیکھنے والو! کبھی اپنے اندر بھی نظر ماری ہے؟ کسی دن جھانک کر دیکھنا، پھر کبھی کسی کی طرف دیکھنے کی جرأت نہ ہوگی۔

جو ساری دنیا میں ہے، تیرے اپنے اندر ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٥١٨

ہر شے انتہا کو پہنچ کر بدل جاتی ہے۔ خیر ہو یا شر۔

گناہ کے بعد توبہ اور توبہ کے بعد حضوری ہے۔ حضوری میں گناہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا خوف کے مارے کپکپی طاری رہتی ہے، مبادا کوئی نامعقول حرکت سرزد ہو۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

٣٥١٩

ندامت: عبدیت کا پیراہن ہے جو کبھی چاک نہیں ہوتا۔ جسے پہن کر کوئی بے باک نہیں ہوتا۔

ندامت: کے سوا کوئی اور پیراہن عبدیت کو نہیں پھبتا، نہ ہی سجتا ہے۔

ندامت: جسے تو بُرا جانتا ہے، عبدیت کی زینت ہے، عبدیت کے جملہ پیراہن نقلی اور یہ اصلی ہے۔

ندامت: توبہ کی اصل اور بخشش کی موجب ہے۔

ندامت کا لبادہ اوڑھ کر جدھر چاہے جا، کوئی نہیں روکتا۔

ندامت کا لبادہ کسی نے نہیں اوڑھا، جس نے بھی اوڑھا قطبیّت کا اوڑھا۔ اگر کوئی اوڑھ لیتا، پاک پردوں میں مستور ہو جاتا۔

ندامت: شہرت کی گوشمالی ہے۔ اگر شہرت کے ساتھ ندامت نہ ہوتی، نفس پھول کر کُپّا بن جاتا۔

ندامت: عجز کی انتہا اور مقبولیّت کی ابتدا ہے۔ توبہ کی دنیا میں ندامت سے آگے اور کوئی مقام نہیں۔

ندامت: عنایت ہے، اپنے آپ کوئی بھی نفس بھلا کبھی نادم ہو سکتا ہے؛ کبھی نہیں

اے جانِ من!

تو کیا جانے کہ ندامت کی آغوش میں کیا چھپا ہوتا ہے؛ عبد و معبود کے مابین وصل کا مژدۂ جاں فزا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۵۲۰

عبد کا معبود پہ بھی حق ہے۔ توبہ کرے، قبول کرے۔ نادم ہو، بخش دے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۵۲۱

ندامت سے درگزر اور نادم کی دلجوئی سُنّتِ الٰہیّہ ہے جو کبھی نہیں بدلتی۔ نادم ہو۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۵۲۲

تیری توفیق کے بغیر اے بادشاہوں کے بادشاہ! تیرے جلال کی کون تاب لا سکتا ہے؟ تیرے بندے تیری ہی توفیق سے تاب لا سکتے ہیں، ہر کوئی نہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۳

مکتب میں جلال، مطب میں جمال، عجز میں کمال اور کبر میں زوال ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۴

حال ماضی کا شاہد ہے۔ جو چیز ماضی میں تھی، حال میں بھی ہے، اگر حال میں نہیں، ماضی میں بھی نہ تھی۔ جس نے ماضی کو دیکھنا ہو، حال کو دیکھے، حال کو ماضی پہ فوقیت حاصل ہے۔

اللہ حافظی ، اللہ ناصری ، اللہ حاضری ، اللہ ناظری
اللہ معی ، فاللہ خیراً حافظاً ؕ

حاضر سے ہمکلام ہونا اِمکانی ہے، غیر اِمکانی نہیں اور یہی فیضِ موسوی کی حقیقت ہے کلام کی ابتدا بادشاہ سے ہوا کرتی ہے، غلام سے نہیں۔ غلام کا اپنے آقا کے حضور دست بستہ سرنگوں کھڑا ہونا ہی غلام کا مقام ہے۔ غلام کا بادشاہ سے ہمکلام ہونا غلام کی حرکتِ احمقانہ لیکن بادشاہ کا غلام سے ہمکلام ہونا اندازِ خسروانہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۵

آج تو زمین کے اوپر کس خرامِ ناز سے اٹھکیلیاں کرتا ہوا آزاد پھر رہا ہے، بالکل ہی آزاد۔ جو چاہے کرے اور جدھر چاہے جائے۔ تجھے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور نہ ہی تو کسی کے روکے رُک سکتا ہے۔

کل تو زمین کے نیچے مجبور ہوگا، ہِل بھی نہ سکے گا۔ اپنے کسی دوست کی قبر پر جا کر عبرت حاصل کر۔ اُس کا حال گویا تیرا ہی حال ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۶

کوئی لڑکا کسی لڑکے کو کسی بُرے نام سے نہ پکارے، نہ ہی اساتذہ صاحبان۔ مثلاً "ٹیڈی" "آڑو" "لڈو" وغیرہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۲۷

اے میرے نوجوان!
میدان تیری کسی خصلت کے نمونے کا مدت سے اور شدت سے منتظر ہے، تو نصرت کا اور نصرت تیری خصلت کی منتظر ہے۔
بیدار ہو، کمر کس، سامنے آ، کوئی کرتب دِکھلا،
کسی جوہر کا مظاہرہ کر۔

تیری داستانیں گویا دیو پری کی داستانیں ہیں ۔ ان کو کون زندہ کرے گا؟ جواب دو!

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۲۸

جیتے تو وہ بھی ہیں ۔ جینا سیکھ

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۲۹

جب تک وجود سے غیریّت دور نہیں ہوتی ، اَللّٰہُ مَعِیُ کا ظہور نہیں ہوتا ۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۳۰

معیّت غیریت کے پردوں میں مستور بھی ہے ، محجوب بھی ۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۳۱

ان پردوں کو کون چاک کرے گا؟ تُو یا "وہ"

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۳۲

کرتا کیوں نہیں ؟ ۔ پھر کب کرے گا ؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۳۳

کوئی صاحبِ علم و فضل "غیریت" کی تشریح فرما کر طالبانِ طریقت پہ احسان فرمائیں ۔ کونسی چیز غیریت ہے ، جسے کہ وجود سے دور کیا جائے ؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۳۴

کیا آپ کے گھر کے سب جی نمازی ہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟
کیا آپ کے گھر میں آج قرآنِ کریم کی تلاوت ہوئی ، کیا باقاعدہ ہوتی ہے ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟
سارا دن گذر گیا ۔ اپنے دل سے پوچھ ۔ آج کیا نیکی کی اور کونسی بُرائی چھوڑی ؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۳۵

بزم میں بات ، میدان میں صفات ۔ بات بات ، صفات باقیات الصّٰلحٰت ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۳۶

مکان کوئی چیز نہیں، مکین سے واجب التعظیم ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۷

بیج جب تک بویا نہیں جاتا، پودا نہیں بنتا۔ کھانا جب تک کھایا نہیں جاتا، بھوک نہیں مٹتی۔ پانی جب تک پیا نہیں جاتا، پیاس نہیں بجھتی۔ لحاف جب تک اوڑھا نہیں جاتا، سردی نہیں ہٹتی اور علم پہ جب تک عمل نہیں کیا جاتا، زندگی نہیں بنتی۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۸

عمل جب اپنے مقام پہ مقیم ہو جاتا ہے، عامل کو ماسوا سے کلیتاً مستغنی و بے نیاز کر دیتا ہے۔ عمل کو یہ مقام ازل سے ملا، ابد تک رہے گا، کبھی نہیں بدلتا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۳۹

علم غیریت کی نشاندہی کرتا ہے۔ عشق غیریت کے پردوں کو چاک کرتا ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۰

جسم الوجود سے غیریت کا اخراج وحدۃ الوجود کی اصل اور حاصل ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۱

جسم الوجود میں غیریت ہے اور اصلیت۔ غیریت جب دور ہوئی، اصلیت باقی رہی، اور اصلیت ھُوَ الْاَوَّلُ، ھُوَ الْاٰخِرُ، ھُوَ الظَّاھِرُ، ھُوَ الْبَاطِنُ کا شہود ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۲

شہود کا ورود وہبی ہے، کسبی نہیں۔ اور سلوک کی ساری منزل میں، اگرچہ چالیس سالہ ہو، شیطان اپنے جری لشکر سمیت سالک کے مدِ مقابل میدان میں اترا رہتا ہے اور کوئی بھی موقعہ ذرا سا بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

جب تک کوئی شیطان کا عارف نہیں ہوتا، عارف ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ اس مضمون پہ ختم الکلام ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۳

انسانی جسم الوجود میں، ۱۔ خنّاس کا وجود غیر ہے، ۲۔ ہمزات الشیاطین کے وجود غیر ہیں۔

جو افعال، جس بھی قسم کے افعال ان سے سرزد ہوں، غیر ہیں۔ ہر قول و فعل جو اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جلّ اور اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے، خناس و ہمزات الشیاطین ہی سے سرزد ہوتا ہے اور غیر ہے۔

انسان کی اپنی ضمیر ان افعال کی نشاندہی کرتی ہے۔ کسی سے بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۴

بے جا توہین، بے جا تکریم کا کفارہ ہے۔ تکریم پہ خوش، توہین پہ ملول عین نفس ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۵

محبوب کا محبّ کو جمال سے مشرف فرما کر محجوب ہو جانا، اور محب کا انتہائی بیقراری کے عالم میں سرگرداں رہنا اور کہنا۔

پردہ اٹھا او ئے توں پردہ نشیناں
سانوں رج کے درشن کرین دے

کا اصطلاحی نام عشق ہے۔ جس عاشق نے اپنے معشوق کو دیکھا ہی نہیں، عشق کیسا؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۶

مُحبّ جب تک اپنے محبوب کو پا نہیں لیتا چین نہیں پاتا، باز نہیں آتا، کبھی نہیں آتا، ایک

ہی خیال میں محو، اسی میں منہمک، کیسے کیسے پیچ و تاب کھاتا اور کسی بھی بے رخی کو کسی خاطر میں نہیں لاتا۔ اسی لگن میں ہستی کی بستی لٹا کر ساری کی ساری لٹا کر، درِ جاناں پر لُٹ جاتا ہے، کبھی کبھی مایوس ہو کر بسمل کی طرح لوٹنے لگتا ہے۔ اس وقت اس کا حال قابلِ دید بھی ہوتا ہے اور داد بھی۔ جب کوئی بھی حیلہ کارگر نہیں ہوتا، اس در پر دھونی رما کر کشمکشِ دہر سے نجات پا جاتا ہے۔ پھر کوئی بھی اسے اس در سے کبھی اُٹھا نہیں سکتا اور نہ ہی وہ کسی کے اُٹھائے اُٹھ سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ دریا کی طرح ڈیلٹا بناتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے۔

جھیل سے نکلا تھا، سمندر میں جا گرا۔ اللہ اللہ!

اور اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے۔ ما شاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۷

اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ محبوب کو اپنے محب کی محبت پہ ناز ہوتا ہے، افتخارانہ ناز، اور محبت کے دفتر میں یہ اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔ ما شاء اللہ!

اِس مضمون پہ بھی یہ ختم الکلام ہے!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۸

اِتّحاد:

ملت کی پکار ہے، ذات کو ملت پہ قربان کر، ذات کو ملت پہ قربان کر، انتشار اپنی آغوش میں

مایوسی کے سوا کوئی شئے نہیں رکھتا اور اتحاد عالمگیر اقبال کا امین ہے۔ ایک مرکز پہ متحد ہو اور دنیا پہ چھا۔ تیرے دشمن تیرے انتشار سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

چوہے بلوں سے نکل کر بلوں کو گھور رہے ہیں۔ تیرے اتحاد کی قوت کی کون تاب لا سکتا ہے؟ نام و نمود ختم کر، ملت پہ متحد ہو، بے شک ملت تیری آبرو اور تو اس کا پاسبان ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۴۹

ذات کوئی چیز نہیں۔ ذات کی حیات ملت سے ہے، اور ملت اتحاد بین المسلمین کا اصطلاحی نام ہے۔ متحد ہو، اتحاد ملت کی روحِ رواں ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۰

اے میری جان!

تو زمین پہ اللہ کا خلیفہ اور اقوامِ عالم کی راہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے۔ تیری اس فرقہ وارانہ کشیدگی نے ملت کے شیرازے بکھیر دیے، ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ورنہ جب تک تو متحد تھا، غالب تھا، اور ہر کسی پہ غالب تھا۔

تیرے اتحاد کی تاریخ کے قصے اب تک دنیا کو نہیں بھولے۔ اس کشیدگی نے تیری قوت اور تیری عظمت کو بڑی ٹھیس پہنچائی۔ ہر کسی کو جو ڈر ہے، تیرے اتحاد کا ہے اور تجھے کوئی متحد دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

اغیار کو اسلام کی عبادات و مقامات سے کوئی خوف نہیں، اسلام کے اتحاد کا خوف ہے
اللہ کرے مسلمان پھر سے متحد ہوں اور عالمگیر اسلامی اتحاد ہو۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارے مومن ایک فردِ واحد کی مانند ہیں۔ (یعنی ایک شخص کے جسم کے اعضاء کے مانند) جب اس کی آنکھ دکھتی ہے تو سارا جسم دکھتا ہے اور سر میں درد ہوتا ہے تو سارا بدن اس کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔

(مسلمؒ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کے لیے مانند مکان کے ہے۔ یعنی سارے مسلمان ایک مکان کے مانند ہیں کہ مکان کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے بتایا کہ سارے مسلمان اس طرح ملے اور جکڑے ہوئے ہیں۔

(بخاریؒ و مسلمؒ)

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۱

دنیا خدائی خصلت کے نمونہ کا اکھاڑا ہے۔ ہر شے فانی، خصلت، باقیات الصالحات۔ خصلت کے سوا کوئی اور تذکرہ نگار خانۂ دہر میں زندہ نہیں رہتا۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۲

فرعون ہے ــــــ کلیم علیہ السّلام نہیں، نمرود ہے ــــــ خلیل علیہ السّلام نہیں

کلیمؑ اور خلیلؑ کے وارث! اپنے کردار سے وراثت کا ثبوت پیش کر۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۵۵۳

تیرے آباء کی خصلت تیری پیشوائی کے سوا اور کیا کام آسکتی ہے؟ زندگی کے میدان میں کوئی اپنی خصلت پیش کر۔ دادا کے نانا کی خصلت پہ مت اترا۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۵۵۴

اخلاط میں فساد موادِ فاسدہ کا باعث اور موادِ فاسدہ صحتِ انسانی کی تباہی ہے۔ منضجات و مسہلات کے معمولات رطوباتِ فاسدہ کے اخراج کا مؤثر ذریعہ اور دیرپا صحت کی ضمانت ہیں کیوں کہ موادِ فاسدہ کا بروقت اخراج ہی صحت کا ضامن ہے۔ وہ زوداثر اور تیز ادویات جو فاسد مادے کو فوری طور پر جلا کر جسم میں بھسم کر دیتی ہیں، درحقیقت امراض کے لیے کھاد مہیا کرتی ہیں جس کے باعث بہت سے موذی امراض تیزی سے جنم لیتے اور پرورش پاتے ہیں۔ جن میں سے ایک سرطان ہے۔

موادِ فاسدہ کا اخراج صحت ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم فالله خير الرّازقين

۳۵۵۵

آتے جاتے کو دیکھ۔ جو آتے جاتے کو دیکھ نہیں سکتا، اندر بیٹھے کو کیسے دیکھ سکتا ہے ؟

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَھُوَ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اور وہ تیرے سانس میں (پوشیدہ) ہے۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۶

کمہار کا کوئی قصور نہیں، کمہار نے فنکاری کی حد کر دی۔ حضرت! مٹی ہی ایسی ہے، آوی کی تپش کی تاب نہیں لا سکتی، ذرا سی آنچ سے تڑک جاتی ہے۔ پہلے بھی اس کا پکا یا ہوا کوئی ساغر کسی میخانے تک نہیں پہنچا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۷

کونڈے کنالی تو بن سکتے ہیں، ساغر و مینا نہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۵۸

محبوب کے ارشاد کی تعمیل محبّت کا ادب ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۵۹

محبوب نے محب سے کہا، "یہ کام مجھ کو پسند ہیں، کیا کر" ان کاموں کے نزدیک تک نہ پھٹکا۔

جن کاموں کے متعلق تنبیہ کی "مت کر۔ میں ان سے بیزار ہوں" ایک بھی نہیں چھوڑا۔ تیری محبّت کے کیا کہنے!

افسوس کا مقام نہیں تو کیا ہے؟

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۶۰

جو بھی کوئی دیانت داری سے اپنا کام کرتا ہے، اس کے پاس کسی اور کام کے لیے کوئی وقت نہیں ہوتا۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۶۱

توکّل متوکّل کا امتیازی نشان ہے۔ متوکّل اگر متوکّل علَی اللہ نہیں تو کیا ہے؟

الحمد للحيّ القيوم فالله خير الرازقين

۳۵۶۲

اللہ رب العٰلمین فرماتا ہے:

میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو دوں؛ کوئی ہے جو مجھے پکارے میں اس کی پکار قبول کروں؛ کوئی ہے جو مجھ سے معافی مانگے میں اس کو بخش دوں؛ کوئی ہے جس نے اپنی جان پہ ظلم کیا ہو، مجھے پکارے تو میں اس کا گناہ معاف کر دوں؛ کوئی رزق کا بھوکا ہے میں اس کو رزق دوں؛ کوئی مظلوم ہے جو مجھے پکارے میں اس کی امداد کروں؛ کوئی مجرم ہو میں اس کی گردن آزاد کر دوں؛ کوئی ہے جو مجھ سے دُعا کرے، میں اس کی دُعا قبول کروں مجھ سے مانگے، میں اس کو دوں؛ میرے بندے میرے سوا کسی سے نہیں مانگتے۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟

اَمّی:۔ بیٹا، بیدار ہو، بادشاہوں کے بادشاہ، رَبِّ ذوالجلال والاکرام سے اپنی حاجت مانگ، جو چاہے مانگ۔

بیٹے نے آنکھیں ملتے ملتے کہا:

اَمّی! تینوں گھر دیاں خرچاں دا پتہ ای ہے نا، توں ای منگ لے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۶۳

جسم روح کا مکان ہے۔ مکین اپنے مکان کو صاف ستھرا رکھتا ہے۔ ذرا سی بھی غلاظت کہیں رہنے نہیں دیتا۔ کیا یہ مکان صاف ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ پھر کب کرے گا؟ مکین جب مکان چھوڑ کر چلا گیا؟

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیرالرازقین

۳۵۶۴

مکان کی چھت میں کوئی شگاف نہ ہو، موری نہ ہو، کسی بھی جگہ کوڑے کرکٹ کا ڈھیر نہ ہو، انسانی ضروریات کی ہر شے مکان کے اندر موجود ہو، کسی بھی شے کے لیے باہر جانے کی حاجت نہ ہو۔ بیرونِ در محتسب متعین ہو۔ بے شک ایسا مکان امن وسلامتی کا امین ہوتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۵

ایسا مکان اگرچہ گھاس پھونس کی کٹیا ہو، روئے زمین پہ جنّت کا مظہر ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۶

تیرے مکان میں مکان کے مکین کا ذکر جاری رہے، شب و روز رہے۔
ذکر کے نور کی تپش مکین کی آبرو اور ماسوا کی موت ہے۔ مکان کے مکین کا ذکر زندہ باد

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۷

خانہ بدوشوں کے کُتّے شیروں کے مقابلہ کا دم بھرتے۔ تیری معیت نے ٹرٹرے بنادیا
افسوس!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۶۸

فعل سے قول کی تصدیق کر۔ آگ گلزار

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۶۹

اپنی تعریف پہ خوش ہونا انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ وہ صفات جو بیچارے میں نام کو نہیں ہوتیں ہُسن کر پھولے نہیں سماتا، ڈڈُو بن جاتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۷۰

نفس کی صحیح صفات رذیل و ذلیل و کمین و عیّار و مکّار ہے اور ایسے سننا کسی کو پسند نہیں۔ زنگارنگ کے القابات سے ملقّب ہو کر پگڑ باندھ لیتا ہے۔

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ !

یا اللہ! ہمارا یہ حال تیری رحمت کا منتظر ہے، مذموم ہے، مستحسن نہیں۔ صدیوں سے چلا آرہا ہے، نہ معلوم کب بدلے۔ فاعلم! گلاب کا یہ پھول مٹی سے نکلا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۷۱

مخلوق خالق کی عارف نہیں ہو سکتی۔ اپنے نفس کی ذلالت و رذالت و خباثت و غلاظت و

عیاری و مکّاری کا عارف ہو۔ ہر وقت یہ دیکھ، اس وقت شیطان تیرے اندر کہاں ہے اور کیا کام کرتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۷۲

پھر اسے کان سے پکڑ کر باہر لا۔ پاؤں سے گھسیٹ کر سرِ بازار لا اور جھنڑ اڑ کر، کیا ایسی جرأت کوئی کر سکتا ہے؟ یہ شرف اللہ نے رِندوں ہی کو بخشا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۷۳

بادشاہوں کے بادشاہ ربّ ذوالجلال والاکرام کس شاہانہ تمکنت سے اپنی ارادت و قوت و جبروت کا اظہار فرماتے ہیں:

اِنَّمَآ اَمۡرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَيۡـًٔا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۝ (یٰس : ۸۲)

"جب وہ کسی چیز کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے، فرماتا ہے ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے"

یعنی جو کچھ بھی دنیا میں ہو رہا ہے، اور ہو گا، وہ اللہ ربّ العٰلمین، قادر المقتدر ہی کے ارادہ و امر سے ہو گا۔ بدوں ارادتِ الٰہی کوئی بھی شے کبھی نہیں ہو سکتی۔ ہر شے کا ہونا نہ ہونا میرے اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں محفوظ ہے، کسی کی بھی اپنی کوئی مرضی نہیں۔ کسی کو بھی کسی پہ کوئی قدرت حاصل نہیں مگر اللہ اور صرف اللہ کے حکم سے۔ جب تک حکم نہیں ملتا، کوئی کچھ بھی کرنے پہ کوئی

قدرت نہیں رکھتا۔ اور جب اللہ رب العالمین کسی چیز کے کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کسی تردّد وتکلّف سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ فرماتا ہے ہو جا۔ یعنی جیسے میں کرنے کا ارادہ کرتا ہوں ہو جا۔ پس وہ چیز اسی وقت اسی طرح ہو جاتی ہے، کوئی دیر نہیں لگتی۔

میری جان!

تیرے میرے بس میں کوئی شے نہیں۔ بالکل نہیں۔ ہر شے قدر کی مقدور اور امر کی مامور ہے۔ اگر ایسے نہ ہوتا، کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ یا حیّ یا قیوم!

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۷۴

اہلِ ذکر کے تین مقامات:

ذاکر مذکور کے اور مذکور ذاکر کے روبرو ہو۔ دم بھر کے لیے بھی اوجھل نہ ہو۔

ذاکر مذکور کے آداب کا پابند ہو۔

ذاکر کا مذکور کے حضور بولنا گستاخی، تدبیر نفاق اور ہستی عین شرک ہے۔

بالآخر ہر وقت، ہر حال میں مذکور کا ذکر جاری رہے۔ دم بھر کے لیے بھی بند نہ ہو۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۷۵

تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر کے بے شمار صیغے ہیں۔ جو صیغہ دار الاحسان میں رائج ہے، یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۷۶

خیالات جب پاک ہو جاتے ہیں، متحد ہو جاتے ہیں۔ جب متحد ہو جاتے ہیں، یکسو ہو جاتے ہیں۔ جب یکسو ہو جاتے ہیں، بلند ہو جاتے ہیں۔

اے ہمنشیں!

خیالات کی بلندی انسانی معراج کا ابتدائی زینہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۷۷

ایک صاحب نے سوال کیا کہ:

حسینیّت اور یزیدیّت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ کیا کہہ سکتے ہو؟

جواب:

حُسینیّت نیکی اور یزیدیّت بدی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۵۷۸

بندہ اللہ کی رضا کو راضی نہیں کر سکتا۔ رضا جب راضی ہونے پہ آتی ہے، معمولی سی بات پہ راضی ہو جاتی ہے۔

اللہ کا ایک بندہ قبرستان سے گزرتے ہوئے ایک قبر پہ بڑی دیر کھڑا رہا۔ لوگوں نے عرض کی یہ سانسیوں کا قبرستان ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کے گھر لے چلو۔ اس کی بیوی سے پوچھا، اس کا کوئی نیک عمل بتلا۔ بولی۔ ہم جرائم پیشہ سانسی ہیں، ہمارا کونسا عمل نیک ہو سکتا ہے؟ پھر سوچ سوچ کر بولی کہ جب اس پہ موت طاری ہونے کو تھی، میں نے اسے حاجت کے لیے قبلہ رُخ بٹھایا، یہ بولا۔ میرا منہ اس طرف سے پھیر کر کسی اور طرف کر، مسلمان اس طرف کا بڑا ادب کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ تعظیمِ کعبہ کی برکت سے اللہ نے اسے بخش دیا۔ واللہُ اعلم بالصّواب!

الحمد للحيّ القيّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۵۷۹

جب تک رضا راضی نہیں ہوتی، بندہ راضی نہیں ہو سکتا۔ بندے کا راضی ہونا رضا کے راضی ہونے کی دلیل ہے۔

زیادہ واضح لفظوں میں:۔ جب تک اللہ اپنے بندے پہ راضی نہیں ہوتا، بندہ اللہ پہ راضی نہیں ہوتا۔ بندے کا اللہ پہ راضی ہونا اللہ کا بندے پہ راضی ہونے کی بدولت ہوتا ہے۔

جو بندہ اللہ پہ راضی ہو جاتا ہے، عطا و بلا سے بے نیاز ہوتا ہے۔ دونوں کو اللہ کی طرف سے حکمت پہ مبنی سمجھ کر راضی رہتا ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۵۸۰

تیری رضا کو راضی کرنے کے لیے اے بادشاہوں کے بادشاہ! تیرے چاہنے والوں نے کیسے کیسے روپ دھارے، سرِ بازار ناچے جیسے بہ بوڑھا۔ نہ تین میں نہ تیرہ میں۔

یارب! راضی ہو! آمین! آمین! آمین!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۱

بندہ صبر نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا؟ بندگی کا بلند ترین مقام شکر ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۲

اِعتماد۔ غلام کی صفات کا سردار ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۳

اِتّحاد ایک وجود ہے۔ جس بھی اکھاڑے میں اترا، جیت گیا۔ کسی میدان میں کبھی ہار نہ کھائی، مار نہ کھائی۔ جو بھی قوم ایک مرکز پہ متحد ہو جاتی ہے، غالب ہو جاتی ہے۔

غلبہ، اتّحاد کے تابع ہے۔

اتّحاد نصرت اور نصرت فتح ہے۔

اِتحاد کثرت کو کسی خاطر میں نہیں لاتا، نہ ہی کسی سے خوف کھاتا ہے۔ متحد ہو اور اتحاد کی برکات دیکھ۔ جس گھر میں اتحاد ہوتا ہے، گاؤں بھر میں اس کا دبدبہ ہوتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۵۸۴

روئی کے ریشوں کے اتحاد سے کھیس بنتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۵۸۵

دنیا بھر کے ملبوسات روئی و ریشم کے ریشوں کے اتحاد ہی سے بنے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۵۸۶

اِتحاد بین المسلمین کا مطلب:

حضورِ اقدس و اکمل و اکرم و اجمل و اطیب و اطہر، طٰہٰ، یٰسٓ، مزّمّل، مدّثّر حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت متحد ہو۔ مُتحد ہو کہ ساری دنیا پہ غالب ہو۔

یَاحیّ یَاقیّوم! اٰمین! اٰمین! اٰمین!

اور اتحاد بین المسلمین کا یہ نعرہ پورے جوش و خروش سے گونجتا رہے گا، کبھی دب نہیں سکتا، کبھی مٹ نہیں سکتا، اور نہ ہی کبھی اپنا رُخ بدل سکتا ہے ______ حتّٰی کہ

قیامت برپا ہو - یَا حَیُّ : یَا قَیُّوْمُ !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۷

یہ نعرہ ایک عالمگیر حقیقت ہے۔ ہر دور کا ہر دانشور، عربی ہو یا عجمی، اس کی تائید کرے گا۔
ما شاء اللہ : یہاں تک کہ اسلام کا دشمن بھی اس نعرے کو اللہ کی آواز گردانے گا۔ ما شاء اللہ
یہ نعرہ قبروں میں مُردوں کو جِلا دے گا - مَا شَاءَ اللہ !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۸

اتحادِ ملّت کا عمُود ہے، اسے مضبوطی سے تھام !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۸۹

اِتّحاد بین المسلمین ملّت کی حیات اور کفر کی موت ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۰

کفر مُسلمان کے مقامات و القابات سے نہیں، اِتّحاد سے لرزتا ہے۔ اتحاد کفر کے لیے
موت کا پیغام ہے ۔ الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۱

نہ مانو، تو کر کے دیکھو!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۲

بندے آتے رہیں گے، جاتے رہیں گے، اُدلتے رہیں گے، بدلتے رہیں گے۔
اتحاد بین المسلمین کا نعرہ کبھی نہیں بدلے گا۔ بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا بے شک یہ نعرہ اسلام کی جان اور ملّت کی آبرو ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۳

اتحاد دانش کا نچوڑ ہے۔
دنیا بھر کے دانشور اتحاد کے حامی اور انتشار کے مخالف ہیں۔
دنیا کا کوئی دانشور اتحاد کی مخالفت کبھی نہیں کرتا۔
دنیا کا کوئی دانشور انتشار کی تائید نہیں کرتا۔
دانش کا حاصل تو ہے ہی اتحاد۔ جہل بھی انتشار کی تائید نہیں کرتا۔
سلوک کا مفہوم اتحاد ہے۔
اتحاد سلوک کا مفہوم اور دانش کا نچوڑ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۵۹۴

دِل رنجور ہیں، ایک دوسرے سے دُور ہیں۔ متنفّر ہیں۔ بیزار ہیں۔ کوئی مژدۂ جانفزا سُنا۔ کوئی محبت کا جام لا۔ جو دلوں کی دوری دور کر دے۔ مخمور و مسرور کر دے۔ کائنات کی تخلیق کا باعث محبّت ہی تو ہے، طیّب و مُبارک محبت، یہ جام بھی کوئی جام ہے؟

دل توڑنا بازیچۂ اطفال اور جوڑنا عزم الامور ہے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

۳۵۹۵

دین کا پیغام ایک دوسرے سے محبّت اور خیر خواہی ہے۔ اتحاد میں محبّت اور اتحاد ہی میں خیر خواہی ہے۔

محبّت کر۔ خیر خواہ بن، اور دنیا پہ چھا۔ ما شاء الله

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

۳۵۹۶

محبّت کے نغمے سناتا چلا چل
جو رُوٹھے ہوئے ہیں مناتا چلا چل
دِلوں کو بَساتا لُبھاتا چلا چل
چلا چل مسافر چلا چل چلا چل

الحمد للحيّ القيّوم فالله خير الرازقين

۳۵۹۷

اپنے لیے نہ سہی، اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجلّ کے لیے متحد ہوجا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دائم وقائم نبوت ورسالت کے لیے مُتحد ہوجا ملّت کی بقا کے لیے متحد ہوجا، اور ضرور ہوجا۔ بیشک اتحاد وقت کی اہم پکار ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۹۸

جوروستم کو مٹانے کے لیے متحد ہوجا۔ مظلوم کی حمایت کے لیے متحد ہوجا۔ اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے متحد ہوجا۔ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام سنانے کے لیے متحد ہوجا۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۵۹۹

نفس وقلب وروح کے باہم ارتباط واتصال واتحاد سے اتباع اور اتباعِ تام سے ملّی اتحاد ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۶۰۰

تیرا کوئی خیال، تیرا کوئی قدم، تیرا کوئی فعل، تیرا کوئی قول، تیری کوئی حرکت ملّی اتحاد کے خلاف نہ ہو کسی بھی انداز میں اور کبھی نہ ہو۔ اِتحاد ملّت کی آبرو، اِتحاد ملّت کی عزت، اِتحاد ملّت کا اقبال، اِتحاد

مِلّت کا وقار، اور اتحاد ہی مِلّت کی پکار ہے۔ مِلّت کی اقبال مندی کے لیے متحد ہو۔

اٰمین : اٰمین : اٰمین

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۰۱

مِلّی اِتّحاد ایک وجود ہے، قوی الجسم وجود۔ آج یہ مضروب ہے، مفلوج ہے، مدقوق ہے مجذوم ہے۔ کیوں؟

اس کا علاج کون کرے گا؟

مرض کی تشخیص کرو، علاج تجویز کرو، اور سب مل کر کرو۔ عام حکمار کو دعوت دو، کوئی صحیح علاج پیش کرے۔ مِلّت کی زبوں حالی کسی سے بھی دیکھی نہیں جاتی۔ دلوں کو تلملائے جارہی ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۰۲

جس وجہ سے بیمار ہوا اور جس علاج سے شفا نہ ہوئی، واجب التّرک ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۰۳

ایک جوگی سے:

ویرانے میں سوچ سمجھ کر بین بجانا، سارے سانپ چوہے کھانے والے ہی نہیں ہوتے، پھنیر بھی ہوتے ہیں۔

۳۶۰۴

ایک بنگالی سے۔
یہ مسجد ہے۔ خبردار اگر کوئی پٹاری یہاں کھولی!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۰۵

حضور اقدس و اکمل و اکرم و اجمل و اطیب و اطہر، طٰہٰ، یٰسٓ، مزمّل، مدثّر حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کی شانِ اقدس غیر مسلم مفکّروں کے نزدیک:

نام لیو جس اچھر کا کر یو چو گنتا
دو ملا ئیو پنج گن کر یو بیس سے دیو اُڑا
جو نہ بچے سو نو گن کر یو اس میں دو دیو ملا
یہ معنی لولاک لما کے نانک دے بتلا
ہے ذات محمد حاضر ناظر ہر شے میں ہر جا

کائناتِ عالم کی کسی بھی شے کا نام لیں۔ پھر ابجد کے حساب سے اس ترکیب سے ہر شے کے عدد ۹۲ ہوں گے اور حضرت "محمّد" صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹۲ اعداد ہیں۔

غور طلب بات یہ ہے کہ:

پہلے چار۴ سے ضرب کیوں دی؟ پھر اس میں دو۲ جمع کیوں کیے، پھر پانچ سے کیوں ضرب دی؟ پھر بیس۲۰ سے کیوں تقسیم کیا؟ پھر نو۹ سے کیوں ضرب دی اور بعد میں دو۲ کیوں ملائے؟ کوئی صاحبِ علم وفضل ریاضی کی اس ضرب، تقسیم اور جمع کے اس فلسفہ کی تشریح فرمائے۔

کوئی عارف، کوئی صاحبِ علم و فضل، غیر مسلم مفکّر کے اس قول کی تردید کرے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۶۰۶

نئی پود کے اَذہان مختل ہوئے جا رہے ہیں۔ کیا کریں، کدھر جائیں؟

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۶۰۷

منافرت و منافقت میں اب کونسی کسر باقی ہے؟ ہو سکے تو یہ الاؤ محبت کے پانی سے بجھاؤ۔ ہمارا یہ حال کسی بھی طرح مستحسن نہیں۔ تبدیل نہ ہوا تو مستقبل کا مؤرّخ ہماری یہ غلطی کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اس کمی کو کبھی نظر انداز نہیں کرے گا بلکہ تاریخ میں ہمارے اس حال پہ کڑی نکتہ چینی کے باب کا اضافہ کرے گا۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۶۰۸

یہ دنیا ممکنات کی دنیا ہے۔ یہاں کیا نہیں ہو سکتا؟

کوئی ایسا معمّہ نہیں، جو حل نہ ہو سکے۔ کوئی ایسا عقدہ نہیں، جو وا نہ ہو سکے۔ کوئی ایسا راز نہیں جسے کوئی پا نہ سکے۔ جیسے مقطّعات۔

کوئی ایسا نکتہ نہیں جو کُھل نہ سکے۔ کوئی ایسا مقام نہیں جو انسان کی زد سے باہر ہو، کوہ قاف بھی نہیں۔ بندے وہاں تک بھی جا پہنچے۔ کوئی ایسی منزل نہیں جو طے نہ ہو سکے۔ کوئی ایسی چوٹی نہیں،

جو سر نہ ہو سکے ۔ کوئی ایسی وادی نہیں جسے کسی نے عبور نہ کیا ہو ۔ کوئی ایسا دَر نہیں جہاں تک کسی کی رسائی نہ ہو ۔ کوئی ایسی اُلجھن نہیں جسے سلجھایا نہ جا سکے ۔ کوئی ایسی رکاوٹ نہیں جو دور نہ ہو سکے ۔ کوئی ایسی بیماری نہیں جس کی دَوا نہ ہو اور نوعِ انسانی کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جسے قرآنِ حکیم اور سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حل نہ کر سکیں ۔

جب حال یہ ہے تو پھر اتنے بندوں میں کیا کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جو ملّت کے انتشار کا تدارک کر سکے ؟ وہ معمولی مسائل جو آج غیر معمولی اہمیّت اختیار کر گئے ہیں کیا ان کا کوئی مناسب حل نہیں ڈھونڈا جا سکتا ؟ کیا ہمیں انہی فروعی مسائل میں الجھ کر باہم ٹکراتے رہنا چاہیے ؟ کیا ہمیں اپنی ساری قوت یونہی ضائع کرتے رہنا چاہیے ؟

آخر ہم سوچتے کیوں نہیں ، کہ جو قوت غیروں کے خلاف استعمال ہونے کے لیے تھی ، اپنے ہی خلاف ہو رہی ہے ؟ ہم کسی کا کچھ نہیں بگاڑ رہے ، اپنے گھر کی بنیادوں کو آپ کمزور کر رہے ہیں ، اپنا خرمن خود تباہ کر رہے ہیں ۔ اپنی قوت خود زائل کر رہے ہیں اور اپنے تیشے سے خود کو ہی گھائل کر رہے ہیں اور اس حرکت کا نہ ہمیں احساس ہے نہ افسوس ؛ بلکہ ہم باہمی اختلافات کی آگ کو اور بھڑکائے جا رہے ہیں ۔

ہماری اس نا اتفاقی نے ہمیں یہاں لا کھڑا کیا ہے کہ وہ سب جنہیں ہمارا نام سُن کر لرزنا چاہیے تھا ، ہمارا تمسخر اڑا رہے ہیں مگر ہم ہیں کہ کانوں میں انگلیاں ٹھونسے باہمی بے اتفاقی کا طبل بجائے جا رہے ہیں ۔ گویا ابھی ہمارے ساتھ کچھ ہوا ہی نہیں اور ابھی ہمارا کچھ گیا ہی نہیں ۔

کیا یہ صورتِ حال اصلاح کی متقاضی نہیں ؟

کیا یہ دفتر اب بند نہیں ہونا چاہیے ؟ کیا یہ روش اب ترک نہیں ہونی چاہیے ؟ یہ دلخراش منظر بدلنا نہیں چاہیے ؟

سنو ! وقت پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ :

اے مِلّت کے بہی خواہو!

حرکت میں آؤ، اللہ کا برکت والا نام لے کر اٹھو اور نفرتوں کی یہ دیواریں گرانے کی تدبیر کرو، بچھڑے ہوؤں کو ملانے کی کوشش کرو۔ گرے ہوؤں کو اٹھانے کی سعی کرو۔ مِلّت کی بگڑی بنانے کا جتن کرو۔ کوشش تو کرو۔ کوشش تمہارے ذمّے ہے، انجام اللہ کے سپرد۔ تمہاری محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

اتحاد بین المسلمین ! زندہ باد

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۰۹

نظریہ مت بدل۔

نظریہ اہلِ نظر سے عطا ہوتا ہے اور کبھی نہیں بدلتا۔ اکتسابی نظریات بدلتے رہتے ہیں۔ نظر کا نظریہ کبھی نہیں بدلتا۔

نظر۔ نظر سے نظریہ حاصل کرتی ہے۔ نظر کا عنایت کردہ نظریہ منجانب ناظر۔ شک و شبہ سے منزّہ۔ ماشاء اللہ!

عالم گیر حقیقت کا ترجمان : ________ اتحاد بین المسلمین ! زندہ باد

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۱۰

غلبہ ایمان کی میراث ہے۔ ایمان کی غیرت کو جوش دلانے کے لیے دورِ حاضر کا ابتلا کافی ہے

اللہ کرے ایمان کی غیرت جوش میں آئے اور باہمی اختلافات کا خاتمہ کردے۔ آمین۔ دنیائے اسلام کے تمام مسلمان ایک مرکز پہ متحد ہوں۔ متحد ہوکر غالب ہوں۔

تمکنت ملی وقار اور تمکنت ہی ملیّ شعار ہے۔

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۱۱

ذکرِ دوام ہمدم کا مقام ہے۔ مَا شَآءَ اللّٰہ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۱۲

تنقید عقیدت کی برکات کو کھا جاتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۱۳

متّحد ہوکر اتحاد کی برکات دیکھ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۱۴

مشرق تیرا مغرب تیرا، شمال تیرا، جنوب تیرا، تو زمین پہ اللہ کا خلیفہ۔ اقوامِ عالم کا رہنما ہے۔

متحد ہو اور اتحاد کی قوت و برکات کا ظہور دیکھ ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے وضو سے باطن پاک رکھ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۶

جس کے ساتھ جو کچھ بھی ہُوا ، تیری ہی طرف سے ہُوا اور تیری طرف سے ہونا ، عطا ہو یا بلا ، حکمت پہ مبنی ، اور بندوں ہی کی بھلائی کے لیے ہوتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۷

ہمارا کیا حساب لوگے ؟
کسی حساب میں کون پورا اتر سکتا ہے ؟ بندوں کے معاملات تیری رحمت کے محتاج ہیں
یَا حَسِیْبُ !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۸

عزّت و ذلّت دونوں عارضی ،

ذکر وطاعت ، باقیات الصّالحات !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۱۹

بندے میں لطافت آسکتی ہے، لطیف نہیں ہوسکتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۰

انسان کے جسم الوجود میں چھتیس[۳۶] کوٹھڑیاں اور نو[۹] دروازے ہیں۔ خیر اور شر انہی دروازوں سے گذر کر کوٹھڑیوں میں پناہ گزیں ہوتے اور اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۱

یہ انسان کا باطن ہے۔ ہر کوئی اس کی تلاوت کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۲۲

جسم الوجود میں ہر وقت شر کے دو اہم نمائندے محوِ عمل رہتے ہیں۔ ایک ناگ، دوسرا کُتّا۔ جب تک یہ دونوں جسم الوجود سے قطعی دور نہیں ہوتے خیر و نُور کا باب نہیں کھل سکتا۔

◎

۳۶۲۳

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس گھر میں کتا ہو، رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

ف:- جس تن میں کُتّا ہو اس میں رحمت کے فرشتے کیسے آسکتے ہیں؟
اے میرے نوجوان! اگر تو نے اپنے اندر کے ناگ کو نہ مارا تو کیا مارا؟ اور اگر اسی طرح اس کتے کو نہ بھگایا تو کِسے بھگایا؟ اسے اس طرح بھگا کہ جیتے جی پھر کبھی اندر جانا تو دُور کی بات ہے، نزدیک پھٹکنے کی جسارت نہ کرے، اور یہ امور عزم الامور ہیں۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۶۲۴

اقلیمِ قلبوت کے اندر کی سیر شیخ اکمل کی معیت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۶۲۵

جب تک یہ دونوں جسم الوجود سے دور نہیں ہوتے، طریقت کا کوئی اسرار نہیں کھل سکتا اس حال میں جملہ مکشوفات نفس کے سراب و فریب سے مُبرّا نہیں ہوتے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۶۲۶

سانپ موذی ہے اور کُتّا نجس العین۔ جہاں موذی ہو اور نجس العین، وہاں کن انوارات کی توقع کی جا سکتی ہے؟

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۲۷

کیا تیرے نزدیک ابھی ان کے نکالنے کا وقت نہیں آیا؟ یہ تیرے ساتھ کیا کیا نہیں کرتے اور کب نہیں کرتے؟ جو چاہتے ہیں منوا لیتے ہیں لیکن تیری ایک بھی نہیں مانتے۔ مردانگی کے جوہر دکھلا، انہیں گھسیٹ کر باہر لا۔ ایک اکھاڑا جما۔ اگر تو نے یہ نہ کیا، تو کچھ بھی نہ کیا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۲۸

جسم الوُجود کے ان دَروں کی ناکہ بندی کر! اور یہ شرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لشکرِ دل کے سردار تقویٰ ہی کو بخشا ہوا ہے۔

کوئی غیر اندر نہ رہے، اور نہ ہی باہر سے اندر آئے۔

مَا شَآءَ اللّٰہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۲۹

منازلِ احسان کا ایک خوفناک مقام :

میاں بنگالے ! اس ویرانے میں سوچ کر بین بجانا ۔سارے سانپ چوہے خور ہی نہیں ،پھنیر بھی ہوتے ہیں ۔بنگالے نے تیور چڑھاتے ہوئے کہا کہ وہ اصلی بنگالہ ہے ،یہ کسب اسے وراثت میں ملا اور پشتوں سے پیشہ چلا آتا ہے ۔کسی بھی نسل کا کوئی ناگ اس کی زد سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس کی بین کی آواز کو سُن کر اپنے بِل میں رہ سکتا ہے ۔یہ وادی کیا وادی ہے ،ہم نے تو دمشق جیسی وادی کو بھی نہیں چھوڑا

میری اس پٹاری کو دیکھ ! اس میں ان سب کا سردار ،جو دمشق کی وادی کا سلطان تھا ،بند ہے ۔ سپیرا سانپ سے نہیں ،سانپ سپیرے سے ڈرا کرتا ہے ۔

بابا بنگالہ بڑی دیر بین بجاتا رہا ۔سانپ آتے اور سلام کر کے جاتے رہے ۔کسی نے کسی بھی قسم کی کوئی گستاخی بالکل نہ کی ،نہ ہی کسی کو پکڑا ۔بنگالے نے تھک کر بین بجانا بند کی ،سر پکڑ کر بیٹھ گیا جس موذی کو مارنے کے لیے ہم سب مل کر ایک جتھّے کی شکل میں آئے ،ابھی تک نہیں آیا ،کیوں نہیں آیا ؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا ،نہ ہی کبھی کہیں آج تک ہُوا کہ ہماری بین کی آواز پہ سانپ حاضر نہ ہوں مست ہو کر اپنے اپنے بلوں سے نہ نکلیں ۔دیوانہ وار جھومتے اس حد پہ نہ آئیں ۔اور جب تک جانے کی اجازت نہ ملے ،اپنی مرضی سے کبھی واپس جائیں ۔

سوچ سوچ کر بنگالہ پھر جوش میں آکر اٹھا ،اور بین بجانا شروع کی ۔تماشائیوں کا ٹھٹھ لگا ہوا تھا ۔ دور دور سے لوگ جوگی کے جوہر دیکھنے کے لیے آئے ہوئے تھے ۔ایسا اکھاڑا کہیں کہیں اور کبھی کبھی لگتا ہے ۔

جوگی نے بین پہ رنگا رنگ کے دلکش نغمے الاپے ،لیکن وہ موذی حاضر نہ ہوا ۔

جوگی نے جھنجھلا کر اپنی بین پھینک دی، جوش میں آ کر بولا "یہ کبھی ہو سکتا ہی نہیں، کہ میرے اس راگ پہ، جو میں نے ابھی اپنی بین پہ گایا ہے، وہ حاضر نہ ہوتا"۔

اُٹھا، اور اِدھر اُدھر بے تابی سے گھومنے لگا۔ دفعتہً اس کی نظر ایک کرنگ پر پڑی۔

وہ کرنگ اس موذی کا تھا، جسے پکڑنے، اللہ اللہ، کیسے کیسے جوگی جنگل میں آئے! گوشت پوست گلا سڑا ایک مدت ویرانے میں اسی حالت میں پڑا رہا۔ بنگالہ اپنے فن کے کمال پہ بیحد نازاں تھا۔ اس کا عزم سچ تھا۔

وہ دنیا میں تھا ہی نہیں، حاضر کیسے ہوتا؟ گڑھا کھودا اور جنگل کی قدیم روایات کے مطابق دفن کر دیا گیا۔

ایک تماش بین :

"بڑے میاں! غور سے دیکھ لینا، کسی اور کا کرنگ نہ ہو!"

"یہ غلطی ہم نہیں کر سکتے! ہم کرنگ سے نہیں، منکے سے تشخیص کرتے ہیں"۔

ایک دوسرا تماش بین :

"بابا! وہ منکا ہمیں بھی دکھائیں تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے وہ کیسا ہوتا ہے"۔

"تم اسے دیکھنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ جنے جنے کو بتاتے اور تمسخر اڑاتے پھرو گے۔ البتہ یہ کرنگ کسی دوسرے کا نہیں، اُسی کا ہے"۔

ایک تیسرا تماش بین :

"اسے کس نے مارا اور کیسے مارا؟"

"البتہ یہ بات پوچھنے کے قابل ہے۔ اس کے بارے میں مَیں کیا بتا سکتا ہوں؟ اس سے پوچھیں میں کہ اس کا بسیرا تھا"۔

جب اس سے پوچھا، بولا کہ وہ خاکی، خوف کا پُتلا ایسے موذی کو مارنے کی کیا جرأت کر سکتا تھا،

اسے کوئی نہیں مار سکتا، کبھی نہیں مار سکتا۔ اگر مارے اور جب مارے، وہ مارے۔

ایک چوتھا تماش بین :

"وہ کون"

"یہ کسی اور سے پوچھنا"

اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے ! ماشاء اللہ !

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۰

چھتیسویں کوٹھڑی کی ٹانڈ کے اوپر کتّے نے گھورنا بنایا ہوا تھا۔ کسی دیکھنے والے کو اس کی خبر نہ ہوتی۔ مزے سے لیٹا طرح طرح کی حرکات کرتا رہتا۔

جب اس نے جوگی کو اندر داخل ہوتے دیکھا، گھبرا گیا، بوندلا گیا، بدحواس ہو کر گھرنے سے گر پڑا۔ بول و براز خطا ہو گیا اور "ٹاؤں ٹاؤں" کرتا نہ معلوم کہاں وفعان ہو گیا۔ جوگی نے دیکھ کر حاضرین سے کہا کہ اب یہ نجس نجس العین کبھی اس گھرنے میں نہیں آنے کا۔

یہ کہہ کر اور یقین دلا کہ جنگل کے جوگی رخصت ہوئے ! ماشاء اللہ :

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۱

خرگوش کماد کی اوٹ میں بیٹھا مزے کی نیند سوتا ہے۔ زنکاری کتے جب اسے دیکھ لیتے ہیں، کماد کے اندر بھاگا پھرتا ہے۔ کتوں کے قابو میں نہیں آتا۔

لیکن جب کماد سے نکال کر میدان میں لایا جاتا ہے، اس وقت خرگوش کی بازی دید و داد

کے قابل ہوتی ہے۔ اوڑک خرگوش ہی تو ہے، کہاں تک بھاگے گا، کُتوں کا شکار ہو جاتا ہے۔
اسی طرح، عین اسی طرح نفس (خنّاس) جسم الوجود میں موجود ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۶۳۲

خیال ایک مدت آوارہ بھٹکتا ہے (عوام کے نزدیک) اخلاص کی برکت سے اور (خواص کے نزدیک) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش و شفاعت سے خیال کا رُخ عرش کی طرف پھیر دیا جاتا ہے۔ عرش عظیم ہے، کریم ہے، مجید ہے۔ ترس فرما کر خیال کو نفس (سانس) کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور نفس (سانس) کا مسکن، تینوں کا مظہر، مومن کا قلب ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۶۳۳

خیال: کاشفِ الاسرار، بحر الانوار کا شناور، من کا ترجمان اور (قرآن کریم، سابقہ الہامی کتب اور حدیث نبوی کے سوا) علوم و فنون کی جملہ کتب کا مصنف ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۶۳۴

خیال روح کا سفیر، خیال خیال کا نصیحت کنندہ، خیال خیال کو گھیر گھیر کر شاہراہ پہ لانے والا، جہاں کسی کی بھی رسائی نہیں وہاں تک پہنچنے والا، ایجادات کا موجد، بزمِ کونین کے نظم و ضبط کا ناظم، حجت کا پیشوا، دانش کا امام، حق کی حقیقت کا مظہر، خیال ہی خیال کے نقص کو دور کرتا اور

خیال ہی خیال کو مطمئن کرتا ہے، خیال لطافت کی انتہا، خیال باطل کی تردید کا قائد، خیال خیال سے بحث کرتا ہے، خیال خیال سے جھگڑتا اور خیال ہی خیال کو گمراہی سے نکال کر سیدھی راہ پہ لاتا اور خیال ہی ہادی سے ہدایت پاکر خیال کی اصلاح کرتا اور ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے۔

خیال حضور اقدس و اکمل، اکرم و اجمل، اطیب و اطہر، طٰہٰ، یٰسٓ، مزمل، مدثر صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتا اور پھر خیال ہی سے مذکورہ صفات کا ظہور ہوتا ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۵

خیال رموزِ حیات کا شناسا،
نکتہ دان، نکتہ شناس
نکتہ سنج، نکتہ رس
اعمالِ حسنہ کا محور،
اعمالِ سیئہ کے لیے سپر،
خیال کی جدّ و جہد غیر منتہا،
جولاں گاہ بیکراں، اور رسائی ماوراء ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۳۶

خیال، اللہ اللہ

ملکوت و جبروت کا سیّاح
لاہوتی مقامات کا مفتاح

بالآخر اے جانِ من !

اگر سمٹے تو نُقطہ
اگر پھیلے تو محیطِ ارض و سما ہے ۔
اس مضمون پہ یہ ختم الکلام ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۳۷

خیال مرشد کے ارشاد کی تعمیل سے راشد، حضور اقدس روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے کرم سے منزّہ اور یہ ہادیٔ مطلق رب العالمین کی ہدایت کا قدیم دستور ہے جو کبھی نہیں بدلتا ۔ ازل و ابد کے تمام فیوض اسی اصول کے تحت جاری ہیں ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۳۸

خیال جب تک مذکورہ فیضان سے فیضیاب ہو کر مُنزّہ نہیں ہوتا، خنّاس کا شکار بنا رہتا ہے ۔ خنّاس کا اولین حربہ خیال ہی کو ہم خیال بنانا ہے ۔ خنّاس خیال ہی کو ہم خیال بنا کر مطلوبہ افعال سرزد کرواتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۳۹

محبّ کا محبوب کی محبّت کے خیال میں گم ہونا خیال کا مایہ ناز مقام ہے۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۰

اسی پہ استقامت کی عنایت کا اصطلاحی نام فنا اور یہی بقا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۱

کسے فنا ہوئی، کسے بقا، ہر شے کو فنا ہے، محبّت کو بقا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۲

ہر شے فانی، محبت باقی

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۳

محبّت دنیا و عقبیٰ کی ہر طلب و تمنّا کو رقابت کی تپش میں جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۴۴

محبّت محبوب کے سوا کسی بھی خیال کو محب کے قریب تک پھٹکنے نہیں دیتی اور نہ ہی محبت کی غیرت یہ گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی دوسرا محب محبوب کی محبّت کا دم بھرے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۶۴۵

محبّت کا نغمہ گایا نہیں جاتا، سینے میں چھپایا جاتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۶۴۶

محبّت کا قصہ بھی کبھی کسی نے سنایا ؟ محبّت کی داستان محب و محبوب تک محدود ہوتی ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۶۴۷

محبوبیت اگر زندیقیت کے پردوں میں مستور نہ ہوتی، بدنام ہو جاتی۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۶۴۸

زندیقیّت محبوبیت کا پردہ ہے،

کسی فہم و اِدراک میں آنے نہیں دیتا۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۴۹

ملامت محبت کا مقبول ترین مقام، ملامت جو کسی کو بھی پسند نہیں، محبت کی آبرو ہے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۵۰

خطابات کی دنیا میں ملامت کو کوئی مقام حاصل نہیں لیکن محبت کی دنیا میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۵۱

محبت کو جب موت کا سامنا ہوا، موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائی۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۵۲

محبت جب بھی روئی، فراق میں روئی اور جی بھر کر روئی، محبوب کی بے رُخی پر بسمل کی طرح لوٹی پر اُف نہ کی۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۵۳

بے رُخی کا احساس محبّت کی ضد اور محب کی کمی ہے۔ جب تک یہ کمی دور نہیں ہوتی، کشمکش جاری رہتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۵۴

محبّت کا دعویٰ محبّ کا ہوتا ہے، محبُوب کا نہیں، اگرچہ محبُوب ہی کی محبّت کی بدولت محبّ محبّت کیا کرتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۵۵

محبّت کا ناز محبوب سے کبھی مایوس نہیں ہوتا، بے نیاز نہیں ہوتا، ہو سکتا ہی نہیں۔ استغنا کا لبادہ اوڑھ کر مطمئن ہو جاتا ہے اور یہ اس مضمون پر ختم الکلام ہے۔ ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۵۶

محبّت کے جلال کی کون تاب لا سکتا ہے؟ ایسی تپش، اللہ اللہ! ماسوا کو جلا کر کوئلہ اور کوئلہ سے راکھ بنا کر کوچۂ جاناں کا غبار بنا دیتی ہے۔ اور اے جانِ من! جو جل کر راکھ ہو جائے، اسے اکسیر کہتے ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۵۷

ہمیں تیرے ساتھ پہ ایمان تو ہے، یقین نہیں، بالکل نہیں، ورنہ جب تو ساتھ ہے، گویا ساری خدائی ساتھ ہے۔ اتنا بھی نہیں، جتنا کہ ماں کو شِیر خوار بچے پہ۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۵۸

ربوبیّت پہ بھی ایمان ہے، یقین نہیں۔ اتنا بھی نہیں جتنا کہ بچے کو ماں پہ۔ ربوبیت پہ ایمان لا ایمان پہ یقین لا۔ یہ احسان ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۵۹

جس دنیا کے پیچھے دنیا مارے مارے پھرتی ہے جب ان کے حضور پیش ہوتی تو تھوکتے بھی نہ، انداز بدل کر حاضر ہوتی، منہ پھیر لیتے، پھر آتی، گلے میں رسی باندھ کر کتورے کی طرح گھسیٹتے پھرتے پھر بھی باز نہ آتی، منہ پہ سیاہی مل کر کھسیانہ کر دیتے اور ان میں سے ایک بھی چیز تجھ میں نہیں، گو یا کچھ بھی نہیں اور یہ موروثی گراوٹ کی انتہا ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۶۶۰

جس بھی رنگ میں رنگریز رنگ دیتا، کبھی نہ بدلتے۔ دنیا بدل جاتی، وہ اپنی کوئی بھی شے کبھی

نہ بدلتے، نہ رنگ نہ ڈھنگ، نہ بود نہ باش۔ اگرچہ سو سال دنیا میں رہتے، جن چیزوں سے ایک بار دست بردار ہو جاتے، پھر کبھی اختیار نہ کرتے۔

دل بدلتے، نیت بدلتے، جب تک نہ بدلتا شب و روز پیچھے پڑے رہتے، ہم نے ظاہر بدلا، انہوں نے باطن۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۶۶۱

اپنے ہمسفر کو سارا دن بازاروں میں گھماتے۔ شام کو کوڑے کرکٹ کے بدبودار ڈھیر پہ لے جا کر فرماتے:

یہ وہ بازار کی چیزیں ہیں جنہیں تو نے دن بھر دیکھا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۶۶۲

جب قبر کا عذاب اور دوزخ کا منظر تخیل میں آتا ہے، شیخیت گھُل ہو جاتی ہے مگر جب بخشش کا مژدۂ جانفزا فہم و ادراک میں سماتا ہے، پژمردہ جان میں جان آجاتی ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۶۶۳

آئیے آئیے! کیا بات ہے؟ اس بار تو بڑی دیر بعد ملاقات ہوئی۔ سنائیے کیا حال ہے؟ ایک بار ہم پہلے بھی حاضری دے چکے ہیں۔ آپ سے کچھ سننے کی تمنا تھی مگر آپ کی عجیب و غریب

حرکات سے متحیر ہو کر چپکے سے لوٹ گئے۔

واہ بھئی واہ! وہ کونسی حرکات تھیں، جنھوں نے تمھیں حیرت میں ڈال دیا؟

حضرت گستاخی نہ سمجھیں، ڈرتے ڈرتے عرض کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔ آپ نے نماز کی نیت باندھی، رکوع میں جاکر توڑ دی۔ ہم سمجھے شاید وضو کی ضرورت ہوگئی لیکن اسی وضو سے آپ نے پھر نماز شروع کر دی اور سجدہ میں توڑ دی۔ پھر نیت باندھی اور تشہّد میں پھر ختم کر دی۔ آپ کی یہ ادائیں ہمیں لے دے گئیں۔

اس پہ وہ ہنس کر فرمانے لگے:

یہ کونسی عجیب حرکت تھی جس نے تمھیں متحیر کر دیا۔ میں ہمیشہ ایسے کرتا ہوں۔ جب تک میری نماز، نماز رہتی ہے، میں پڑھتا ہوں۔ توجہ جب اپنے مقام سے ہٹ جاتی ہے توڑ دیتا ہوں''۔

شکریہ! ہم بھی ایسا کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ دعا کریں

◎

اس بار تو ہم آپ سے کوئی انوکھی بات سننے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

سوچ سوچ کر بولے: میرے ایک دوست ایک مدت سے ایک حال میں مبتلا تھے ایک دن تنگ آکر اور جھنجلا کر اسے ایک ویرانے میں لے جاکر اور کڑ کڑا کر آواز دی،

''ابے او فلاں کے پٹھے! باہر نکل، ابھی تیری گت بناتا ہوں، گت بھی ایسی کہ قیامت تک یاد رکھے گا کہ کسی کے ساتھ تو نے ماتھا لگایا تھا''۔

جب اس نے دیکھا کہ اب اس کا بچ کر جانا اس کے بس کی بات نہیں، ہتھیار پھینک کر فرماں بردار بن گیا۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۶۶۴

جس میوے کی تلاش میں تو نے دنیا چھان ماری، ان بازاروں میں نہیں ملتا۔ اس زمین میں وہ پودا اُگتا ہی نہیں۔ اُگ آئے تو نشوونما نہیں پاتا۔ اگر کہیں پا بھی لے تو پھل نہیں لاتا۔ یہ میوہ دساوری ہے دیسی نہیں۔ پہلے آتا تھا، نہ معلوم اب کیوں نہیں آتا۔ اس کا "بدل" تلاش کر۔ "نعم البدل" تو ہے ہی نہیں

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۶۶۵

وفاتِ دنیا سے نجات اور عقبیٰ کی حیات ہے، حیاتِ جاوداں۔
مُردے کا اکرام عام، یہاں تک کہ پانی بھی اسے نہیں ڈبوتا۔
جب تک کوئی نفس صحیح معنوں میں مرتا نہیں، برزخ کا عارف نہیں ہو سکتا۔
عالمِ شہود کا کوئی مقام الکتابیت میں کیسے سما سکتا ہے؟ جیسے گلاب کی مہک۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۶۶۶

فنا ایک ہے۔ اصطلاحی مدارج چار: فنا فی الوجود، فنا فی الشّیخ، فنا فی الرّسول، فنا فی اللہ۔

پہاڑ کی چوٹی پہ کھڑے ہو کر میدان کی ہر شے نظر آتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۶۶۷

فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ۔ طریقت کی مروجہ اصطلاحات ہیں، ورنہ فنا صرف ایک اور مدارج مذکورہ ہیں۔ ہر شے انسان کے وجود ہی میں موجود ہے۔ جب تک تیرا اپنا وجود کدورت، غضب، غلاظت، شہوت سے بالکل ہی پاک نہیں ہوتا، موجودات باطن کا ظہور نہیں ہوتا۔ جسم الوجود کی فنا میں ہر فنا ہے یا جسم الوجود کی فنا ہی اصل فنا ہے۔

اس جسم الوجود کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ یہ جسم الوجود، اللہ اللہ، تخلیق کا شاہکار ہے اور یہ مقام لطائف و وظائف کا نہیں، عنایت کا ہے۔

جس نے بھی کوئی شے دیکھی، اپنے ہی اندر دیکھی۔ باہر کوئی چیز نہیں۔ جو اندر نہیں باہر بھی نہیں۔ جو باہر ہیں، سب اندر ہیں۔ تیرے اندر۔ انسانی جسم الوجود گوشت و پوست و ہڈیوں کا پُتلا اور خیر و شر کی رزم گاہ ہے۔ رحمٰن اسی میں رہتا ہے، شیطان بھی اسی میں رہتا ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۶۸

ہر مَن میں تُو، ہر تَن میں تُو، ہر انگ میں تُو، ہر رنگ میں تُو، محجُوب ہے تو کیا ہوا، موجود تو ہے۔ جہاں چاہتا ہے حجاب اُٹھا دیتا ہے۔ حجاب اٹھا کہ محبّت کی ابتلا میں مبتلا فرما دیتا ہے اور یہ ان کی محبت کا قدیم دستور ہے۔ ازل سے چلا اور ابد تک رہے گا۔

محبت کی ابتلا کبھی کم نہیں ہوتی، ہو سکتی ہی نہیں۔ تاریخ کا ایک درخشندہ باب بن کر رہتی دنیا تک دنیا میں زندہ اور اربابِ محبت کی راہنمائی کیا کرتی ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۶۹

محبوب نہ ہوتا تو بندوں کا جینا دوبھر ہو جاتا، آزادی کا نام و نشان مٹ جاتا، ہر طرف سنّاٹا چھایا ہوتا، کپکپی طاری رہتی، خوف سے گھگھّی بندھی رہتی، کسی بازار میں کوئی رونق نہ ہوتی، نہ کہیں چہل ہوتی نہ پہل، نہ اُمنگ رہتی نہ ترنگ، نہ جذب نہ مستی، پھر کیا تھی اس شاہکار کی ہستی، گویا تخلیق کا مقصد فوت ہو جاتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۰

غیریت سلوک کی منزل کا اہم ترین مضمون ہے، اگرچہ اس کی تشریحات سے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ اکثر اصحاب دعویدار بھی ہیں۔
میرِ مجلس سے پوچھا۔ بولے، کہ آج تک کوئی ایسا وجود جو کلیتاً غیریت سے پاک ہو، کہیں نہیں دیکھا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۱

کرم سے فیض اور فیض کرم ہے۔

یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ اَکْرِمْنِیْ

بِجَاہِ سَیِّدِ الْاَکْرَمِیْنَ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اٰمِیْنَ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۲

ایک خصلت ایک عنایت ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۷۳

بندہ شکر گزار نہیں بنتا، یہ سوچنے لگتا ہے کہ اس کے بغیر فلاں کام نہیں چلنے کا۔ ازلی نظام کا ناظم اس پہ مسکراتا ہے، کہتا ہے کہ کائنات کا نظام ارادتِ ازلی کے تحت محوِ عمل ہے، محوِ عمل رہتا ہے، کبھی نہیں رکتا۔ رکنا تو اس کی شان کے شایاں ہی نہیں۔ اللہ کے کام اللہ ہی چلاتا ہے، کبھی رُک نہیں سکتے، کوئی روک نہیں سکتا۔ ازل سے چلے، ابد تک رہیں گے، کبھی بند نہیں ہوتے۔ جو رُک جائیں وہ اللہ کے نہیں، تیرے میرے ہوتے ہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۷۴

ان آنکھوں سے بندہ اللہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ دیکھنے والی تیسری آنکھ اندر ہوتی ہے، ہر کسی میں ہوتی ہے لیکن سوتی ہے۔ ہم اللہ کو نہیں دیکھتے، اللہ ہمیں دیکھتا ہے یا ہر کوئی اللہ کو نہیں دیکھ سکتا لیکن اللہ ہر کسی کو دیکھتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۷۵

دُور مت جا، مسجد سے باہر جالی دار کھڑکی میں سے جھانک، اندر بیٹھنے والے نظر نہیں آتے اور اندر والوں کو باہر کھڑے نظر آتے ہیں۔ سمجھنے کے لیے کیا یہ کافی نہیں؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۶

ایمان پہ یقین، اطمینان کا امین

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۷

گُل کے گرد بھنورا — گوبر کے گرد بھُونڈ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۸

قدر کی موافقت قادر کی رضا، غیر موافقت عبد و معبود کے مابین ضد۔

رضا میں راحت اور ضد میں کوفت ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۷۹

میرے عیب اور تیرے کرم کی کوئی حد نہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۰

کرم کی بارگاہ میں کوئی عیب، کوئی بھی عیب، اگرچہ ارض و سما بھرا ہو، رائی کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۱

یا اکرم الاکرمین! بے شک تیرا کرم مکمل اور تو کریم بے مثال ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۲

جب تک کوئی بالکل ہی مُردہ کی طرح نہیں مرتا، مُردہ نہیں کہلاتا جب تک ایک بھی رگ زندہ ہے، زندہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۳

فاقہ و فراغت مہلک ہیں۔ جو بالکل ہی فارغ ہے، آوارہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۴

اتّحاد عملاً اسلام، اسلام اصولاً اتحّاد

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

ف: اتّحاد ہی میں ایک دوسرے سے محبت اور خیر خواہی ہے۔

۳۶۸۵

طاعت محبت کی شاہد اور معصیت کی موت ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۶

عرشِ عظیم کا سیکریٹریٹ:
اسماءُ الحسنیٰ ننانوے ۹۹ ——— دفاتر ننانوے ۹۹

وَاللہ اَعلمَ بالصّوابْ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۸۷

زندگی ایک فعل کا اصطلاحی نام ہے ۔
فناہ فعل کی تاک میں اور فعل فناہ کی زد میں رہتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۸۸

فضل سے فعل فنا کی زد سے بچ سکتا ہے ، کسی اور طرح نہیں ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۸۹

ایک فعل کو فنا کرنے کے لیے ارضی و سماوی آفات و بلیّات و فتنات منہ کھولے گھات میں رہتے ہیں ۔

اَللهُ حَافِظِی ، اَللهُ نَاصِرِی ، اَللهُ حَاضِرِی ، اَللهُ نَاظِرِی ، اَللهُ مَعِی
فَاللهُ خَيْرًا حَافِظًا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۶۹۰

عزم بالجزم نے جب بھی بلا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں تاب نہ لاتے ہوئے کانپنے لگی ۔

کھسیانہ ہوکر اپنے مقام سے ہٹ گئی گویا مٹ گئی۔ ماشاءَ اللہ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۹۱

محبّت کو فنا نہیں، محبّت کے سوا ہر شے فنا کی زد میں ہے اور فانی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۹۲

محبّت محبُوب کی عزّت ہے۔ غیرت یہ کبھی گوارا نہیں کرتی کہ اس کی عزّت فنا ہو

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۹۳

محبُوب سے مراد۔ محبُوبِ ربِّ کائنات صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی مقدّس ذات ہے

محبُوبِ ربّ کائنات صَلیَّ اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمْ سے محبّت فطرتِ موجودات ہے، اسی محبُوب کی محبّت سے وجودِ کائنات کی بقا ہے۔

محبُوب کی محبّت وحدت پسند ہے۔ اپنی محبّت میں کسی اور کو شریک نہیں گردانتی۔ محبُوب کی غیرت کو گوارا ہی نہیں کہ اس کی محبّت میں ماسوا ہو۔ محبُوب کی غیرت کو یہ بھی گوارا نہیں کہ اس کی محبّت فنا ہو۔ محبُوب کی محبّت لازوال، غیر فانی، جاودانی ہے! ماشاءاللہ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۶۹۴

کیا تجھے جگانے و سمجھانے کے لیے تیرے پنڈ کا قبرستان کافی نہیں؟ جاکر دیکھ، ان جیسے بے کس اور بے بس دنیا میں کوئی نہیں۔ صرف ایک ہی حسرت لیے پڑے ہیں کہ ایک بار پھر دنیا میں جانے کا موقعہ ملے۔ ہفت اقلیم کی شاہی دمڑی کے بدلے بھی قبول نہ کریں۔ ذکر کی قطاریں باندھ دیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۵

اے میرے نوجوان!
زندگی ایک بازی ہے۔ دنیا اس بازی کو جیتے جارہی ہے۔ تم ہارے جارہے ہو اور تمہیں اس ہار کا احساس تک نہیں۔ دنیا تیرے لیے ہے تو دنیا کے لیے نہیں۔ آج تو اپنی لونڈی کا غلام بنا ہوا ہے۔ نہ معلوم کب اُٹھے گا اور کیسے اُٹھے گا؟ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات پیش کردی

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۶

دیکھ، نہ کوئی رستم رہا نہ بہرام۔ نہ بادشاہ نہ غلام۔ یہاں کوئی کچھ بھی نہیں۔ بس مجبور و رنجور و مہجور ہیں۔ کیا تمہیں وہاں جانا یاد نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۷

ہر نازک سے نازک دل کا شیشہ ہے، ذرا سی ضرب سے تڑک جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ملوک سے ملوک، دل کی کلی ہے۔ ذرا سی تپش سے کھلا جاتی ہے۔ اور اگر سخت ہو، یہی دل ایک چٹان ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۸

اللہ رؤف و رحیم ہیں۔ کسی بندے کو کسی پریشانی میں کیسے مبتلا فرما سکتے ہیں ؟ ہر پریشانی بندے کی پیدا کردہ ہوتی ہے۔ بعض پریشانی مول لی جاتی ہے اور یہ انسانی حماقت کی حد ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۶۹۹

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔
اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا۔
اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِکَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔
اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَآؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَ

لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ اٰمِیْنَ ! اٰمِیْنَ ! اٰمِیْنَ !

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۷۰۰

مٹی کے برتن کمہار کی آوی میں پک کر برتن بنتے ہیں۔ جب تک آوی میں نہیں چڑھتے کسی بھی کام کے نہیں ہوتے۔ دیکھنے میں تو ہوتے ہیں، کام نہیں آتے۔ کسی بھی کام بالکل نہیں آتے۔ چلّو بھر پانی میں گھل کر اپنی اصلی حالت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ایمان۔

ایمان جب تک عشق کی آوی میں نہیں چڑھتا، نہیں پکتا۔ نام کا ہوتا ہے کام کا نہیں۔ اِبتلا و آزمائش و فتنات اس آوی کے ایندھن ہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۷۰۱

دل سے مان۔ بدوں ارادت الٰہی کسی کو بھی اور کسی بھی حرکت پہ کوئی قدرت نہیں۔ بے بس و بے کس و مجبور و محکوم ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۷۰۲

طریقت الاسلام کی نو بنو منازل کی ہزارہا صفحات پہ مشتمل دستاویزات کی ایک انتہائی جامع تلخیص، سلوک الی اللہ کی منازل کے چار بنیادی اصول اور چار ہی مستقل مقامات ہیں جو کبھی نہیں

بدلتے ۔

اصُول :

۱۔ تَوبَۃُ النَّصُوح :

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا

"اے ایمان والو! تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو!" (التحریم ۔ ۸)

۲۔ اَلاِسۡتِقَامَتُ الاَعۡمَال :

فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ (ھود : ۱۱۲)

"تو آپ جیسا کہ آپ کو حکم ہوا ہے مستقیم رہیئے!"

۳۔ ترکِ تام :

وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَاھۡجُرۡھُمۡ ھَجۡرًا جَمِیۡلًا ۔

"اور یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور اچھے انداز میں ان سے الگ رہیئے!" (المزمّل : ۱۰)

۴۔ ذکرِ دوام :

اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِھِمۡ

"اور وہ لوگ اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی!" (آل العمران : ۱۹۱)

وَاذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا ؕ

"اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو!" (المزمّل : ۸)

مقامات :

۱۔ مراقبہ معیّت :

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ (الحدید: ۴)

"اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو"!

۲۔ مراقبہ عندالموت :

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ (الرحمٰن: ۲۸) ہر شے فانی ہے اور آپ کے پروردگار کی عظمت و احسان والی ذات باقی رہے گی"!

۳۔ مراقبہ توحید فی الافعال :

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۚ (البروج: ۱۶) "وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے"!

۴۔ مراقبہ توحید فی الصّفات :

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النّور: ۳۵) "اللہ تعالیٰ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا"!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۳

ثواب و عذاب سے ذہن کُلّیتاً فارغ کر۔ بالکل ہی فارغ۔ خلوت ہو یا جلوت۔ اپنے معبود و مطلوب و مقصود کو رُو برو، حاضر و ناظر جان کر ذکر میں مشغول ہو، پھر مصروف ہو، پھر محو ہو بالآخر منہمک

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۴

اہلِ ذکر کے نزدیک ذکرِ کثیر کا عدد لاکھ مرتبہ ہے۔ سو، دو سو نہیں۔

الحمد للحيّ القيوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۵

تیرے صیغہ جات دلکش۔ انداز دلفریب، عجز دل آویز، ذوق دل نواز، کیفت دل نشیں اور حاصل دل افروز ہو۔ مبارکًا، مکرّمًا، مشرّفًا

الحمد للحيّ القيوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۶

چودھراہٹ آدمیت کا پست ترین مقام ہے اور چودھراہٹ کی دنیا میں "شریک" عرفِ عام ہے۔

اگر کوئی "شریک" اپنے "شریک" کے گھر جا کر ظلم وزیادتی کا اعتراف کر کے معافی مانگ لے اور آئندہ کے لیے سچی دوستی کا یقین دلا دے، تو ______

چودھراہٹ زمین وآسمان میں پھولے نہ سمائے،
پھول کر کپّا بن جائے۔

الحمد للحيّ القيوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۷

بندے کی توبہ پر اللہ خوش ہوتا ہے

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان علی راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ و علیہا طعامہ و شرابہ فالیس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد أیس من راحتلہ فبینما ھو کذالک اذھو بہا قائمۃ عندہٗ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی و انا ربک، اخطأ من شدۃ الفرح ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے ۔ اس قدر خوش کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہ ہوگا جو اپنی سواری پر ایک چٹیل میدان میں جا رہا ہو ۔ پھر وہ سواری گم ہوگئی ہو اور اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی ہو اور وہ (کافی تلاش اور تجسس کے بعد) نا امید ہو کر ایک درخت کے پاس آیا ہو اور اس کے سائے میں لیٹ گیا ہو پس وہ اس حالت میں خاموش و غمزدہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کھڑی ہو، اس نے اس کی رسی پکڑ لی ہو اور خوشی کی زیادتی کے سبب اس کے منہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں ۔ اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا پروردگار ہوں ۔

❊ ❊ ❊

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵۵

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۸

اُلّو پرندوں کی دنیا کا دانش مند پرندہ ہے ۔ رات کو جاگتا ، دن کو سوتا ہے ۔ اندھیری رات میں دن کی طرح دیکھتا اور شکار کرتا ہے ۔ اپنے شکار کو نگل کر کھال اور بال منہ کے ذریعے اگل دیتا ہے ۔

رات کا سردار ، دن کو لاچار

کوّوں کو پتہ چل جائے ، فلاں شاخ پہ بیٹھا ہے ، پیچھا نہیں چھوڑتے ، سارا دن بھگائے لیے پھرتے ہیں ۔

اُلّو کی بہت سی اقسام ہیں ۔ ہر برِّ اعظم کے اُلّو کی عموماً علیحدہ قسم اور شکل وصورت میں قدرے فرق ہوتا ہے ، عجیب وغریب آوازیں نکالتا ہے ۔

بعض نے کہا اَللّٰہ ھُو اَللّٰہ ھُو کا ذکر کرتا ہے اور اسی " اَللّٰہ ھُو " کی نسبت سے اُلّو مشہور ہے ۔ جو اُلّو کے پٹھے یہاں رہتے ہیں ، ان کی آوازوں کا قریب ہو کر جائزہ لیا ۔ اَللّٰہ ھُو اَللّٰہ ھُو نہیں کبھی " کھیں کھیں " کہتے ہیں کبھی " ہیں ہیں " ، کبھی " ہو ہو " ۔ کبھی لمبی سیٹی بجاتے اور کبھی روتے ہیں ۔

یہ مثل کہ اُلّو صرف ویرانوں میں رہتے ہیں ، معتبر نہیں ۔ اُلّو وہاں رہنا پسند کرتا ہے جہاں کوئی پہنچ نہ سکے مثلاً پرانے درختوں کے کھوکھلے تنے ، غیر آباد چھپر ، بلند و بالا مینار ، ویران عمارات ، کھنڈرات اور تاریک غاریں اُلّو کے پسندیدہ ٹھکانے ہیں ۔

مادہ اُلّو زیادہ سے زیادہ سات تک گول سفید انڈے دیتی ہے ۔ نر اور مادہ دونوں انڈے سیتے اور بچے پالتے ہیں ۔

اُلّو ایک دانشمند پرندہ ہے ۔ نہ معلوم ، ہر احمقانہ حرکت اُلّو سے کیوں منسوب کی جاتی ہے

اُلّو کی دانش کو پورے طور پر تو اُلّو ہی جانتے ہیں۔ اگر ہر کسی کو اس کی دانش مندی کا پتہ چل جائے کسی بھی اُلّو کو زندہ نہ چھوڑے، جہاں بھی ملے، پکڑ لے۔

اُلّو کی دانشمندی کی کوئی دلیل؟

سوچ سوچ کر:-

"سٹاف کالج" پہ اُلّو کا مجسمہ بنا ہوا ہے"

اُلّو کسی کے نزدیک عقلمند ترین اور کسی کے نزدیک احمق ترین پرندہ ہے۔ حالاں کہ دانش اور حماقت کا یکجا ہونا باعثِ حیرت ہے کیوں کہ:

دانش اصول ہے، حماقت فضول، دانش تکریم، حماقت تذلیل، دانش فکر، حماقت غفلت، دانش حکمت، حماقت جہالت، دانش متانت، حماقت خرافات، دانش باقی حماقت فانی، دانش میرِ مجلس، حماقت لونڈی۔

مگر اُلّو کی حماقت اس کی دانش کا سِتر ہے جیسے زندیقیت، صدیقیت کا اور ملامت مقبولیّت کا۔

گویا اُلّو کی حماقت، اُلّو کی دانش کا "نظروٹو" ہے۔ ایسی ہیبت کسی پرندے کی آنکھ میں نہیں اس کی گول، مسلسل گھورتی آنکھیں اس کی تیز نگاہی کی شاہد اور دانش کی برہان ہیں، کسی کو قریب آتے دیکھ کر بالکل نہیں گھبراتا، تمکنت سے اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ جب کوئی بالکل ہی قریب آجائے اڑ کر ذرا سی دور پھر اسی شان سے جا بیٹھتا ہے۔ رے رے اُلّو! تیری دانش کی داد دے کر صحافت کا حق ادا کر دیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۰۹

دھوپ پی کر پلے ہوئے تازہ ہی اشتھانوں کی زینت ہوتے ہیں میدانوں کی نہیں۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۱۰

ہر قطرۂ ابر پیوستہ صدف نہیں ہوتا ، ہر صدف حامل گوہر نہیں ہوتا ، ہر گوہر زیبِ تاج نہیں ہوتا، ہر تاجدار تاج کا محتاج نہیں ہوتا۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۱۱

جب تک کوئی عمل، کوئی بھی عمل اللہ، فقط اللہ ہی کے لیے نہیں ہوتا، اور ہر قسم کی آلائش سے کلیتاً پاک نہیں ہوتا، انوار و برکات کا نزول نہیں ہوتا۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۱۲

بندہ بندے کو پہچانتا ہے:

گفتار سے، کردار سے، دستار سے اور رفتار سے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۱۳

بُرا نہ منانا، اتنی جلدی تو کسی منڈی سے بھینس بھی نہیں مل سکتی جتنی جلدی تو مولائے کُل، شاہِ رُسل صلی اللہ علیہ وسلم (کی محبّت) کا طالب ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۴

"کچھ بھی نہیں" کی تلاش میں لوگوں کی عمریں گزریں لیکن کسی کو بھی اور کہیں سے بھی "کچھ بھی نہیں" کبھی نہ ملا۔

اس مقام کے دعویدار شمار و قطار سے باہر، حال ناپید۔ خوب جان! جو کچھ بھی نہیں ہوتا، سب کچھ ہوتا ہے۔

"کچھ بھی نہیں" عبدیت کی نفی کا بلند ترین مُقام ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۵

مکرُوہ کبھی مباح نہیں ہوتی اور اتباع کبھی تباہ نہیں ہوتی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۶

تہ تک جانے کی کوشش مت کر، نہ ہی کوئی تہ تک جا سکتا ہے، سطح سے فائدہ

حاصل کر۔

سمندر کی تہ میں گوہر ہی نہیں، بلائیں بھی ہوتی ہیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۷

تہ میں گوھر ہوتے ہیں، سطح پہ جوھر

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۸

اللہ تجھے "مقامات" کے خیالات سے محفوظ رکھے، اپنے معبود و مطلوب و مقصود و محبوب کے روبرو ہو، ارشاد کا پابند ہو اور ناز بردار۔

یہ راہ لطائف و وظائف کی نہیں، ناز و نیاز کی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۱۹

اپنے معبود و مطلوب و مقصود و محبوب کی رضا پہ راضی ہونا نیاز کی ایک کمترین ادا ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۲۰

سامری کا طلسم فیضِ موسیٰؑ کی تصدیق ہے۔ الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۲۱

یادایک عبادت ہے اور وہ عبادت ناتمام ہے جس میں سرور نہ ہو۔ وہ سرور بے کیف ہے جس میں نور نہ ہو۔ وہ نور کیسا جس میں تابانی نہ ہو، وہ تابانی بے رنگ ہے جس میں شوق نہ ہو۔ وہ شوق بے لطف ہے جس میں ذوق نہ ہو۔ وہ ذوق بے ڈھنگ ہے جس میں علم نہ ہو۔ وہ علم بے سود ہے جس پر عمل نہ ہو۔ وہ عمل بے کار ہے جس میں دوام نہ ہو اور دوام کسی کامل کی راہنمائی سے ہی حاصل ہوا کرتا ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۲۲

وہ جماعت کیا، جس میں اتحاد نہ ہو؛ وہ اتحاد کیا جس میں روح نہ ہو؛ وہ روح کیا جس میں پرواز نہ ہو؛ وہ پرواز کیا جس میں اعجاز نہ ہو؛ وہ اعجاز کیا جو مظہر غرائب نہ ہو؛ وہ غرائب کیا جو عجائب نہ ہو؛

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۲۳

شریف وہ ہے جو نجیب الطرفین ہو، نجیب الطرفین وہ ہے جو ادب کا دلدادہ ہو، ادب کا دلدادہ وہ ہے جو شائستہ اطوار ہو، شائستہ اطوار وہ ہے جو پختہ کردار ہو، پختہ کردار وہ ہے جو صاحبِ حیا ہو، صاحبِ حیا وہ ہے جو افلاس کو محبوب ہے، افلاس کو محبوب وہ ہے جو بخل کا عدو ہو، بخل کا عدو وہ ہے جو حرص کا قاتل ہو،

حرص کا قاتل وہ ہے جو روشن ضمیر ہو، روشن ضمیر وہ ہے جسے عیب و ثواب کی تمیز ہو، عیب و ثواب کی تمیز اس کو ہے جس کا معیارِ انسانیت ہو۔ معیارِ انسانیت یہ ہے کہ گناہ کے احساس سے نادم ہو

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۷۲۴

وہ حسن کیا جس میں نزاکت نہ ہو۔ وہ نزاکت کیا جس میں لطافت نہ ہو، وہ لطافت کیا جس میں دلربائی نہ ہو، وہ دلربائی کیا جس میں کج ادائی نہ ہو، وہ کج ادائی کیا جس میں پیار نہ ہو، وہ پیار کیا جس میں انکار نہ ہو، وہ انکار کیا جس میں اقرار نہ ہو، وہ اقرار کیا جس میں انتظار نہ ہو، وہ انتظار کیا جس میں وصل نہ ہو، وہ وصل کیا جس میں من و تو ہو۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۷۲۵

عشق عطائے الٰہی اور سوز و گداز عنایتِ مصطفائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ حَبِیۡبِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرّازقین

۳۷۲۶

وہ صحرائی بیل جو تو نے دیکھے ہیں، خشک بھوسہ کھانے اور کم پانی پینے اور خرگوش

کی طرح مینگنیاں کرنے والے اس منڈی میں نہیں آتے ۔ یہ مرغزاری بیل سبز چارہ کھانے والے، گھنے سایہ تلے رہنے والے ہیں ۔ اُن کی سی پھرتی اِن میں کہاں ؟ البتہ گوشت اور گوبر میں اوّل درجہ ہیں ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیرالرّازقین

۳۷۲۷

یہ ایک مانی ہوئی منڈی ہے ۔ اس سے بہتر مال کسی اور جگہ نہیں ملنے کا ۔ جس مال کی تلاش میں تو پھرتا ہے، یہاں نہیں ملتا ۔ باہر سے آتا تھا، اب نہیں آتا ۔
کیوں نہیں آتا ؟ کوئی نہیں بتاتا ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیرالرّازقین

۳۷۲۸

فقر کی میزان میں ترک کا کوئی ہم پلّہ نہیں ،
زہد و تقوٰی بھی نہیں ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیرالرّازقین

۳۷۲۹

ترک عملاً زہد اور تقوٰے کی روح ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیرالرّازقین

۳۷۳۰

ناجائز تحفظ، محفوظ کو سرکش بنا دیتا ہے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۷۳۱

سلوک کی منزل کا ایک موڑ

بندہ کہتا ہے :- میں کہتا ہوں، اللہ سنتا ہے، میں کرتا ہوں اللہ دیکھتا ہے
یہ عبدیت کی جہالت ہے

یقین پیدا کر :-
اللہ کہتا ہے، میں سنتا ہوں۔ اللہ کرتا ہے، میں دیکھتا ہوں۔
یہ مراقبہ توحید فی الافعال ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۷۳۲

اللہ حق ہے، کبھی ناحق نہیں کہتا اور کبھی ناحق نہیں کرتا۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۷۳۳

اہلِ خدمت ہم جیسے نہیں، زمانہ کے مصروف تر فرد ہوتے ہیں۔ خدمت کی لگن میں مگن اور ذاتیات سے پاک۔ اپنے کام کے سوا کسی اور طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتے چڑی کی طرح مخلوق کو اپنے بچے سمجھ کر جہاں سے بھی کوئی شے حاصل ہوتی ہے، لا کر دے دیتے ہیں، ذاتی استعمال میں کبھی نہیں لاتے۔ شب و روز اسی دھن میں محو ہو کر ہر شے کو بھول جاتے ہیں جیسے مجنون!

بعض اوقات چڑیا سونڈی کی تلاش میں اُڑتی کہیں کی کہیں چلی جاتی ہے۔ جب تک پا نہ لے واپس نہیں آتی، تلاش جاری رکھتی ہے۔

گویا ہم سے ایک چڑی بازی لے گئی۔ سونڈی کو چونچ میں تحلیل کر کے نہایت احتیاط سے اپنے 'بوٹ' کے منہ میں ڈالتی ہے، کہیں حلق میں نہ اٹکے یا سونڈی کوئی گزند نہ پہنچائے۔

یہ مادہ اللہ نے چڑیا کو بخشا ہے۔ نہ معلوم ہم کیوں ایسے نہیں کرتے؛ حالاں کہ اللہ نے ہمیں اپنی ساری مخلوق پہ شرف بخشا ہے۔

بہترین چیز جو تجھے اللہ عنایت کرے، مخلوق کے لیے ہو اور کمترین تیرے اپنے لیے۔ نہ کہ اُلٹ، اور یہ

ھلالِ احمر کی رُوح ہے۔

جب تک کسی ادارہ میں حقیقتاً یہ اخلاق پیدا نہیں ہوتا، بت کی مانند رہتا ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۳۴

اہلِ خدمت غیر جانبدار رہتے ہیں اور غیر جانبدار وہ ہے جسے عام لوگ کہیں کہ وہ غیر جانب دار ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۷۳۵

جس نعمت کی قدر نہیں کی جاتی چھین لی جاتی ہے۔ جو نعمت ایک بار چھین لی جاتی ہے، پھر کبھی واپس نہیں کی جاتی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۷۳۶

شیخ کی معیّت کے یقین کے نور سے اَللّٰہُ مَعِیَ کا ظہور ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۷۳۷

لوہا آگ کی آغوش میں دیکھتے ہی دیکھتے آگ بن گیا۔ وہی رنگ وہی خصلت۔ تیرا دل کیوں نہ پگھلا، ذکر کے نور کی برکت سے تیرا دل کیوں منوّر نہ ہوا، مذکور کی صفات کا کیوں نزول نہ ہوا، اپنے دل سے پوچھ یقیناً دل صحیح نشاندہی کرے گا۔ حالاں کہ یہ کام سالوں کا نہیں گھنٹوں کا ہے۔ الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیرالرّازقین

۳۷۳۸

عزم و استقامت حیات الدنیا کے دو گوہر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جب بھی کسی سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں، اسے عزم عطا فرما کر استقامت بخشتے ہیں ورنہ نہ کوئی بندہ اپنے آپ کسی عزم پہ قدرت رکھتا ہے نہ ہی استقامت پر۔

عزم و استقامت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جتنا بلند عزم، اتنی ہی قوی استقامت۔ عزم کے ساتھ اگر استقامت نہ ہو تو کسی بھی میدان میں کبھی جیت نہیں سکتا۔

عزم قلبوت، استقامت روحِ رواں نظامِ قدرت عزم و استقامت ہی سے رواں دواں۔ یہی تاریخ اور یہی آدمیت و انسانیت و بشریت کی جد و جہد کی داستان ہے جو قیامت تک کے لیے زندۂ جاوید ہے۔ کسی بھی زمانے میں کبھی نہیں مٹتی؛ ماشاءاللہ!

عزم و استقامت کی بے مثل مثال جو کربلا کے میدان میں پیش ہوئی، اس کی مثال دنیا کی کسی بھی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ماشاءاللہ!

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۷۳۹

دریائے فرات کے کنارے عزم کے دونوں بازو کٹ گئے۔ استقامت پانی کی مشک کو منہ میں پکڑے جا رہی ہے۔ اللہ اللہ! اُدھر تپتی ریت پہ عزم کا سر تن سے جدا ہے اور تن زخموں سے چور زمین پہ تڑپ رہا ہے، سر نیزے کی اَنی پہ بلند ہے، استقامت قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہی ہے۔ یہ وہ حد ہے جسے کسی ماں کے لال نے

کبھی مات نہ کیا اور نہ رہتی دنیا تک کبھی مات کر سکے گا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۰

دنیا میں دنیا میلہ دیکھنے جاتی ہے۔ عزم و استقامت کا میدان آسمان والوں کے دیکھنے کا میلہ ہے، کرّوبین کے دیکھنے کا میلہ۔

آسمان والوں نے کیا کچھ نہیں دیکھا؟

خلیل اللہؑ کو آتش نمرود میں پھینکتے دیکھا۔ ذبیح اللہؑ کے حلقوم پہ باپؑ کو چھری چلاتے دیکھا۔ زکریاؑ کو آرے سے چرتے دیکھا۔ ایوبؑ کو آلام میں مبتلا دیکھا، یونسؑ کو شکم ماہی میں محبوس دیکھا، یوسفؑ کو بازارِ مصر میں نیلام ہوتے دیکھا اور جو کچھ کربلا کے میدان میں دیکھا، وہ کبھی کسی نے کسی میدان میں نہ دیکھا۔ شہزادۂ کونینؑ کا سرِ اقدس بالائے سنان دیکھا، تاریخ مات کر دی۔ اب بتلا کوئی کیا کچھ پیش کرتا جائے۔

شاہ شمسؒ کی کھال ادھیڑنا اور منصورؒ کو سولی پہ کھینچنا عزم و استقلال ہی کے مناظر کی داستانیں ہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۱

عزم و استقامت کا تذکرہ بزمِ کونین کی تاریخ کا زرّیں باب ہے اور اسی سے بزمِ ہستی میں کیف ہے۔

کئی ایک باتوں کا ابھی کسی میدان میں مظاہرہ نہیں ہوا۔ اگر سب باتیں ہو چکی ہوتیں، دنیا کے قیام کا کیا جواز رہتا، دنیا قائم ہی اس لیے ہے کہ عزم و استقامت کی پیشانی ابھی کئی عنوانات کی محتاج ہے۔

جب تک یہ دنیا قائم ہے، کردار کی داستانوں کا مظاہرہ جاری رہے گا۔ حتیٰ کہ قیامت برپا ہو۔

بہت سی باتیں ابھی تک میدانِ عمل میں پیش نہیں ہوئیں۔ تاریخ ان کی مدّت سے اور شدّت سے منتظر ہے۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۲

چند بندے اللہ کے ذکر کے لیے فوج سے فارغ ہوئے، بالکل ہی فارغ۔ یا اللہ نے اپنے احسان و کرم سے چند بندوں کو اپنے ذکر کے لیے فارغ فرما کر احسان کی حد کر دی۔

عمل کے لیے تحصیلِ علم کی خاطر تین دن کے لیے ایک شہر میں بھیجے گئے۔ شہر میں جتنی بھی دانش گاہیں تھیں، سب میں حاضری دی۔ مطلب و مُدّعا بیان کیا کہ وہ صرف تین دن کے لیے، دین کا علم عمل کرنے کی نیت سے حاصل کرنے آئے ہیں۔

ایک صاحب نے فرمایا "میں چالیس سال سے درس و تدریس میں مشغول و مصروف ہوں اور ابھی تک اپنے تئیں کسی زُمرے میں شمار نہیں کرتا اور تم لوگ کہہ رہے ہو کہ "ہم صرف تین دن کے لیے علم حاصل کرنے آئے ہیں"

یہ حصول کیسا؟

ایک نے عرض کی کہ حضرت ان تین دنوں میں سیر و سیاحت کا وقت بھی شامل ہے ورنہ اہلِ فن کے نزدیک یہ کام زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے کا ہے پھر اس نے عرض کی، آپ دین کے کوئی اہم احکام فرمائیں۔

آپ نے فرمایا" اللہ نے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔ اس نے عرض کی کہ "میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر عمر بھر کے لیے عہد کرتا ہوں کہ کسی بھی قسم کا کوئی جھوٹ کبھی نہ بولوں گا"، اور یہ علم میں نے صرف ایک منٹ میں سیکھا۔ اللہ مجھ پہ راضی ہو اور اس پہ استقامت بخشے۔

اسی طرح حضرت صاحب جو جو احکام فرماتے جاتے، وہ ایک کاغذ کے پُرزے پہ نوٹ کرتے جاتے اور ساتھ ہی ساتھ اس پہ تحریری طور پر عہد کرتے کہ اب وہ، وہ برائی و بے حیائی جس سے اسے اس کے رب نے منع فرمایا ہے، کبھی نہیں کرنے کا۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت صاحب کی فہرست ختم ہو گئی۔

پھر ان سب نے نہایت عاجزانہ انداز میں ایک فرمائش کی، کہ وہ باتیں جو آپ نے ہم سے کی ہیں، کہاں سے لی ہیں؟

فرمایا کتب سے۔

پھر سب نے ان کا شکریہ ادا کیا اور اللہ اللہ کرتے مکتبہ کی تلاش میں نکلے۔ ایک قدیم مکتبے سے مطلوبہ مستند کتب حاصل کیں اور اللہ اللہ کرتے اپنے اپنے مقامات کو رخصت ہو گئے۔ پھر جہاں انہیں بٹھایا گیا تھا، کبھی نہیں اُٹھے، اسی مقام پہ بیٹھے عمریں گزار دیں۔ زماں بدلے، مکاں بدلے، حالات بدلے، واقعات بدلے، یار بدلے، اغیار بدلے موسم بدلے، لیل و نہار بدلے، فضائیں بدلیں، وفائیں بدلیں، جفائیں بدلیں، ادائیں بدلیں سیلاب آئے، انقلاب آئے،

بیچاروں کی جمعیتِ خاطر کو برہم کرنے کے لیے کیسے کیسے طوفان آئے، لیکن انھوں نے اپنی کوئی چیز کبھی نہ بدلی۔ نہ خوراک نہ پوشاک، نہ عادات نہ معمولات۔ جس کام پہ لگا یا گیا، محو و منہمک رہے۔ جس چیز کو ایک بار چھوڑ دیا، پھر جیتے جی کبھی اس کے پاس نہ پھٹکے اور جسے اختیار کر لیا اسے کبھی باطل نہ ہونے دیا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۳

فقر نے عشق کے جھنڈے کو ہمیشہ سرفراز رکھا، کبھی سرنگوں نہ ہونے دیا۔ کبھی کلیر کے جنگل میں، کبھی اجمیر کی پہاڑی پر۔

فقر محی الدّین بھی ہے اور معین الدّین بھی، قطب الدّین بھی ہے اور فرید الدّین بھی، نظام الدّین بھی ہے اور علاؤ الدّین بھی۔ عشق فقر کا امام اور فقر عشق کی جان ہے۔

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۴۴

دیوجانس کلبیؔ کے فقر پر یونان اِترا تا نہیں تھکتا۔ میاں بولے، میرے مکتب کا چپراسی تھا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

؎ دیوجانس کلبی سکندر کے زمانے میں فقر کا دعویدار تھا۔

۳۷۴۵

دین کا امام عشق اور جانِ محبّت ہے۔ دین کی بنیاد حیا اور رُوح صبر ہے۔
دین کی حیات علم اور عروج عمل ہے۔ دین کا ستون نماز اور شان تقویٰ ہے۔
دین کا قانون قرآن اور پیار جہاد ہے۔ دین کا رعب اتحاد اور کمال سخاوت ہے۔
دین کا جلال عدالت اور جمال امانت ہے۔ دین کی پاکیزگی شرافت اور ہتھیار
شجاعت ہے۔
دین کی ابتدا شریعت، ناز طریقت، احترام حقیقت اور انتہا معرفت ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۴۶

حجاب تیرا امتیازی نشان تھا جواب تجھ میں نہیں۔ نقاب ہے حجاب نہیں
افسوس صد افسوس!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۴۷

نقاب زیبائش کے مقام پر پہنچ کر دم توڑ گئی۔
ہائے ہائے!!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۴۸

صدقات سے بڑھ کر کوئی قوّت نہیں ۔ اگر پردہ میں ہو

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی ۔ پھر پیدا کیے پہاڑ اور قائم کیا ان کو زمین پر، اور حیران رہ گئے فرشتے پہاڑوں کی سختی سے ۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا، اے پروردگار ! کیا پہاڑ سے بھی سخت تر کوئی چیز تیری مخلوقات میں سے ہے ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہا ہے ۔ فرشتوں نے پوچھا اے پروردگار ! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے ؟ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا ہاں آگ ہے ۔ فرشتوں نے پھر پوچھا اے پروردگار تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے ؟ فرمایا ہاں، پانی ہے ۔ فرشتوں نے پھر پوچھا، اے رب ! کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے ؟ فرمایا ہاں ہوا ہے فرشتوں نے پھر پوچھا اے رب ! کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے ؟ فرمایا ہاں ۔ آدم کا بیٹا انسان ہے، جو خیرات کرتا ہے سیدھے ہاتھ سے اس طرح کہ الٹے ہاتھ سے بھی چھپاتا ہے ۔

(ترمذی)

(مشکوٰۃ شریف اردو جلد اوّل صفحہ ۳۳۲ شمار ۱۸۱۷)

۳۷۴۹

ڈھول نے صدقے کی ڈھال توڑ دی ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۰

تَرک میں ستر ہزار احکام کی تعمیل ہے، اور صمت میں اگر تام ہو، نوّے ہزار حکمات

مَا شَآءَ اللّٰہُ!

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۱

تارک وہ ہے:

جو سلطانُ التارکین کے ہاں ایک بار بِک کر پھر کبھی نہیں بِکتا، کسی بھی قیمت پر اور کسی بھی بازار میں کبھی نہیں بِکتا۔ بِک سکتا ہی نہیں۔ نہ ہی کوئی اسے خریدنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

سلطان کی غیرت کو کبھی گوارا نہیں کہ اس کے خریدے ہوئے سودے کو کوئی خریدنے کی گستاخی کرے۔

جس کے خیال پہ کوئی خیال مطلق اثر انداز نہ ہو اور جس کا خیال ہر خیال پہ حاوی ہو۔

جس کی صرف ایک طلب ہو - صرف ایک - اس ایک کے سوا کسی بھی طلب کو نزدیک تک آنے نہ دے - بھولی آنکھ سے بھی نہ دیکھے - جس کے نزدیک سونا اور مٹی یکساں ہوں -

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۲

کونین کا کوئی منظر جسے للچا نہ سکے، نہ ہی اسے اپنی طرف مبذول کر سکے - حتیٰ کہ ہار مان کر ہتھیار پھینک دے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۳

ترک طریقت کا روشن چراغ ہے جسے کوئی طوفان کبھی بجھا نہیں سکتا -

مَا شَاءَ اللہ!

ترک مردانیت کی چٹان ہے جسے کوئی زلزلہ کبھی ہلا نہیں سکتا -

مَا شَاءَ اللہ!

ترک ایک وجود ہے، قوی الجسم وجود، جسے کوئی بھی جنبش کبھی ڈگمگا نہیں سکتی

مَا شَاءَ اللہ!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۴

جو بھی شے ذکر و طاعت کے صیغہ میں شمار نہیں ہوتی اور جو بھی شے ذکر و طاعت کی راہ میں مخل ہو، کسی بھی انداز میں مخل ہو، ترک کی کتاب میں واجبُ الترّک ہے اگرچہ میر و سلطان کی محفل ہو۔

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۷۵۵

مرغابی دن بھر جھیل میں تیرتی، ڈبکیاں لگاتی ہے لیکن جب اُڑتی ہے، ایک بُوند تک ساتھ نہیں ہوتی۔

اسی طرح تارک عین اسی طرح - ماشاءَ الله!

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۷۵۶

ترک طریقت کا اولین قدم و نزولِ برکات کا اَنسب معمول ہے

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین

۳۷۵۷

ترک طریقت کا اکھاڑا ہے۔ اکھاڑا نہیں تو دنگل کیسا؟

الحمد للحیّ القیوم فالله خیر الرازقین

۳۷۵۸

جہادِ زندگی کی داستان اور نزک اس کا دیباچہ ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۵۹

ہر منصوبہ کو مزدور نے عملی جامہ پہنا کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا لیکن تحسین و داد سے محروم ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۰

خواص، حیاتین وافادیت کے لحاظ سے تربوز اپنے موسم کے میووں کا سردار، شیریں شربت کا روح افزا جام، سستے دام اور کوئی مشروب مرکب اس کا ہمسر نہیں۔ مَاشَاءَ اللہ!

امراء کے نزدیک اپنی بے قدری کی بدولت ان کے دسترخوان کی زینت نہیں بنتا،

حنظل کی طرح اپنی پرورش کے لیے مصنوعات کا محتاج نہیں ریت سے پانی چوس کر دھوپ کی کرنوں میں پک کر جس کی قسمت میں ہوتا ہے، پیش ہو جاتا ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۱

جو نماز نمازی کو برائی اور بیحیائی سے نہ روک سکے ۔ کیا نماز ہے ؟
جو ذکر ذاکر کے قلب کو مطمئن نہ کر سکے ، کیا ذکر ہے ؟
جو ہجرت مہاجر سے منہیات ترک نہ کرائے ، کیا ہجرت ہے ؟
جو توکل متوکل کو ماسوا سے بے نیاز نہ کر سکے ، کیا توکّل ہے ؟
جو علم عالم کو رذائل و خبائث سے باز نہ رکھے ، کیا علم ہے ؟
جو معیّت اپنے حامل کو ماسوا سے مستغنی و بے نیاز نہ کرے کیا معیّت ہے ؟

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۲

غیرت کی نقاب اوڑھ ۔ یہ نقاب کوئی نقاب نہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۳

سلوک کی منزل میں جو منزلت ملامت کو حاصل ہے تحسین کو نہیں ، جو قبض کو ہے بسط کو نہیں ، جو فراق کو ہے ، وصل کو نہیں ۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۴

معیّت کا زبانی دعویٰ نہیں، یقین پیدا کر ——— محکم یقین

اللہ کا اپنے کسی بندے کے نفس سے ہمکلام ہونا فیضِ معیّت (اللہ معی) کی حقیقت ہے جسے کوئی کبھی نہیں جھٹلا سکتا۔ مَا شَاءَ اللہ!

حاضر سے ہمکلام ہونا ممکن ہے، ناممکن نہیں

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۵

اِرد گرد کُتب کا ڈھیر ——— اندر اندھیر

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۶

جو کام، جو کلام، جو بات، جو ملاقات، تیرے وہاں کام کی نہیں، یہاں مت کر

اگرچہ راحت خیز ہو اور عزت آمیز ہو

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی عزت و عظمت، ہیبت و قدرت

وجلال وکمال کی برکت سے، ہر قسم کے سحر وطلسم کا ابطال ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۸

جب بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نازل ہوئی، بادل مشرق کی طرف بھاگ گئے۔ ہوائیں رُک گئیں، سمندر میں جوش آیا۔ چارپایوں نے کان لگائے، اور آسمان سے شیطانوں کو سنگسار کیا گیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام نے اپنی عزت کی قسم کھائی کہ جس پر اس کا نام لیا جائیگا، شفا ہوگی۔ جس پر اس کا نام لیا جائے گا، اس میں برکت ہوگی اور جو بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم پڑھے گا جنت میں جائے گا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۶۹

نمرود کے کفر کا کاسہ جب ڈکاڈک بھر گیا، ایک بوند کی بھی گنجائش نہ رہی اور اپنی خود ساختہ خدائی کے نشہ میں وہ اللہ کے خلیلؑ کو بھی اپنی زد میں سمجھنے لگا تو بدمستی کے عالم میں مسندِ شاہی سے اٹھا، امراء سے مخاطب ہوا۔ حکم دیا، ایک لمبی چوڑی آگ جلاؤ، امراء نے تعمیلِ حکم کی۔ پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کی ذاتِ اقدس کی طرف اپنی ناپاک انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا (نعوذ باللہ) "اسے اس آگ میں جھونک دو! اسے ہمیشہ کے لیے ختم کردو تاکہ میری خدائی کے انکار کا مزہ چکھے اور میری ربوبیت سے انکار کرنے والوں کے لیے سامانِ عبرت ہو۔"

اللہ اللہ! حدِّ نظر تک بھڑکتی ہوئی آگ کے دہکتے شعلوں اور مچلتی لپٹوں کا سمندر تھا کہ جس کے قریب پھٹکنا انسانی بساط سے باہر تھا۔ تدبیریں سوچنے لگے کہ اس اللہ کے خلیل کو اس الاؤ میں کیسے پھینکا جائے۔ کوئی تدبیر بن نہ آتی تھی۔ ابلیس لعین جو گھات میں بیٹھا تھا، حسبِ دستور حاضر ہوا اور منجنیق کے استعمال کی راہ سجھائی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو ادھر آگ میں پھینکنے کے لیے منجنیق میں بٹھایا جارہا تھا، اُدھر خُلّت ان کی اس سفیہانہ حرکت اور ناپاک جسارت پر مسکرا رہی تھی۔ دریائے کرم جوش میں آیا اور منجنیق کے دامن میں ——

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کا نزولِ اجلال فرمایا —— مَرحبًا۔ مُکرّمًا۔ مُشرّفًا

جس نے اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے آگ کو گلزار میں بدل ڈالا۔

مَا شَآءَ اللّٰه!

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷

حضرت موسیٰ علیہ السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہی کی عظمت و جلالت سے فرعون اور اس کے جادوگروں، ہامان اور اس کے لشکروں، قارون اور اس کے پیروکاروں پہ غالب آگئے۔ مَا شَآءَ اللّٰه!

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جب سلیمان علیہ السلام پہ نازل ہوئی، تو فرشتوں نے کہا، اللہ کی قسم! اب آپ

کی حکومت مکمل ہوگئی، اسی کی برکت سے آپ زمین کے بادشاہوں پہ غالب آئے اور آپ نے اسے جس بھی چیز پہ پڑھا، وہ آپ کی فرماں بردار ہوگئی،

○

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ :

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہ نازل کی گئی تو آپ اس پر بیحد خوش ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اسے اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے، آتے جاتے، بلندی پہ چڑھتے اور اترتے وقت کثرت سے پڑھا کرو۔ نیز یہ وعدہ بھی فرمایا کہ:

جس شخص کے نامۂ اعمال میں آٹھ سو مرتبہ یہ کلمات ہوں، اور وہ مجھ پر اور میری ربوبیت پہ ایمان رکھنے والا ہو، اسے آگ سے آزاد کر کے بہشت میں داخل کروں گا۔ پس آپ کی قرأت اور نماز کا آغاز "بسم اللہ" سے ہونا چاہیے کیوں کہ جس کی قرأت اور نماز بسم اللہ سے شروع ہو اس کی موت آسان ہوگی۔ اسے منکر نکیر کا خوف نہ ہوگا۔ اس کی قبر کشادہ اور روشن ہوگی۔ اس پہ رحمت نازل ہوگی۔ وہ قبر سے نورانی صورت میں باہر نکلے گا۔ اس کا حساب کتاب آسان ہوگا اور ترازو بھاری۔ اسے پلصراط پہ کامل نور ملے گا، یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہوگا، اور میدانِ قیامت میں اس کی نیک بختی اور بخشش کی ندا دی جائے گی اور یہ امر آپ کے لیے اور آپ کے پیروکاروں میں سے ہر اس شخص کے لیے خاص ہے، جو وہی کہے، جو آپ کہتے ہیں اور اسی پہ کاربند رہے، جس پہ آپ کاربند ہیں۔ اور آپؑ کے بعد یہ شرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمّت کے لیے مخصوص ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے فرمانبرداروں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشخبری دی۔ ان سے آپؐ کی صفات بیان کیں اور ان سے آپؐ پر ایمان

لانے کا عہد لیا۔ مَا شَاءَ اللّٰہ!

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۱

بھئی کئی بار پہلے بھی بتا چکے ہیں، کہ: پروانوں میں رقابت نہیں ہوتی۔ پروانہ شمع کے جمال میں گم ہو کر ماسوا کی کوئی خبر نہیں رکھتا۔ اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس کے سوا کوئی اور بھی اس شمع کا پروانہ ہے۔ دیکھتے ہی بے خود ہو جاتا ہے۔ ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ دیوانہ وار منڈلاتا شعلے سے لپٹ جاتا ہے اور شمع کے گردِ بسمل کی طرح لوٹ لوٹ کر اپنی جان پہ کھیل جاتا ہے۔

شمع یہ سب کچھ دیکھ کر صرف مسکرا دیتی ہے

اسی طرح چکور چاند تک پہنچنے کے لیے اُڑ اُڑ کر جب تھک جاتی ہے، بیہوش ہو کر زمین پہ گر کر جاں بحق ہو جاتی ہے اور چاند کو اس بیچاری کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔ اللہ اللہ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۲

عشق فقر کا امام اور کرم فقر کی فطرت ہے

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۷۳

اے ہم نشیں!

اگر تو نے تری تسبیح ہی پھیری، گویا کچھ بھی نہیں کیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۷۷۴

اگر تیری جراٴت نے، جراٴتِ رندانہ نے اس محبوب کو مکشوف نہ کیا
تو کیا کیا؟ ——— کچھ بھی نہیں

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۷۷۵

عزم کسی کے روکے کبھی نہ رُکا۔ اگر رُک جائے، عزم نہیں، ناقص ہے۔
اگر تو اپنی جستجو میں بے قدر پروانے کے ذوق کو مات نہ کر سکا، تو کیا تو اشرف
اور کیا تیرا شرف؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۷۷۶

اگر تو نے میدان میں شیطان کو نہ پچھاڑا اور سرِ بازار نہ لتاڑا، تو کیا
تیری شیخیت اور کیا اس کا حاصل؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۷۷۷

اگر تیرا جذبہ تیرے محبوب کو نوازش پہ مجبور نہ کر سکے تو کیا وہ جذبہ اور کیا تیری محبّت ؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرّازقین

۳۷۷۸

ایک فاضل مخلص صاحبِ جستجو کے ایک سوال کے جواب میں :
"طالب اپنی مراد کو پہنچا" سے کیا مراد ہے ؟

قناعت

عنایتِ الٰہی ہے ، جسے قناعت عنایت ہوئی گویا بامُراد ہُوا

نفسِ مُطمئنّہ

نفس کا بلند ترین مقام ہے اور یہ قناعت ہی کا اصطلاحی نام ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرا الرّازقین

۳۷۷۹

قناعت اصل ، اور دیگر مدارج فصل ہیں

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

تشریح :

طالب کی مراد وہ مطلوبی مقام حاصل کرنا ہے جس سے وہ اپنا مقصدِ حیات وصول کرنے میں کامیاب و کامران ہو سکے۔ پھر وہی طالب جب اپنی مراد حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کو اور رفعت و بلندی کا مقام حاصل کرنے کی تمنا اور آرزو قدرتِ الٰہیہ کی طرف سے پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ مقامِ اعلیٰ عرشِ معلّٰی پر ذاتِ کبریا خداوندِ قدوس رب العٰلمین کی جلوہ آرائی کا ہے جہاں پر اس کے مقربین فرشتے اور مصاحبین ملائکہ اس کی تعریفی صفاتی اقدار کی تسبیح کیا کرتے ہیں۔ اس لیے تہلیل کی تسبیح کرنا عروج کا مقام دیکھنا مقصود ہوتا ہے۔ طالب کی مراد جب حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس کو قناعتِ الٰہی حاصل ہو جاتی ہے، پھر وہ اور زیادہ بلندی کا مقام دیکھنے کی آرزو یا خواہش نہیں کیا کرتا مگر بارگاہِ الٰہی میں دوسرے مقبول و محبوب مسلمان اپنی باتیں سنا کر اس کے دل میں حسرت پیدا کر دیا کرتے ہیں جس سے وہ رشکِ مسلمانی سے اور زیادہ رفعت و بلندی کا مقام وصول کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ طالب کی طلب اگر ختم ہو جائے تو وہ فنا پذیر فرد کہلائے گا ورنہ طالب کی طلب مطلوب و مقصود پانے کے لیے ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔

واللہ اعلم بالصّواب

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۰

استراحت نے تمکنت کو مفلوج کر دیا۔ ورنہ جب تیری دنیا مسافرانہ تھی، تیری نظر دلوں کے قرار چھین لیتی۔ اگر کلّر پہ بھی پڑ جاتی، گلزار بنا دیتی۔ تیری آواز اللہ کی آواز ہوتی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۱

تیری عظمت کعبہ سے بڑھ کر اور ہیبت وراء الوراء تیری قبا زری زربفت نہیں لاتخف تھی، جسے تو نے تار تار کر دیا، اور اس کا تجھے احساس تک نہیں۔
یہ قبا جو تو نے پہنی ہوئی ہے، بالکل نہیں سجتی۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۲

آپ کی غیرت یہ کیسے گوارا کرتی ہے کہ آپ کی بہن اور آپ کی بیٹی آپ کے سامنے ایسے باریک کپڑے کی شلوار اور قمیص پہنے پھرتی ہو؟
تہذیب کی ہزارہا سالہ تاریخ کے کسی بھی دور میں ایسا باریک کپڑا کبھی کسی نے نہیں پہنا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۳

ہلوارہ ضلع لودھیانہ کا ایک مشہور و معروف قصبہ تھا۔
۱۹۱۹ء کی تحریکِ خلافت کے دوران مَیں پانچ ہی سالہ بچّہ تھا، رات کو اجلاس شروع ہوا، سب دیکھنے گئے، میں بھی گیا۔ تقریر کے ابتدائی دو شعر مجھے ابھی تک یاد ہیں ؂

سُن راہیا راہے جاندیا میری سُن جا گل ذرا
تیرے سرتے پگ ولایت دی ایہنوں لاہ چواتڑی لا

اس کے بعد ہلوارہ کے حاضرین اٹھے اور اپنے اپنے گھروں سے ولایتی ململ کے تھانوں کے تھان لاکر تکیہ میں انہیں آگ لگا دی۔ قصبہ بڑا تھا۔ جوں جوں لوگوں تک بات پہنچتی گئی، وہ آتے رہے اور ولایتی ململ کے ملبوسات آگ میں پھینکتے رہے۔ آگ کا ایک بھانبڑ مچ گیا۔
اس طرح تیرا خون جو بالکل ہی سرد ہو چکا ہے شاید کسی ایسی کہانی سے گرمائے اور اسی طرح ان ملبوسات کو جسے کوئی بھی تہذیب انسانیت کو زیب تن کرنے کی اجازت نہیں دیتی، آگ کی بھینٹ چڑھائے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خيرا لرّازقين

۳۷۸۴

”نی تائی! غرق جانیئے: توں دی ایہہ شلوار پالئی“
”پُت! تیرا بیرا پرسوں لیایا سی“

بلّے اوبیریا !
"تیرے تائے داتہبند وی ایہدے نالدا ای اے"
ہائے ہائے ! تائے دا وی ؟
"عیدو ! ایہہ کیہڑی نویں گل اے، کل میں پھُپھی نوں عیدلے کے گیا، اوہدے وی کپڑے ویکھے۔ تے ویکھ کے میں ڈُب ڈُب جاواں۔ شرم دے مارے اوتاہاں نظر نہ اٹھاواں۔"

فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

۳۷۸۵

جس دوست کی خدمت میں یہ رسالہ پیش ہو، سمجھے کہ راقم الحروف پیش ہے اپنے حلقۂ اختیار میں ایسے باریک کپڑوں کا ایسے خاتمہ کرے، اور ایسے کرے کہ یہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں، اپنے احباب کے پیچھے پڑے، شریفانہ انداز میں، ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے، کہ وہ بھی اپنے اپنے گھروں سے اس نحوست کا خاتمہ کریں۔

پہننے والے کی تو آنکھیں اوپر ہوتی ہیں، اپنا جسم دکھائی نہیں دیتا، دیکھنے والا تو دیکھتا ہے جو دیکھ کر غیرت کی ندی میں ڈوب جاتا ہے اور غیرتمند ایکبار ڈوب کر پھر کبھی باہر نہیں آتا، تہہ ہی میں سما جاتا ہے

اگر اب بھی آپ نے ان کپڑوں کو نہ بدلا تو کیوں نہ بدلا ؟

کہیں غیرت، جو ہماری ملی میراث تھی، مر تو نہیں

گئی ؟

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۶

پہننے والے سے سوال کریں۔

میری بیٹی ! ، میری بہن ! ، میری پھوپھی ! ، میری خالہ ! ایسے مہین کپڑے ستر پوشی کرتے ہیں ؟

اگر نہیں، تو انہیں آپ نے کیوں پہن رکھا ہے ؟ ابھی بدلیں۔ یہ کپڑے پہننے کے نہیں، جلانے کے لائق ہیں۔ بی بی پٹھانی سے سبق لیں۔ بیس گز موٹے کپڑے کی شلوار قمیص پہنے کس تمکنت سے باہر جنگل میں کماد کے کنارے اپنے ڈیرے پہ اکیلی بیٹھی مال و منال کی حفاظت کرتی ہے، اللہ کے سوا کسی سے بھی کوئی خوف نہیں کھاتی اور نہ ہی کسی کو آگے قدم بڑھانے کا حوصلہ پڑتا ہے ! ــــــ اور تم ؟ اللہ اللہ ! !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۷

ہماری مردانگی کے جوہر چھن چکے ، ایک ایک کر کے سارے چھن چکے، ایک بھی ہمارے پاس باقی نہیں ! ورنہ بہن کی کیا مجال، کہ بھائی کے ایک اشارے پہ یہ ملبوسات تو ہیں ہی کیا ، جان تک نہ وار دیتی ؛ بھائی کی غیرت کرلا رہی ہے اور بہن کے کان پہ جوں تک نہیں رینگتی ۔

میری بہن میری غیرت کی پاسبان تھی۔ اگر غیرت نہ رہی گویا کچھ بھی نہ رہا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۸

ہلوارہ لودھیانے کا مشہور و معروف قصبہ ہے۔ دنیائے اسلام کے نامور مشائخ نے جن میں ایک مجذوب قلندر تمکین الوریؒ بھی شامل ہیں، اس قصبے کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا اور سید قطب بخاریؒ طریقت الاسلام کی مایہ ناز شخصیت بھی اسی جگہ آرام فرما ہیں۔

مشہور عام ہے کہ کسی زمانے میں یہاں سیّدوں کی دو صاحبزادیاں، برہمنوں کی لڑکیوں کے ساتھ مل کر "تیاں" دیکھنے چلی گئیں (تیاں کا میلہ ہندو لڑکیوں کا ایک معروف میلہ ہے، جو ساون کے شروع میں گاؤں سے باہر لگا کرتا ہے۔ ہندو لڑکیاں اس میں ناچتی اور رنگا رنگ کے گانے گا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتی ہیں)

میلے کی رنگینیوں میں کھوئی ہوئی لڑکیوں کے ساتھ ان سیّدزادیوں کو بھی وقت کا احساس نہ رہا اور واپسی میں شام ہو گئی۔ صرف اس بات سے غیرت کھا کر، کہ اب گھر جا کر والدین کو کیا جواب دیں گی، وہیں زمین میں سما گئیں۔

اور یہ واقعہ، یہ داستانِ غیرت وہاں زبان زدِ خلائق تھی۔

یہ راقم بھی ان عفت مآب بیبیوں کی قبور پر اکثر حاضری کا شرف حاصل کرتا رہا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۷۸۹

نام و نمود کی خاطر لوگ کیا نہیں کرتے ؟ لاکھوں روپے ضائع کر کے آخر سر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں، چوں تک نہیں کرتے ۔ کیا آپ دین و شرافت کی ناموس پہ چند گز کپڑے کا نقصان نہیں جھیل سکتے ؟

یہ کپڑے جو آپ نے پہن رکھے ہیں ، پہننے کے قابل نہیں ، بالکل نہیں ۔ آپ ان کو مت پہنیں ، اللہ آپ سے راضی ہو

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغْ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۰

آج تک جتنے بھی اللہ کے بندے بولے ، ایک بات بولے :

"علم پہ عمل کر اور عمل کو باطل مت کر"

اللہ تجھ کو علم پہ عمل اور عمل پہ استقامت بخشے ۔ تیرا کوئی عمل ، کوئی بھی عمل ، کبھی باطل نہ ہو ۔ تو جس بھی میدان میں اُترے ، جھنڈے گاڑ دے ۔

مَا شَاءَ اللّٰہُ !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۱

"آئیے آئیے ! اس دفعہ تو بڑے میاں آپ نے آنکھیں ہی تھکا دیں!"

"اب کے میں ذرا دور چلا گیا تھا، منجمد شمالی تک بھی کہوں تو بے جا نہیں"۔

بڑے میاں! قدم قدم پہ خانقاہیں اور چپّہ چپّہ پہ درس گاہیں ہیں، کیا کہیں سے بھی آپ کی مراد بر نہیں آئی؟

بڑے میاں! بُرا نہ منانا، آپ کی شفقت نے ہمیں ذرا بے تکلّف کر رکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے صحرانوردی آپ کا ذوق بن چکا ہے ورنہ اتنی دُور اور اتنی دیر کیوں لگ گئے اور کہاں رہے ہے؟"

"یُوں کہوں۔ ابھی تک میرا مطلب حل نہیں ہوا۔ میرے بال اسی جستجو میں سپید ہونے لگے"۔

"آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟ کس کی تلاش میں صحراؤں کی خاک چھانتے پھرتے ہو! اللہ نے اپنا پتہ نَحْنُ اَقْرَبُ بتلایا، پھر آپ کس کی تلاش میں کہاں پھرتے ہو؟"

"ابے یہ مجھ کو بھی پتہ ہے، میرا اللہ میرے اندر ہے۔ میں اللہ کی تلاش میں نہیں، اللہ کے بندے کی تلاش میں مارے مارے پھر رہا ہوں۔ اور ابھی تک مجھے وہ بندہ کہیں نہیں ملا"۔

"آپ کس قسم کے بندے کی تلاش میں ہیں؟ بندوں سے تو یہ دنیا بھری پڑی ہے۔ ایک سے ایک اعلیٰ اور ایک سے ایک ارفع ہے"۔

"میں بندوں کے مقامات سے مطلق دلچسپی نہیں رکھتا، میں صرف اُس بندے کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہوں جو اپنے علم پہ عمل کرتا ہو، اور جو کہتا ہو، کرتا ہو"

"اللہ اللہ! دنیا بھر میں ابھی تک آپ کو کوئی ایسا بندہ، جو اپنے علم پہ عمل کرتا ہو، جو کہتا ہو وہ کرتا ہو، نہیں ملا —— پھر کب ملے گا؟ سچ پوچھو تو

اسی تلاش میں ہم نکلے تھے۔ آخر تھک ہار کر بیٹھ گئے، آپ بھی ایسا ہی کریں"۔

اس پہ بڑے میاں بھڑک اُٹھے۔

"میں یہ کیسے کر سکتا ہوں؟ جب تک میں اپنے مطلب کو نہ پالوں، کبھی نہیں ٹلنے کا۔ میری جان! میں دریا کی موج ہوں، جب تک میں اپنے ساحل سے ٹکرا نہیں جاتی، کبھی رُک نہیں سکتی۔ گرداب میری پلیٹ میں ہے۔ میں گرداب کی پلیٹ میں نہیں۔ گرداب بیچارا میرے مقابلے کی کیا سکت رکھتا ہے، کوئی گرداب میری راہ میں کبھی حائل نہیں ہو سکتا۔ میں جس طرف جاتی ہوں ہر شے کو بہالے جاتی ہوں، اگر چاہوں تو دریاؤں کا رُخ تک بدل دیتی ہوں"۔

ان میں سے ایک نامعلوم بولا:

اگر کہیں کوئی ایسا بندہ مل جائے، جو کہتا ہو کرتا بھی ہو، جس کا عزم استقامت کے تابع ہو، میں اپنی یہ دستارِ فضیلت اس کے قدموں پہ ڈال دوں، اگرچہ وہ گھسیارا ہو یا لکڑہارا!

سینے کی کدورت سے منزّہ ہونا تو ہر کسی کا کام نہیں، نہ سہی، جو چند ظاہری احکام پہ، جن سے کہ سختی سے منع کیا گیا ہے، پابند ہو۔

چند چیزیں ہر کسی کے لیے قطعی ممنوع ہیں۔ اور کوئی بھی ان سے مبّرا نہیں یہاں تک کہ شیخ المشائخ بھی نہیں ــ مثلاً

مثلاً۔ آپ کو پتہ ہی ہے ناجی:

ایک بھی برائی ایسی نہیں، جسے کہ کسی نے قطعی چھوڑا ہو۔ ایک بار چھوڑ کر پھر

کبھی نہ کیا ہو :

غیبت کی جو تشریح ہمیں ہمارے آقا حضور اقدس و اجمل صلی اللہ علیہ و سلم سے ملی ہے، اس کے تحت تو شاید ہی دنیا میں کوئی شخص ایسا ہو جو غیبت نہ کرتا ہو۔ البتہ ہمیں آج تک کوئی نہیں ملا۔ اگر کسی کو کسی کا پتہ ہو، مطلع کرے۔ ہم اس کے جمال و سلام کے لیے حاضری دیں۔

اور غیبت وہ بُرائی ہے جس کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی کا ایسی باتوں کے ساتھ جو (اگر وہ خود سنے تو) اس کو بُری معلوم ہوں (غیبت ہے)۔ پوچھا گیا: اگر میرے بھائی کے اندر وہ بُرائی موجود ہو، جس کا ذکر میں نے کیا ہے، تب بھی اس کو غیبت کہا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: اگر اس کے اندر بُرائی موجود ہو جس کا تو نے ذکر کیا ہے، تو تُو نے اس کی غیبت کی۔ اگر وہ بُرائی اس میں موجود نہ ہو، تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا: اگر تو نے اپنے بھائی کی وہ بُرائی بیان کی جو اس کے اندر پائی جاتی ہے تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو نے اس کی نسبت ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی، تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

(بخاری و مسلم / مشکوۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۲۰۰ شمار ۴۵۹۰)

○

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی بابت (یعنی ان کے عیب کی بابت) کہ وہ ایسی ہے، یعنی وہ پستہ قد ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا، تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ دریا کی حالت کو بدل دے۔ یعنی جب تیرے اس ایک کلمہ کی یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو بدل دے، تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا؟ یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد / مشکوۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۲۰۳ شمار ۴۶۱۳)

○

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے ان سے فرمایا، جاؤ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھو اور اپنا روزہ پورا کر کے دوسرے دن قضا روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس لیے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔

(بیہقی / مشکوۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۴۶۳۱)

○

حضرت ابی سعید اور جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ غیبت زنا سے بدتر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم غیبت زنا سے زیادہ بری کیونکر ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ پھر زانی توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو اللہ نہیں بخشتا جب تک کہ وہ شخص اس کو معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کے لیے توبہ نہیں ہے۔

(بیہقی۔ مشکوۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۰۲ شمار ۴۶۳۲)

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۲

"مقالاتِ حکمت" جلد سوم مقالہ نمبر ۲۸۶۰ (عام فہم الفاظ میں)

حاضرین میں سے ایک نے پوچھا کہ "مذکورہ بیان اگرچہ حق ہے، تشریح طلب ہے، وضاحت کریں۔" کہا

"جیسے آج ہم سب کے ساتھ اور ساری دنیا میں ہو رہا ہے، خیر ہو یا شر، اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ حکمتِ الٰہی پہ مبنی ہے اور اسی طرح ہو رہا ہے جیسے کہ چاہیے۔ حکیم کا کوئی بھی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ سراسر حکمت پہ مبنی ہوتا ہے۔

بعض باتیں ہمیں زحمت محسوس ہوتی ہیں لیکن ان کی آغوش میں رحمت ہوتی ہے۔ بندہ جب سچے دل سے یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہو

رہا ہے، اللہ کی طرف سے ہے، حکمتِ الٰہی پہ مبنی ہے، اسی میں اس کی بھلائی ہے
اور اسی طرح ہو رہا ہے جیسے کہ چاہیے، ہر معاملہ میں، خیر ہو یا شر، قدر کی
موافقت قادر کی رضا کو راضی کر لیتی ہے۔ گویا غیریت کا مادہ تحلیل ہونا شروع ہوا،
حجابات سرکنے لگے۔

جوں جوں بندہ کے دل میں یہ یقین راسخ ہوتا جاتا ہے، دوئی کے پردے
اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ خیر و شر کی حکمات کا راز اپنے آپ کو
ظاہر کر کے، بندہ کے مشاہدہ میں آکر اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور یہی ہمکلامی
حقیقت کی وضاحت اور سالک کی جستجو ہوتی ہے۔ حکمتِ الٰہی کے تحت
ہر شر خیر سے منظوم ہے لیکن عقلِ انسانی حجابات کی وجہ سے اس بات کو سمجھنے
سے قاصر رہتی ہے۔ لیکن جب حکمتِ الٰہی خیر و شر کے اس مرکب کے کسی جزو (شر)
کو اس کی اصلی صورت میں الگ کر کے پست تر کر دیتی ہے تو یہی اصلیّت
حق پر مبنی ہوتی ہے۔ اس وقت شر بھی حقیقت میں خیر کا پیش خیمہ یا ذریعہ بن
جاتا ہے کیونکہ حکمتِ الٰہی کا تقاضا ہے کہ وہ ہر مرض کو صحت عطا کرے اور
ہر صحت کے مرض کو ظاہر کر کے اچھی یا بری "تقدیر" کے من جانب اللہ
ہونے کی حقیقت بندے کی عقل پر ظاہر کرے۔

اب کوئی انسان یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ کوئی بھی برا عمل ارادتِ الٰہی کے
بغیر ہوا ہے؟ اس مقام پر شر کے مادے کو ابھارنے والی ہر شیطانی تحریک کے
پس منظر میں ارادتِ الٰہی کارفرما نظر آتی ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم جب ہی کہلا سکتا ہے اگر وہ خیر اور شر
دونوں کی حقیقت یکجا کر کے ان کی اس وحدت کو ظاہر بھی کرے اور محجوب و

مستور بھی رکھے تو وہ کفر کرے گا کیوں کہ حکیم القدیر سے مناجات کے ذریعے صرف "خیر" طلب کی جاتی ہے، پس جب مناجات کے ذریعے دعا مقبول ہوتی ہے تو انسان اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ حق کو حکیم القدیر کہا کرتا ہے لیکن رضائے الٰہی کا طالب اس سے اپنی مرضی سے کچھ نہیں مانگا کرتا، وہ راضی برضا ہوتا ہے، اپنا سب کچھ مشیتِ الٰہی پہ چھوڑ دیتا ہے اس کا اپنے مالک کے ساتھ جو کہ "کُل" ہے، "جزو" کا تعلق ہوتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ طالب رضائے الٰہی کی اپنی رضا کب ظاہر ہوگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ذاتِ حکیم القدیر جب اس کی مشیت کو منظور ہوتا ہے ایک موقع پر جا کر اپنے طالب سے یہ کہتی ہے کہ اب تک تو میری رضا پہ راضی رہا اب بتا تیری رضا کیا ہے؟ تاکہ میں اسے اپنی مشیت میں داخل کر کے پورا کروں اور یہ

مقام

فقر کا منصبِ اعلیٰ

کہلاتا ہے

جو فقیر اس بلند مقام کا حامل ہوا، جیسے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں پہنچ کر اگر اس کی زبان پر سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی کے کلمات جاری ہو جاتے ہیں تو یہ فقر کا ایک حال ہے، جسے نہ قال میں لایا جا سکتا ہے اور نہ صاحبِ قال کے فہم و ادراک میں سما سکتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں فقیر کی رضا اللہ کی رضا، اس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ اور اس کی زبان اللہ کی زبان بن جاتی ہے۔ اتنے بلند مقام کے حامل فقیر کا دل کیسے اس بات پہ راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اب بھی اپنے مقام

پیدائش زمین جیسے پست مقام پہ نظر پڑ جائے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا کفرانِ نعمت کیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا تو انہیں فرمایا کہ:

"اگر تو خیر میں آگے بڑھے گا تو مقام اعلیٰ تک پہنچے گا اور اگر شر میں آگے بڑھے گا تو پستی تیرا مقام ہوگا۔"

پس فقیر انتہائی بلند مقام پہ پہنچ کر پست مقام کو کیسے قبول کرے گا جہاں کہ شر کا غلبہ ہے اور یہ شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ انسان کو اتنے ارفع مقام تک پہنچا دیتا ہے۔

جب تک انسان "عام انسان" کی صورت میں زندگی بسر کرتا ہے، اپنی حقیقت کو سمجھنے پہ ہرگز قادر نہیں ہوتا اور جب تک وہ اپنے اندر مستور حقیقت کو نہیں سمجھتا، کامل عارف نہیں کہلا سکتا اور عرفان جبھی کامل ہوتا ہے، جب اس پر خیر و شر کا فرق بالکل عیاں ہو جائے۔ اسی مقام اعلیٰ تک رسائی سالک کا اصل مدّعا ہوتا ہے۔

خیر و شر میں فرق تو عام آدمی بھی کر سکتا ہے، مگر یہ ضروری نہیں کہ اس کا یہ تجزیہ درست ہی ہو۔ ممکن ہے کہ وہ جسے خیر سمجھ رہا ہے حقیقتاً شر ہو اور جسے شر سمجھ رہا ہے وہ عین خیر ہو۔ اور یہ چیز حکمتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کے عین مطابق ہے کہ خیر و شر میں کچھ نہ کچھ تمیز تو ہر کسی کو ہو مگر اس کی کُلی حقیقت ہر کسی پہ عیاں نہ ہو بلکہ پردۂ اخفا میں رہے۔ جب انسان روحانی مدارج طے کرتا جاتا ہے تو خیر و شر کا فرق نکھر کر اس کے سامنے آجاتا ہے، یہاں تک کہ یہ فرق اس پہ

کلیتاً عیاں ہوجاتا ہے ۔

اس مقام پہ پہنچ کر رضائے الٰہی کے تحت جاری خیر و شر کے مابین "جزوی فرق" کا عمل ختم ہوجاتا ہے اور وہ انسان جو خیر و شر کے فرق سے پورے طور پر آگاہ ہو چکا ہوتا ہے

خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ،

کے اس منصب پر فائز ہوجاتا ہے ، جو انسان کو تخلیق کے وقت ودیعت کیا گیا تھا ۔ روحانی مدارج میں اس مقام کو "مقامِ اعلیٰ" کہتے ہیں ۔ اور اعلیٰ سے مقامِ عظمت الکبریٰ ظاہر ہوا کرتا ہے یعنی ذاتِ حق اپنے جزو (فقیرِ کامل) سے یوں منظوم ہوجاتی ہے کہ اسے خود سے جدا نہیں کرتی ، اب وہ "نائب" اپنے قول اور فعل دونوں میں اپنے اصل کا مظہر بن جاتا ہے ، اسے اصطلاح میں "کثرت میں وحدت" کا مشاہدہ کہتے ہیں ۔ یعنی انسان میں خدائی صفات کی جلوہ گری ،

جیسے کہ حدیث شریف میں ہے :

من رانی فقد رأ الحق

(جس نے مجھے دیکھا ، اس نے گویا حق تعالےٰ کو دیکھا)

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

٣٧٩٣

اے ہم نشیں ! بے قدری پہ ملول مت ہو ! پرواہ مت کر ! اللہ کی قسم ! زندگی کی کتاب میں بے قدری سے عین اگلا باب قدر کا شروع ہوتا ہے ۔

بے قدری کے بعد قدر کا نزول ایک ابدی اصول ہے۔ بے قدری کی وسعت اور شدت صاحبِ قدر کی عظمت اور بلندی کی آئینہ دار ہے
جو جتنا بے قدر ہوا، اتنا ہی صاحبِ قدر بنا۔

نبوّت و رسالت کی پوری تاریخ قدر اور بے قدری ہی سے عبارت ہے
ہر پیغمبر کی عظمت و عزیمت کا مقام اسی بے قدری سے متعین ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا مصر کے بازار میں بکنا بے قدری کی ایک عجیب مثال ہے اسی بے قدری کے زینے سے آپؑ مقامِ نبوت تک پہنچے، اور یہیں سے تاجِ شاہی کے وارث بنے۔

آتشِ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سر پر "خلیل اللہ" کا تاج پہنایا۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام کے ریوڑ کی گلہ بانی سے "کلیم اللہ" کے منصبِ جلیل تک رسائی پائی۔

مکہ کی گلیاں اور دیواریں، شعبِ ابی طالب کے پتھر اور چٹانیں، وادیٔ طائف کے سنگریزے، غارِ ثور کی تاریکی اور تنہائی اگر بے قدری کی معراج تھی، تو یہی بے قدری اس قدر کا دیباچہ تھی جس نے آپؐ کو "صاحبِ معراج" اور "انبیاء کا امام" بنایا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۴

محبوب کی غیرت یہ کب گوارا کرتی ہے کہ اس کا محب اس کے سوا کسی اور طرف متوجہ ہو یا کوئی اور اس کے محبّ کی طرف متوجہ ہو ——— اور یہ اس

مضمون پہ ختم الکلام ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۹۵

طریقت کی منزل کا یہ موڑ اہم موڑ ہے۔
کوئی صاحبِ علم وفضل اَللّٰہُ رَقِیْبٌ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رَقِیْبٌ
کی تشریح فرما کر احسان فرمائیے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۹۶

شِکوہ تسلیم کی ضد ہے لیکن معبودیت کی غیرت کو جوش میں لانے کے لیے
عبدیّت کے پاس شکوہ کے سوا اور کوئی سبیل نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۹۷

ملّی شکوہ کو قائدِ ملّت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی حمایت حاصل ہوتی ہے، کبھی
مردود نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۷۹۸

اہلِ وفا کا شکوہ گستاخی پہ نہیں، ناز پہ مبنی ہوتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۷۹۹

دِل :

محبت کا ایک ساز ہے، ہجر مضراب ہے، درد راگ ہے
تڑپ آواز ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۰

اَدب :

عشق کی شان، طلب کی جان، فقر کا ایمان اور کلید قرآن ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۱

خوفِ الٰہی :

استقامت کی جان، عمل کا سلطان، معصیت کا حصار اور قرآن کی پکار ہے

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۲

جس دل میں خوفِ الٰہی نہیں۔پتھر ہے، ظالم ہے۔پتھر سے پانی، اور ظالم سے رحم کی امید دانش نہیں، حماقت ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۸۰۳

حُسن:

جب مائل بہ کرم ہوتا ہے، نہ بے وفا دیکھتا ہے نہ باوفا، نہ گورا نہ سیاہ، نہ شاہ نہ گدا، نہ عاصی، نہ پارسا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۸۰۴

نگاہِ کرم:

حبشی کو بلالؓ، چرواہے کو اویسؒ، نمانی کو سعدیہؓ اور جابر کو فاروقِ اعظمؓ بنا دیتی ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا الرازقین

۳۸۰۵

ادب فقر کی دستار اور عجز کی تلوار ہے۔ الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۶

غریب :

انسانیت کا نمونہ ، شرافت کا دیوانہ ، ادب کا پروانہ ، اخلاق کا پیمانہ ، دین کا مستانہ اور دردِ دل کا آستانہ ہوتا ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۰۷

مفلس :

وہ ہے جس کے پاس دین نہیں ، جس کی اولاد صالح نہیں ، جسے خوفِ الٰہی نہیں

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۰۸

شوق :

جب تک اپنی مراد کو نہیں پہنچتا ، جد و جہد جاری رکھتا ہے حتیٰ کہ اللہ کی رضا شوق کی جد و جہد پہ راضی ہو کر منزلِ مقصود تک پہنچا دیتی ہے ۔

زندگی کی ہر داستان شوق ہی کی داستان ہوتی ہے ، شوق اعلیٰ درجے کی عنایت ہے ۔ شائقین مطمئن ہوتے ہیں ۔ شوق ان کو ان تک پہنچا دے گا اور ضرور پہنچا دے گا ۔ ہر شے ہو سکتی ہے ، شوق کبھی ناکام نہیں ہوتا ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بندے کو بندے کے ذوق کے مطابق شوق بخشا کرتے ہیں

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۹

خاک فنا ہے، شوق کو بقا ہے۔ شوق کے شرارے زیرِ خاک بھی خاک نہیں ہوتے، ہمیشہ انگاروں کی طرح دہکتے اور عنبر کی طرح مہکتے رہتے ہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۰

الصّمت (خاموشی)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کا خاموش رہنا (اور اس خاموشی پہ ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا، عبادت میں سب سے پہلی چیز خاموشی اختیار کرنا ہے۔ خاموشی میں کئی حکمتیں ہیں۔ لیکن خاموشی اختیار کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ نیز فرمایا عبادت دس حصوں میں تقسیم ہے (جس میں سے) نو حصے تو صرف خاموشی ہی میں ہیں اور دسواں حصہ ہاتھ سے حلال روزی کمانا ہے۔

الصّمت التّام (مکمل خاموش رہنا):

الصّمت التّام کے تین مدارج ہیں۔

اوّل : چُپ رہنا

کسی سے بھی اور کسی بھی قسم کی کوئی کلام مطلق نہ کرنا ۔ یہ ادنیٰ درجے کا مقام ہے بدوں عنایتِ الٰہی کسی کو بھی اس پہ قدرت حاصل نہیں ۔ کوئی آدمی اپنے آپ کبھی خاموش نہیں رہ سکتا اگرچہ لاکھ جتن کرے ۔

دوم : جسم الوجود کے تمام اعضاء کا خاموش رہنا ۔ جسم کے کسی بھی عضو کا کسی بھی گناہ کا کبھی مرتکب نہ ہونا یا دوسرے لفظوں میں ہر ہر عضو کا ماموراتِ کا پابند اور منہیات سے کلیتًا کنارہ کش رہنا ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ۔ کوئی بندہ اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی نیکی نہیں کر سکتا اور نہ کسی بُرائی سے بچ سکتا ہے ۔

بندے کا نیکی کرنا اور بُرائی سے باز رہنا توفیقِ الٰہی پہ موقوف ہے ۔ جب تک کسی خاموش کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا ، یا دوسرے لفظوں میں ، عنایت نہیں ہوتا زبان کی خاموشی کا کیف طاری نہیں ہوتا ۔

سوم : جسم الوجود کے اندر دل کا خاموش رہنا ، خاموشی کی اصل اور بلوغ الی المرام ہے اور ساری دنیا میں گشت کرو ، شاید کسی کو کوئی ایسا خاموش ہی جس کا دل ، خاموش ہو ، ملے ۔

دل ایک گزرگاہ ہے ۔ ہر وقت ، ہر حال میں قبض ہو یا بسط ، کسی نہ کسی خیال میں مشغول رہتا ہے ۔ جسم الوجود میں قلب ایک عضوِ رئیس اور بدن کی زندگی کا مدار ہے جسم الوجود کے اندر ایک اور قلب ہوتا ہے جو لطیف ہوتا ہے ، وہی ربِّ رحمٰن کا عرش گردانا جاتا ہے ۔ ذکرِ الٰہی کے نور کے جملہ لطائف کو جسم الوجود تک پہنچاتا ہے ۔

قلبِ کثیف کا کام رگ و ریشے میں خون پہنچانا اور قلبِ لطیف کا کام لطائف فی الجسم الوجود تک نور پہنچانا ہے۔

قلبِ کثیف ——— موت کی زد میں

قلبِ لطیف ——— زندہ و جاوداں

کوئی صاحبِ علم وفضل اس کی تائید یا تردید فرما کر احسان فرمائے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۱۱

جب تک کسی کا دل خاموش نہیں ہوتا، واقف الاسرار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس دل کو اپنا کوئی راز منکشف فرمانے کے لیے مقبول فرما لیتے ہیں، اسے خاموش کر دیتے ہیں۔ پھر اس دل میں کوئی خیال کبھی نہیں آتا۔

دل کا خاموش ہونا نہ ہے میرے بس کی بات نہیں، عنایت و شفاعت پہ موقوف ہے

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۱۲

جب تک کوئی،

۱۔ اَللّٰہُ مَعِیْ

۲۔ فَاللّٰہُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی

کا عارف نہیں ہوتا، بے خوف نہیں ہوتا، مطمئن نہیں ہوتا۔

اَللّٰهُ مَعِی ، فَاللّٰهُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی

بے خوفی کا وہ لبادہ ہے جو کبھی چاک نہیں ہوتا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۳

یقین پیدا کر :

اَللّٰهُ مَعِی — اللہ میرے ساتھ ہے

فَاللّٰهُ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی — بے شک وہ ہر اعلیٰ سے اعلیٰ ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ — اللہ بہت بڑا ہے ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ — اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے

اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا — اللہ اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ قوت والا زبردست غالب ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۴

اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ

اللہ تعالیٰ اُس سے جس سے کہ میں ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں، کہیں زیادہ زبردست طاقت ور اور غالب ہے ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ — پناہ لیتا ہوں میں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی

السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى	تھام کر رکھنے والا آسمان کو زمین پر
الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ	گرنے سے مگر اس کے حکم سے
شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ	فلاں (یہاں نام لو) بندے کے
وَّ جُنُوْدِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ	شر سے اور اس کے خدام اور اس
وَ اَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ	کے حامیوں سے جن ہوں یا انسان
وَ الْاِنْسِ - اَللّٰهُمَّ كُنْ	اے اللہ بن جا تو میرے لیے پناہ
لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ	دہندہ ان کے شر سے، بلند تر
جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَ عَزَّ	ہے تیری تعریف اور غالب ہے
جَارُكَ وَ لَا اِلٰهَ	تیری پناہ لینے والا اور کوئی معبود
غَيْرُكَ -	نہیں ہے تیرے سوا۔

یہ کہہ کر اگر کسی پہاڑ سے بھی ٹکراتا، پاش پاش کر دیتا۔ اِستراحت نے تجھے کہیں کا نہ چھوڑا، شیر کے بچے کو بھیڑ بنا ڈالا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۵

جب تک کوئی ہر خوف سے بے خوف نہیں ہوتا، زندگی کے میدان میں کامیاب نہیں ہوتا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۶

ماہنامہ کہکشاں ڈائجسٹ کا مدیرِ اعلیٰ میاں محمد اسحٰق ساگر اعوان حد درجہ کا عقیدتمند اور" دار الاحسان"، کی جملہ تصنیفات سے عمدہ ترین انتخابات فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کی سعادت سے مشرّف ہے۔

عقیدت کی محبّت میں سرشار ہو کر اس عاجز و مسکین کو لُغت کے تمام القابات سے ملقب کر دیتا ہے، جن میں سے کسی ایک پہ بھی یہ عاجز و مسکین پورا نہیں اترتا۔

جب اللہ مجھ سے پوچھے گا: بتلا! تو ایسا تھا جیسا کہ کہکشاں ڈائجسٹ میں لکھا جاتا تھا، تو کیا جواب دوں گا!

پیارے ساگر! بُرا نہ منانا! میں اپنی بریّت کے لیے آپ کی خدمت میں ایک گزارش کرتا ہوں، زیادہ سے زیادہ الداعی الی الخیر پہ اکتفا کیا کرو۔

نفسِ مضمون میں کوئی کمی نہیں، القابات اہلِ خرد کے نزدیک کیا مقام رکھتے ہیں؟ ہمارے نفوس کینہ و کدورت سے گلیتًا پاک نہیں اور کسی بھی القاب و خطاب کے مستحق نہیں۔

میں سچّے دل سے اپنے تئیں یوں لکھا کرتا ہوں:

اَنا عبدٌ مُذنِبٌ ذَلِیلٌ وَ اَنتَ رَبِّیْ ذُو الجَلَالِ وَالاِکْرَامِ فَاعفُ عَنِّیْ فَاِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیمٌ یا عَظِیمَ العَفْوِ یا نِعْمَ النَّصِیرِ اٰمین

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۸۱۷

اپنے کام کی طرف متوجہ ہو، اگرچہ سڑک پہ روڑی کوٹنا ہو، کامیاب ہوگے۔
ماشاءاللہ!

اس طرح متوجہ ہو، جیسے کہ موجد اپنی ایجاد کی تکمیل میں ہمہ تن و من محو ہوتا ہے۔ کسی اور طرف کوئی دھیان نہیں دیتا۔ کھانے کی طرف بھی نہیں۔ موجد کا کھانا ایجاد ہی کی دُھن میں ہوتا ہے۔ کوئی لذّت محسوس نہیں کرتا۔ کھانے اور سونے کے دوران ایجاد ہی کا خیال طاری رہتا ہے۔ یا جیسے کوئی ذاکر مذکور میں محو ہو کر ماسوا سے بے خبر و بے گانہ ہو جاتا ہے۔ یا جیسے وہ۔

وہ کون؟

ہمارا ایک دوست، جو گجرات سے سکھیکی آرہا تھا، گاڑی کے انجن کے ساتھ آواز ملا کر اللہ اللہ کرتا ماڑی انڈس پہنچ گیا۔ پوچھنے لگا۔ "سکھیکی آگیا؟" لوگ کہنے لگے۔ یہ تو ماڑی انڈس ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۱۸

شکر نعمت کی قدر ہے۔

کوئی کسی بھی نعمت پہ شکر نہیں کرتا۔ گویا قدر نہیں کرتا۔ عنایت کو اپنی کوشش سے منسوب کر کے ناشکرا ہو جاتا ہے۔

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

۳۸۱۹

اگرچہ بندوں کو کوشش کا حکم دیا گیا ہے، حقیقت میں کسی شے کا ہونا نہ ہونا اُسی بادشاہوں کے بادشاہ اُسی کے ہی قبضۂ قدرت میں مقبوض و محفوظ ہے۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۲۰

خرگوش جب کماد سے نکال لیا جاتا ہے، میدان میں بھگا کر شکاری کُتّے اس کے پیچھے چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ خرگوش کا بچنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟
کتّوں کا تعاقب اور خرگوش کی قلابازیاں دیکھنے کی چیز ہوتی ہے۔
ماشاء اللہ!
اسی طرح طریقت الاسلام کے ایک مایۂ ناز مقام کا مقام ہے۔
مبصّرین اصرار کرتے ہیں ذرا ڈھیل دو۔ بازی دلکش ہے، دیکھنے دو۔
ورنہ اب تک کبھی کا دبوچ لیا ہوتا۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۲۱

عہد کا پابند ہو۔ کامیاب ان شاء اللہ
ایک عہد ایک جھنڈا ہے۔ جب تک عہد قائم رہتا ہے، جھنڈا جھولتا رہتا ہے۔

بندہ جب اپنے عہد سے پھر جاتا ہے، جھنڈا گر جاتا ہے۔ گویا عہد جھنڈا اور ایفا ستون ہے۔

جھنڈا ستون پہ جھولتا ہے، جب ستون ہی نہیں جھنڈا کیسا؟

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرازقین

۳۸۲۲

عہدِ قدیم قَالُوْا بَلٰی اور عہدِ جدید۔ یہ عہد اس پہ ڈٹ اور موت و حیات کے فتنات کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مدِّ مقابل سے سرِ میدان جا ٹکرا۔

یہ میدان تقریر و تحریر کا نہیں، عزم الامور کا اکھاڑا ہے۔ نہ نام و نمود کا نہ ہست و بود کا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرازقین

۳۸۲۳

دُنیا ایک دلفریب نظّارہ ہے۔
یہ نظّارہ گناہوں کو جنم دیتا ہے۔
گناہوں سے دُکھ پیدا ہوتے ہیں
دکھوں سے نجات توبہ اور صرف توبہ پہ موقوف ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرا لرازقین

۳۸۲۴

جہاں کرم ہے وہاں انتہا نہیں
جہاں وفا ہے وہاں عقل نہیں
جہاں عقل ہے وہاں عشق نہیں
جہاں عشق ہے وہاں دستور نہیں
جہاں دستور ہے وہاں اندھیر نہیں
جہاں اندھیر ہے وہاں جمہور نہیں
جہاں جمہور ہے وہاں ملوکیت نہیں
جہاں ملوکیت ہے وہاں دین نہیں
جہاں دین نہیں وہاں گویا کچھ بھی نہیں۔

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۲۵

حُسینؓ گھوڑے کی زین پر وفا کا غازی

حُسینؓ تلواروں کے سائے تلے عشق کا نمازی

حُسینؓ نیزے کی نوک پر قرآن کا قاری

حُسینؓ کا روندا ہوا لاشہ بھی رضا پر راضی

ماشاءاللہ!

حُسینؓ ابنِ حیدرؓ پہ لاکھوں سلام !

حُسینؓ دوشِ رسولؐ کی رحل پہ ناطقِ قرآں
حُسینؓ آغوشِ بتولؓ میں شہزادۂ کون و مکاں

حُسینؓ پشتِ رسولؐ پر شہسوارِ دو جہاں
حُسینؓ کی شہادت پر ساقیٔ کوثرؐ نازاں

ماشاء اللہ !

نواسۂ رسولؐ کا سرِ اقدس اور اسیرانِ اہلبیت کو جب یزید کے دربار میں پیش کیا گیا تو دامنِ اسلام پر ایسا سیاہ داغ لگا جو قیامت تک دھویا نہ جائے گا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۲۶

شہسوارِ کربلا کی شہسواری کو سلام
نیزے پر قرآن پڑھنے والے قاری کو سلام

حسین رضی اللہ عنہ

بشر تو کیا فرشتوں سے نہ ایسی بندگی ہو گی
حسینؓ ابنِ علیؓ آئیں گے دُنیا دیکھتی ہو گی
ہمارے خُون کے بدلے میں اُمّت بخشدے یاربّ
خُدا سے حشر میں یہ التجا شبّیرؓ کی ہو گی

۳۸۲۷

کرم فقر کی، فقر عشق کی، اور عشق حسن کی میراث ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۲۸

ا۔م کا مظہر لفظ عَ ہے اور ع کا مظہر عقل، علم، عمل، عشق

عقل نے علم کی تلاش کی، علم نے عمل کی تلاش کی، عمل نے دین کی تلاش کی
دین نے اذان کی تلاش کی، اذان نے کشش کی تلاش کی، کشش نے بیخودی کی
تلاش کی، بیخودی نے عشق کی تلاش کی، عشق نے حسن کی تلاش کی،
حسن نے بے نیازی کی تلاش کی رب بے نیازی نے حجاب کی تلاش کی

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۲۹

جب بے نیازی نے حجاب کی تلاش کی تو عشق نے بیتاب ہو کر سجدے
میں سر کٹا دیا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۸۳۰

جب بے نیازی نے وفا کی حد دیکھی تو فوراً حجاب اُٹھا دیا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۱

وحیدالعصر دل

جو دل بندہ نواز ہے مجید ہے، جو دِل مولا سے ہمکنار ہے وحید ہے۔ جو دِل خوفِ خدا سے بسمل ہے شہید ہے، جو دل دنیا سے بے نیاز ہے امیر ہے۔ جو دل قرآن کریم کی تعمیل میں بیقرار ہے بے نظیر ہے۔ جو دل ادب کا شاہکار ہے، کریم ہے۔ جو دل تلاشِ یار میں بے تاب ہے عظیم ہے۔ جو دلِ غمِ حسینؑ سے آباد ہے معصوم ہے۔ جو دل فراقِ یار میں بیدار ہے قیّوم ہے۔ جو دل ہر حال میں شاد ہے حکیم ہے۔ جو دل معصیت سے بیزار ہے سلیم ہے۔ جو دِل راہِ وفا میں سراپا انتظار ہے عزیز ہے۔ جو دِل حسن پہ نثار ہے ذی وقار ہے۔ جو دل اغیار سے نفور ہے، قابلِ اعتبار ہے۔ جو دل وفا و صفا کا طلب گار ہے کبیر ہے۔

جو دِل تصویرِ شیخ کا آئینہ دار ہے مُنیر ہے۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۲

حُسینؓ کا سَر قلم، جسم برہنہ لاشہ روندا ہُوا۔
حُسینؓ کے خیمے جلے ہوئے، لُٹے ہوئے، جانثار خون میں نہائے ہوئے
اہلبیت رسیوں میں جکڑے ہوئے۔
حُسینؓ کی داستان رنگین، پرُسوز، پرُ درد

اسی درد میں تڑپ ہے، جذب ہے، نشّہ ہے
اور یہی نشّہ دارُالاحسان کی جان ہے، آن ہے اور پہچان ہے
ماشاءاللہ!
اور یہ پہچان جاوداں رہے۔
یَا حَیُّ یا قیّوم! فتقبّل! اٰمین! اٰمین! اٰمین! اٰمین!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۳۳

"نَحنُ اَقرَبُ" معصیت کے پردوں میں مستور ہے، یہ پردے کون چاک کرے؟ عقل یا شوق؟
عقل تدبیر بتا کر خاموش ہو گئی
جب شوق نے عقل کو عاجز، تدبیر کو ناکام اور حیلہ کو ناتمام ہوتے دیکھا، نام و نمود کا پیراہن چاک کر ڈالا۔
ہر پہچان سے بے پہچان ہو کر ایک انگڑائی لی، جسم کو جھنجھوڑا۔ اسمِ اعظم

کا ذرہ بکتر پہن کر ہر خوف سے بے خوف اور ہر پرواہ سے لاپرواہ ہو کر، ہست و بود کی ہستی کو مٹا کر، اور ہستی کی جلی ہوئی راکھ کو ہوا میں اُڑا کر دیوانہ وار دھن میں اترا۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خيرا لرّازقين

۳۸۳۴

جان پدر!

کوئی کسی کو کیا بتائے اور کیسے بتائے کہ اس جسم الوجود کے خاکی عنصر میں شوق اپنا کیا مقام رکھتا ہے؟

شوق ایک بازی ہے جو جان سے کھیلی جاتی ہے۔

شوق ایک جنون ہے جو عقل پہ چھا جاتا ہے اور عقل کو کھا جاتا ہے

شوق ایک روگ ہے جو رواں رواں میں سما جاتا ہے۔

شوق ایک تپش ہے جو ماسوا کو جلا دیتا ہے۔

بزمِ کونین شوق ہی کی تپش سے سرگرم اور رواں دواں ہے۔

اگر شوق کو بزمِ کونین کی روحِ رواں اور جانِ جہاں کہیں تو بے جا نہیں

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خيرا لرّازقين

۳۸۳۵

زندگی کی جب بھی کسی منزل میں شوق جلوہ گر نہیں ہوتا، اور جب تک پوری آب و تاب سے جلوہ گر نہیں ہوتا بازیچہ اطفال ہوتی ہے۔

نہ دید کے قابل، نہ داد کے!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۶

شوق ایک گوہر کی تلاش میں ساحل پہ اُترا۔ سمندر نے دن بھر شوق کے عزم کا جائزہ لیا۔ جب دیکھا کہ اب یہ کبھی ٹلنے کا نہیں، عزم کی یوں داد دی "میرے ساحل سے یہ مایوس لوٹے، میرے لیے خشک ہو جانے کا مقام ہے" یہ کہہ کر اپنے دامن کو اچھال ڈالا اور جتنے بھی گوہر نایاب اس کے سینے میں مستور تھے، ساحل پہ اُگل ڈالے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۷

جوں جوں پردے چاک ہوتے جاتے ہیں،
"اُقربیت" کا اظہار ظہور پذیر ہونے لگتا ہے، فَاعْلَمْ ثُمَّ فَاعْلَمْ
"نَحْنُ اَقْرَبُ"
کے پردے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کا نُورِ پُر انوار مستُور ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب
فَاللہُ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۳۸

آیئے آیئے! ماشاء اللہ! اس بار تو بڑے میاں آنکھیں ہی تھکا دیں۔ سنایئے کیا حال ہے؟ یہ کیا لکھ رہے ہو؟ پڑھ کر فرمانے لگے:

"میری سالہا سال کی سیاحت میں مجھے کوئی ایسا جوان ابھی تک نہیں ملا جو کلیتاً غیریت سے پاک ہو، یعنی جس کے جسم الوجود میں دوئی کا وجود مطلق نہ ہو۔"

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۳۹

آپ کیا سیاحت کرتے ہیں؟

"میں جہاں بھی جاتا ہوں، صرف یہ دیکھتا ہوں کہ اس مقام پہ شیطان کس انداز میں، کیا کام کرتا ہے! اور ابھی تک کوئی ایسا مقام میں نے نہیں دیکھا، جہاں کسی نہ کسی روپ میں کوئی شیطان محوِ عمل نہ ہو!"

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۴۰

جب تک غیریت کے تمام پردے چاک نہیں ہوتے، یہ عقدہ کبھی حل ہو سکتا ہی نہیں۔

اللہ اپنی رحیمی کریمی کے صدقے اور اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کی پیاس کے صدقے تیرے اس جسم الوجود کو جو اس وقت غیریت کا مرکز بنا ہوا ہے، غیریت سے پاک کرے اور کلیتاً پاک کرے۔ آمین

یا حیّ یا قیوّم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

۱۴۳۸

چودہ۱۴ بہترین

فکر بہترین منزل اور ذکر بہترین کشتی ہے
سچائی بہترین عمل اور خودی بہترین کمال ہے
شرافت بہترین حفاظت اور سخاوت بہترین رحم ہے
تصوّر بہترین پرواز اور خاموشی بہترین راز ہے
حیا بہترین دین اور صبر بہترین دولت ہے۔
علم بہترین دوست اور عقل بہترین مشیر ہے۔

اور اگر نیک ہو تو،

بیوی بہترین رفیقہ اور اولاد بہترین سرمایہ ہے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

۳۸۴۲

دل میں جان ہوتی ہے ۔
جان میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا جلال ہوتا ہے
جلال میں روح ہوتی ہے ۔
روح میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال ہوتا ہے
جمال میں پرواز ہوتی ہے اور پرواز لامحدود ہے ۔
پرندے کے پروں کی قوت پہ موقوف ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیرالرّازقین

۳۸۴۳

کہیں بھی ہو ، اندر ہے
کوئی مشرب اس حقیقت کو کبھی جھٹلا نہیں سکتا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیرالرّازقین

۳۸۴۴

دل جب توحید کا پیمانہ بنا ،
جانِ جاناں کی محبّت کا پروانہ بنا ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیرالرّازقین

۳۸۴۵

مے کی مہک میکش کو مخمور رکھتی ہے، جیسے آہو کو مشک۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۴۶

مے کش مدہوش ہوتا ہے، بے ہوش نہیں۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۴۷

جس ہرن کی ناف میں کستوری ہوتی ہے، بےخود ہو کر کستوری کی تلاش میں اِدھر اُدھر بھاگا پھرتا ہے۔

حکمتِ الٰہیہ کے تحت یہ امر مخفی ہے کہ جس مہک نے اسے دیوانہ بنایا ہوا ہے، اس کے اپنے ہی اندر ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۴۸

اگر یہ راز مخفی نہ ہوتا، تو جد و جہد، جو جنگلی دنیا کی رونق ہے، مفقود ہو جاتی اور مرگ غفلت کا شکار ہو کر مزے کی نیند سوتا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۴۹

پیامِ شفا:

عہدِ الست کا امین بن

اسی ذوق و شوق اور جذب و مستی کے عالم میں سرشار ہو کر نگار خانہ دہر میں "قَالُوْا بَلٰی" کے اقرار کا عملی نمونہ پیش کر!

کامران —— مَا شَآءَ اللّٰہ!

زبان سے اقرار تو ہو چکا، دل سے تصدیق کر۔

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۵۰

لَآ اِلٰہ کی ضرب سے دل کے بت توڑ، ایک بھی باقی نہ رہے
اِلَّا اللّٰہ کی چوٹ سے کچر کچر کر دے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

۳۸۵۱

دل کی طوفان خیز لہروں کا منبع بُت ہیں، صفایا کر۔ بڑے میاں!

دل میں بھی بت ہوتے ہیں۔ بڑے، ایک نہیں، ہزاروں۔ مثلاً..

٭٭٭٭٭

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۵۲

تیرا اپنے معبود (اللہ) اور محبوب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی اور طرف راغب ہونا یا کسی چیز کا تجھے اپنی طرف راغب کرنا بت ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۵۳

اور دین عملی نمونہ سے پھیلا، تقریر و تحریر سے نہیں، عملی نمونہ تحریر و تقریر کا محتاج نہیں ہوتا۔

تبلیغ کے میدان میں جو کردار نمونہ ادا کرتا ہے، تقریر و تحریر نہیں تقریر و تحریر نمونہ کا بدل نہیں۔

نمونہ تحریر و تقریر کا نعم البدل ہے اور نمونہ کا کوئی منکر نہیں ہوتا۔

منکر کو نمونے نے نوازا، دلیل نے نہیں!

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۵۴

تو جب تک رذائل و خبائث سے پاک نہیں ہوتا، تیری تقریر و تحریر کیا رنگ لا سکتی ہے؟
حسد نے ہمیں مار مکایا اور غیبت و نمیمت نے ہمارے اعمال کو کھایا اور ہمیں اس زیاں کا کوئی احساس ہی نہیں،
افسوس صد افسوس

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۵

حرص کا قاتل بخل کا عدو ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۶

آنکھیں جب ندامت سے اشکبار ہوئیں، فیض بار ہوئیں۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۷

جب تیری آنکھیں اشکبار ہوں، یقین کر۔ تیرا اللہ تجھ پہ راضی ہے اور یہ آنسو اللہ کی محبت کے آنسو ہیں۔

اشکِ ندامت، رضا کی علامت

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۸

آج تک علم و حکمت اور عشق و رِقّت کی جتنی بھی باتیں بولی گئیں، ہوا ؤں میں محفوظ ہیں

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

مقبُول باتیں باقی ۔ نامقبُول محو ہو جاتی ہیں

کوئی کیا جانے، ہوائیں کیسے کیسے انمول خزانے اپنے دامن میں لیے پھرتی ہیں، ہوائیں امرِ ربّی کے تحت چلتی اور مجوزہ قلوب کو فیض پہنچاتی ہیں۔ قلب کے سوا ان سے آشنا کوئی اور آلہ نہیں ۔

جس بات کی قرآن و سنّت تصدیق نہیں کرتی، یا جو بات قرآن و سنّت کی تائید نہیں کرتی، سراب و فریب ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۵۹

"او گھمیاں! تئیں کِتھوں پی لئی اے؟"

"چوہدری جی! اسیں کِتھوں پینی سی، کئی سال گذرے، "چھپار" دے میلے وِچّہ بچی ہوئی اک گھُٹ کسے نے پلائی تھی، اوسے نوں خیال وِچہ لیا کے چڑھائی ہوئی ہے۔"

"اور نہیں نے او پنی"؟"

"چوہدری جی! کیا بتاؤں! گگی کے منہ کو سونگھ کر چڑھائی ہوئی ہے۔

اسی طرح ان سب نے"

ان میں ایک بھی شرابی نہیں۔ اگر پی ہوتی، گم ہوتے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۶۰

ذکر سے فکر، فکر سے مراقبہ، مراقبہ سے مشاہدہ، مشاہدہ سے فیض ہے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۶۱

چاند سے ستاروں نے، ستاروں سے نظاروں نے، نظاروں سے بہاروں نے اور بہاروں سے گلزاروں نے چمک پائی، دمک پائی چھک پائی اور مہک پائی۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۶۲

وہی چمک ، وہی دمک
وہی چھک ، وہی مہک

پھول سے نگس نے اور نگس سے شمع نے پائی

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۶۳

پھر پھول نے بلبل کو رونا، اور شمع نے پروانے کو جلنا سکھایا

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۶۴

عزم:

غازی بھی ہے شہید بھی، توبہ بھی ہے، توقیر بھی
توکل بھی ہے، تدبیر بھی، فقر بھی ہے اور قادر کے
کرم سے قدیر بھی۔

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۶۵

عزم توبہ کی بھٹی میں جل کر کوئلہ بنا، توکل کے کھرل میں صبر کے ڈنڈے
کی ضرب سے اکسیر اور توحید کی چھلنی میں چھن کر کیمیا۔ ماشاء اللہ!

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۶۶

- امیر کی استراحت مزدور کی بدولت ہے
- احترامِ آدمیت میں مزدور کا پہلا نمبر ہے
- دنیا میں اگر مزدور نہ ہوتا، بے کیف ہوتی
- اگر خاکروب نہ ہوتا، خاکروب کی قدر ہوتی
- مزدور کام تلاش کرتا ہے۔ کام چور، بہانہ
- تیری منڈی میں اگر پلے دار نہ ہوتا، ان بوریوں کو کون اٹھاتا، تم سے تو اپنی توند ہی نہیں اُٹھتی۔
- مزدور نے سب کچھ کیا، اس کے ساتھ سب کچھ ہوا، بیچارے کی ترقی نہ ہوئی، لوگوں کی قسمت بدلنے والے کی اپنی نہ بدلی جُوں کی توں رہی۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۷

مزدوری قابلِ فخر کسب ہے، لیکن کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ میں مزدور کا بیٹا ہوں! میرا باپ منڈی میں تین من کی بوری اُٹھاتا ہے۔ نہ معلوم ہم اپنے تئیں مزدور کا بیٹا کہنے سے کیوں کتراتے ہیں، حالانکہ کسی کا اپنے تئیں مزدور کا بیٹا کہلانا فخر کے قابل ہے، نہ کہ نفرت کے۔

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

۳۸۶۸

صبا نے صبح سویرے مزدور ہی کی پیشانی کو چوما ! ماشاء اللہ
نسیم نے مزدور ہی کے جسم الوجود کو تر و تازگی بخشی !

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۶۹

ایک صاحب بولے :
میں نے کبھی سورج طلوع ہوتے نہیں دیکھا
بڑے میاں ! اللہ نے تجھے دہلیز تک بھرا ہوا ہے، تمہیں صبح اٹھنے کی کیا ضرورت !

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۷۰

عید کے دن بھی مزدور کی عید نہیں ہوتی — حسبِ معمول مشغول رہتا ہی

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۷۱

مزدور کی تحسین کر، محنت کی داد دے، اور کسی بھی رنگ میں نفرت مت کر

الحمد للحي القيوم فالله خير الرازقين

۳۸۷۲

تازہ پیاز وٹامن اے، بی اور سی کا مجموعہ ہے۔ کسی اور شے میں یہ تینوں وٹامن یکجا نہیں پائے جاتے، اور پیاز مزدور کی مادری خوراک ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۷۳

دل گاجر کا اور جگر مولی کا پانی پیتا ہے اور آج ان دونوں کا موسم ہے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۸۷۴

ایک سوال کے جواب میں، کہ —
لعل و گہر سمندر کی تہہ میں کیوں؟

جواب:
لعل و گہر غرائب البحر، نایاب نوادرات اور سلطان البحر علیہ السلام کا محفوظ خزانہ ہیں۔
ہر جاندار چیز کو روشنی اور گرمی کی ضرورت ہے۔ لعل و گہر سمندر کی تہہ میں سورج کی مانند روشنی اور گرمی پہنچاتے ہیں۔ گویا بحری مخلوق کے حیاتین ہیں۔
بعض مہلک، بعض مفرّح۔ اگر ہزاروں میل طویل و عریض بحر کی

تہہ میں گوہر نہ ہوتے ، گارا ہی گارا ہوتا تو بحری بازاروں میں کیا رونق ہوتی ،

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابۡ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۸۷۵

عہدِ "الست" کا مست بن ، اسی ذوق و شوق اور جذب و مستی کے عالم میں نگار خانۂ دہر میں قالوا "بلیٰ" کے اقرار کا عملی نمونہ پیش کر۔ ایسا نمونہ جسے کوئی جھٹلا نہ سکے ۔ زبان سے اقرار تو ہو چکا ، قلب سے تصدیق کر۔

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیۡ لَآ اُشۡرِكُ بِهٖ شَیۡئًا ، ماشاءاللہ کامران

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۸۷۶

غیر اللہ :

وساوس ، خناس غیر اللہ ہیں !

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۸۷۷

نماز، تلاوۃ القرآن العظیم اور ذکرِ الٰہی کے دوران جو غیر خیال دل میں آئے غیر اللہ ہے۔

نماز، تلاوۃ القرآن العظیم اور ذکرِ الٰہی کے دوران تیرا دل کسی اور طرف مطلق متوجہ نہ ہو۔ اِدھر اُدھر کا کوئی خیال دل کے گرد مت پھٹکے۔ دل اقلیم قلبوت کا قصرِ صدارت، اور غیر ضروری، غیر محل اور واہیات اور فضولیات میں مشغول؛ یہ ہیں غیر اللہ، سب کے سب غیر اللہ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۸

ہم خاکی، خطا کے پتلے، تیرے عدل کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ تیرے فضل کے امیدوار ہیں۔ یَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ! آمین

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۷۹

دل کی پاسبانی، ذکر کی شرطِ اوّل ہے۔ علائق و اسباب سے منقطع ہو کر اپنے رب کا ذکر کر، جس طرح اس تاجر نے غیریت سے پاک ہو کر اپنے رب کو پکارا تھا۔ دِل مسحور ہے، غفلت کی نیند سوتا ہے، اور سویا مویا ایک برابر۔

رہزن کا شکار

دِل جب تک بیدار نہیں ہوتا، خیالات کا خاتمہ نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۰

ذکر سے نُور پیدا ہوتا ہے اور نُور سے جلال۔ جلال شیاطین کو جلا دیتا ہے۔
زُبان سے ذکر ہوا لیکن دِل اپنی قدیم روش پہ قائم، مکمّل غافل۔ اور یہ غیر خیالات شیطان کے تیر ہیں جو وہ تیرے دِل پہ پھینکتا ہے۔

تیرا دل خنّاس کا کھلونا ہے، اگر آزاد ہوتا، خنّاس کی ایسی تیسی، جو کسی نامعقول حرکت کی جُرأت کرتا۔ دل تیرا نہیں، خنّاس کے تابع ہے، جب تک یہ خنّاس کی قید سے آزاد نہیں ہوتا، کوئی بات کیسے بن سکتی ہے؟ ہم نے اپنے حال پہ کبھی غور نہیں کیا۔ یہ ہمارے ساتھ روز ہوتا ہے۔

اگر تُو نے اپنے دل کو، جو تیرے اقلیم قلبُوت کا بادشاہ ہے، اس رذیل و ذلیل و کمین خنّاس کی قید سے آزاد نہ کرایا، اور پھر اس پاجی کو اس کے تابع نہ بنایا تو تیری کوئی مردانگی نہیں، تُو نے اس میدان میں کوئی کرتب نہیں دکھلایا اپنے کسی بھی فن کا مظاہرہ نہیں کیا۔ کوئی قابلِ داد نمونہ پیش نہیں کیا، اسلاف کے کسی کارنامے کو تازہ نہیں کیا۔ گویا کچھ بھی نہیں کیا۔

اس حال میں!

اس میدان کی داستان دیو پری کی داستان سے زیادہ اہمیّت نہیں رکھتی
اس کا صرف ایک ہی علاج ہے۔

اس پاجی کو اندر سے باہر لا؛ کان سے پکڑ کر لا۔ پھر کسی ویرانے میں لیجا کر

اس کے گلے میں پھندا ڈال کر خوب گت بنا حتیٰ کہ روح کی اطاعت تسلیم کر لے۔

اس سے درگزر مت کر، نہ ہی اسے معاف کر، اسے ایک آخری موقع دے کہ باہر آ! اپنے آپ آ، اب اے او فلاں کے پٹھّے باہر آ، اور جلدی آ، ورنہ تجھے گلے سے پکڑ کر باہر نکالیں گے۔ اب یہ پیادے تجھے پکڑ کر باہر لانے کا تہیّہ کرکے تیرے پیچھے لگے ہیں! انہوں نے تجھے، اے میرے اندر کے ذلیل و زبون "بادشاہ"! کسی بھی روپ میں اندر رہنے نہیں دینا اور نہ ہی تیرا حکم، کوئی بھی حکم کبھی چلنے دینا ہے۔ تم کسی صورت میں اپنے تئیں چھپا نہیں سکتے۔ جن پردوں میں تم چھپے بیٹھے ہو ان پیادوں کے نزدیک یہ کیا اہمیت رکھتے ہیں؟

پہلے بھی یہ واقعہ کئی بار لکھا جا چکا ہے، یہاں اس کا لکھنا برمحل اور ضروری ہے:

"ریاست گوالیار کے ہمارے ایک رسالدار صاحب قمر علی شاہ فوج سے مستعفی ہو کر اللہ اللہ کرنے لگے۔ آپ کا دینی علم محدود تھا۔ سُبحَانَ اللهِ وَ الحَمدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکبَرُ پڑھنا شروع کر دیا، رفتہ رفتہ آبادی سے باہر جا کر ایک جنگل میں پڑھنے لگے آپ کے ذکر کے نور سے آتشیں گرز لیے چار نوری فرشتے حاضر ہوتے اور شیطان مردود کو گرزوں سے اس طرح دبدباتے کہ بالآخر شیطان ملعون نے اپنی ناکامی تسلیم کر لی، پھر جب وہ شکست کھا کر میدان سے بھاگنے لگا تو نوری فرشتوں نے اس کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا کر اسے نادم کر دیا

اور میدان سے بھاگنے نہ دیا۔ پھر وہ شرمندہ ہو کر ایک مدت، جہاں اسے ہمارے رسالدار صاحب نے ہرایا تھا، اپنے سر پہ خاک ڈالتا اور ناکامی پہ واویلا کرتا رہا۔

کہ ایک گمنام غیر معروف آدم زاد مجھ کو میدان میں ہرا کر بازی لے گیا، میں اپنی سپاہ کا سپہ سالار ہوں، اب کس مُنہ سے ان کے پاس جاؤں؟!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۸۸۱

خنّاس:

ہماری اس منزل کا مدِ مقابل ہے۔ ہم سب کو اپنی انگلی کے اشاروں پہ نچواتا ہے۔ جیسے چاہتا ہے کروآتا ہے، ہماری ایک بھی چلنے نہیں دیتا۔ دلفریب مناظر میں الجھا کر لٹّو بنا لیتا ہے۔ جب تک ہم اپنے میدان کے مدِمقابل سے کھلم کھلا دست و گریبان ہو کر اس کی تدابیر کو ناکام نہیں بناتے اور اس کے منصوبوں کو خاک میں نہیں ملاتے، کیا ہماری وہ اور کیا ہمارا وہ اور کیا ہماری شیخیّت اور کیا ہماری وہ۔ اگر تو نے اس سرکش نازی کو کتورا بنا کر اپنی بگھّی میں نہ جوتا تو تیری کوچوانی کوئی کوچوانی نہیں، اور یہ اس مضمون پہ ختم الکلام ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

۳۸۸۲

اور یہ دل اگر خناس کی قید سے آزاد ہو، تو ازل و ابد کا محرم، موردِ لطف و کرم، انوار و تجلیات کا مرکز، غیرت و جرأت کا پیکر، علم و حکمت کا سرچشمہ، عشق و رِقّت کا منبع، فقر و غنا کا خزینہ، اسرار و رموز کا شناسا حتیٰ کہ عرشِ کبریا کا مظہر۔ ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۳

زبان:

تن کی کنیز، من کی ترجمان، فتنات کی ناشرہ، ہر افسوس کی اصل، جمعیّت کو منتشر کرنے والی آندھی، خرمن کو جلانے والی بجلی، دلوں کو چیرنے والی چھری، یقین کو چھیننے والی حرافہ، قول سے مکر جانے والی بے وفا، ناموس کی پرواہ نہ کرنے والی بے حیا، خطابات سے دل کو لبھا کر گمراہ کرنے والی ساحرہ، واہیات و خرافات کی ناطق، کوفت کی ذمہ دار، آزار کی تلوار اور آزاد۔

الامان و الامان! اسے قید کر۔ دِل جو تن کا بادشاہ ہے، خنّاس کا قیدی اور یہ کنیز بدتمیز آزاد! اللہ اللہ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۴

اور یہی زبان اگر راست باز ہو تو ،

دل نواز ، ترجمانِ سوز و گداز ، گوہر فشاں ، عظمت نشان ، شرفِ انسان ،

امینِ امان ، سیفِ یزداں ، باطل پہ گراں ، تقویتِ ایقان ، ذکر میں رواں ،

اللہ کی برہان ، ناطقِ قرآن ، بوسہ گاہِ قدسیاں ، حتیٰ کہ شرحِ کن فکاں !

ماشاء اللہ ؛

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۵

ہزارہا صفحات پہ مشتمل ایک تذکرہ کا نچوڑ ۔

اپنی نسبت کی ناموس اور منصب کی جلالت کا احترام کر ، اکرام کر !

کامران ، ماشاء اللہ ،

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۶

جھوٹے کی قسم جھوٹی ہوتی ہے ۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

پ

۳۸۸۷

اللہ نے تو جسم الوجود کے اندر اپنا مقام بتا دیا ، دیکھنے والوں کو دکھلا بھی دیا ،

لیکن قاضی صاحب نے ابھی تک تصدیق نہیں کی ؎

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۸

اسی طرح اللہ نے تو انہیں بخش دیا

لیکن قاضی صاحب نے انہیں بھی ابھی تک نہیں بخشا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۸۹

مان نہ مان !

وہ تیرے ساتھ ہیں، اور تیری کوئی بھی چیز اُن سے اوجھل نہیں

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۰

صدقاتِ ذاتِ قدس الٰہیہ :

اللہ اپنی ذاتِ قدس کا صدقہ ہر وقت اپنی مخلوق پہ فرماتا رہتا ہے۔ اللہ کا بہترین صدقہ اپنے کسی بندے کو اپنے ذکر کی عنایت ہے۔

اللہ نے بندوں کو صدقات کی تاکید فرمائی۔

بندوں کا بہترین صدقہ بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔

اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے کو محبوب رکھتا ہے، کبھی ردّ نہیں فرماتا۔

اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے گنہگاروں کے گناہ بخش دیتا ہے، مکروہین کے کرب اور مغمومین کے غم زائل فرما دیتا ہے، مبتلائے ابتلا کو نجات بخش دیتا ہے، اجساد و قلوب کو شفا بخش دیتا ہے، دائمی شفا۔

—————— حاجت روائی اور مشکل کشائی فرما کر اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے کی ناموس کا اکرام کرتا ہے۔ ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۱

غیبت :

الف نے ب کی غیبت کی۔ ب کے گناہ دُھل گئے۔ نہیں بس نہیں، ب کے

گناہ اپنے نامۂ اعمال میں سمیٹ لیئے، گویا الف نے ب پہ احسان فرمایا۔
باقیات الصّالحات کے مقام کا احسان : ماشاء اللہ

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۸۹۲

ب کا حق ہے الف کو دعا دے، شکریہ ادا کرے، اپنے جن گناہوں کو وہ کسی بھی طرح دھونے پہ قادر نہ تھا، بیٹھے بٹھائے مُفت میں دھل گئے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۸۹۳

ذِلّت گناہوں کا کفّارہ اور شہرتِ میزان میں خسارہ ہے

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۸۹۴

ذِلّت پہ ملول مت ہو، خندہ پیشانی سے استقبال کر، بے شک ہر ذِلّت بیشمار گناہوں کا کفارہ ہے اور شہرت کا حساب کتاب ہو گا، بڑا اور کڑا۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرّازقين

۳۸۹۵

ذِلّت کی آغوش میں رحمت اور شہرت کے دوش پر

زحمت ہوتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۶

حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے چالیس دن رات کلام فرمائی، سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام اس سرور میں مدہوش ہوکر یہ سمجھے کہ وہ دنیا میں نہیں، جنّت میں ہیں اور اسی جذب کے تحت "رَبِّ اَرِنِیْ" کہا۔ فرمایا۔ "لَنْ تَرٰنِیْ" (میرے کلیمؑ! ان آنکھوں سے) آپ مجھ کو نہیں دیکھ سکتے" نبوت کی فرمائش کے اکرام میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نور کی تجلّی سوئی کے ناکے سے ستر ہزار اجمالی پردوں سے گزار کر فرمائی۔ طور عظمت وکبریائی کے نور کی تاب نہ لاتے ہوئے جل گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ تین ٹکڑے اُحد، ورقان اور رضویٰ مدینہ منورہ میں جاگرے۔ باقی، تین ثور، ثبیر اور حرا مکّہ مکرّمہ میں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوکر گر پڑے۔

حضرت شاہ شرف الدین بوعلی قلندرؒ پانی پتی جذب ومستی کے عالم میں فرماتے:

"ایسی سو تجلّی روز میرے دل پہ وارد ہوتی ہے اور مجھے محسوس تک نہیں ہوتی"

وہ طلب تھی

یہ رضا،

وہ اجمالی پردوں سے گزر کر وارد ہوئی، اور یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی

ردائے نبوت سے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۷

احدیّت وصمدیّت جلال، اور مجدیّت واحسنیت جمال ہے۔
جلال کے ساتھ جمال ہوتا ہے اور جمال اکرام ہے۔ غارِ حرا طور ہی کا ایک ٹکڑا ہے، اسی طرح غارِ ثور نور کی تجلّی اپنے دامن میں ایک تذکرہ لے کر آتی ہے، اور وہ رہتی دنیا تک زندہ اور قائم رہتا ہے، کسی بھی دور میں کبھی ختم نہیں ہوتا۔ نُور کی تجلّی جہاں بھی پڑ جاتی ہے، ابد الآباد کر جاتی ہے، خاک کو اکسیر بنا کر ممتاز کر جاتی ہے۔

آپ نے دیکھا نہیں
ایک دہلی میں جا کر نظامی بنا
ایک کلیر میں حق پہ فدا ہو گیا، نار میں نُور جلوہ نما ہو گیا
ایک کی کھال ملتان میں کھینچی گئی
ایک آرے سے چِر کر جدا ہو گیا

طُور پہ جلال جلوہ افروز ہوا اور زمین پہ جمال، تجلّیات کی آغوش میں، جلالی ہوں یا جمالی، سراسر حکمات وبرکات ہوتی ہیں۔
طُور جل کر کوئلہ نہیں، کاجل بنا،
ٹکڑے ضائع نہیں ہوئے، مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ کی زینت بنے، غارِ حرا

اور غارِ ثور ، طور ہی کے دو ٹکڑے ہیں "

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۸

مقالاتِ حکمت میں حسن و عشق کا تذکرہ جاری ہے۔
حسُن سے مُراد ارادتِ ازلی کا وہ نورُ ہے ، جو کائنات کی ہر شے کے رگ و ریشہ میں رچا بسا اور سمایا ہوا ہے ۔ ماشاء اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۹۹

" محبت کی دنیا بنانے سے پہلے جہانوں کے مالک تو رُویا تو ہوگا "

حسُن یزدان کا رُوپ
عِشق حسُن کا ثبوت

حسُن بے نیازی کی تصویر
عِشق اس تصویر کی تنویر

وفا اس تنویر کی شمشیر اور فقر اس شمشیر کی توقیر ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۰

شمشیرِ وفا:

جب بھی میدان میں آئی، میان سے نکلی اور چمکی، عرش و
فرش تھرّا اُٹھے،
لوح و قلم بکھر گئے۔
فرشتے الامان الامان پکار اُٹھے
بے نیازی نے حجاب اُٹھا دیے۔
شوقِ ہست و بود سے بے نیاز ہو کر بحرِ محبّت کی مست لہروں میں کود پڑا
فقر کی یہ شمشیرِ توقیر جب اجمیر کی پہاڑی پہ چمکی تو ہزاروں گردنیں وفا
کی سلامی کے لیے غلامانہ انداز سے جُھک گئیں۔
اور اجمیر کو ہمیشہ کے لیے **چشت نگر** بنا گئی،
یہی شمشیر جب **کلیر** کے جنگل میں برق بن کر کوندی تو فقر کا ایسا
جھنڈا نصب کیا جو قیامت تک سرنگوں نہ ہو گا۔ ما شاء اللہ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۱

خلوت:

طریقت الاسلام میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ چنانچہ حبیب اللہ تبارک و تعالیٰ
نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام سے ہمکلامی کا قصد فرمایا، طُور پہ اندھیرا

کر دیا ، شیطان اور فرشتوں کو دور ہٹا دیا ، تاکہ سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام اور ربّ ذُو الجلالِ والاکرام کے مابین راز و نیاز کی کوئی بھی بات کوئی اور نہ سُن سکے ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۲

فضل و کرم کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ فضل کرم ہے ، اور کرم عین فضل ۔
ماشاء اللہ !
اللہ سے فضل مانگ اور کرم ۔ فضل و کرم مانگ کر گویا ہر شئے مانگ لی
یَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ یَآ اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۳

جب ذُو الفضل العظیم اپنے کسی بندے پر اپنا فضل فرماتے ہیں ، تو بندہ کی زبان اظہارِ تشکّر کے طور پر اکرم الاکرمین کی صفت میں رطب اللسان ہو جاتی ہے ۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۴

حال کے معنی وہ کیفیت جو قلب اور نفس دونوں پر بیک وقت ظاہر ہو ۔
قدرتِ ربّانی کے سوا کوئی تدبیر ، کسی حال کو بدلنے پہ قادر نہیں ہوتی ۔

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین واللہ ذُو الفضل العظیم ط

۳۹۰۵

سیّارگان

خود سر نہیں محکوم ہیں، ارادتِ ازلی کے تحت محوِ عمل ہیں۔
ارادتِ ازلی عین حکمت ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۶

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی وفا کی داستان کا دلربا عنوان اذان ہے

اذان:

وقت کی میزان، محبّت کا اعلان، حُسن کا فرمان، عشق کی پہچان، دین کی کمان، مساوات کی سلطان، اتّحاد کی جان اور نماز کی شان ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۷

تلخیص:

منازلِ جذب و سلوک

ذکرِ دوام پہ استقامت سے فکر پیدا ہوتا ہے۔ جو فکر میں محو ہوا منہمک ہوا جیسے کوئی موجد کسی ایجاد میں۔ اصطلاح میں اسے مراقبہ کہتے ہیں۔

مراقبات جذب و سلوک کی منازل کی حکیمانہ اسناد کے مُترادف ہوتے ہیں ـــــــ مراقبات بہت ہیں

یہ مراقبہ جملہ مراقبات کی اصل اور بلوغ الی المرام ہے۔

مراقبۂ معیّت :

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

اَللّٰهُ حَاضِرِىْ　　اَللّٰهُ نَاظِرِىْ　　اَللّٰهُ مَعِىْ

اللہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور بادشاہ کے حضور میں غلام کا بولنا گُستاخی۔

تدبیر نفاق اور ہستی عین شرک ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۹۰۸

رُوح :

امرِ ربّی ہے۔

اللہ ربّ العالمین کا ذاتی نور جسم الوجود میں محمل نشیں، نقاب پوش اور ردّو قبول کی میزان ہے۔ کوئی حیلہ، کوئی تدبیر، کوئی منّت، کوئی ترلا، کسی بھی قسم کی ریاضت، اگرچہ سر کے بل لٹکے، رُوح کو کبھی فریب نہیں دے سکتی نہ ہی مطمئن کر سکتی ہے۔

نفس :

امرِ عزازیل ۔

شیطان و خنّاس کا بچہ جمورا اور رُوح کے نزدیک نامحرم ہے۔ جب تک نفس رُوح کی بیعت نہیں کرتا جیسے شیخ شاہ شبلیؒ نے حضرت جنیدؒ سے کی اور پھر کلّیتاً اپنے تئیں رُوح کے حوالے نہیں کرتا، جیسے مُردہ غسّال کے۔ رُوح کے نزدیک نامحرم رہتا ہے

اور نامحرم سے حجاب واجب ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

۳۸۰۹

جب تک نفس ہر قسم کی کثافت و غلاظت و کدُورت و خباثت و رذالت و ذلالت سے متنفّر و بیزار ہو کر عجز و انکسار کا لبادہ نہیں اوڑھتا، رُوح کبھی قبول نہیں کرتی، غیر محرم گردانا جاتا ہے۔ اگر رائی بھر بھی آلائش باقی ہے، جُوں کا توُں، غلیظ کا غلیظ، رذیل کا رذیل اور ذلیل کا ذلیل قرار دیا جاتا ہے۔

اور رُوح بھی بھلا کسی نامحرم کے سامنے کبھی نقاب اٹھاتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگرچہ وہ کسی وہ کا وہ ہو۔

رُوح و نفس کا باہمی اتّحاد و ارتباط و اتّصال جذب و سلوک کی ابتدا اور اسی پہ استقامت انتہا ہے۔

رُوح ہی ارواح سے ملتی اور رُوح ہی ارواح سے فیضیاب ہوتی ہے

جس نفس سے اس کی اپنی رُوح پردہ پوش ہے، کسی غائب کو حاضر اور مجوب کو مکشوف کرنے کی کیا استعداد رکھتا ہے؟

رُوح کی حاکمیّت تسلیم کر! جسم الوجود کا ہر عضو رُوح کا مطیع ہو۔ جب رُوح مطمئن نہیں کہ جملہ اعضاء اس کے تابع ہیں، محض دعوے کیا معتبر ہو سکتا ہے؟

جب رُوح نے اعضاء کی طاعت کو تسلیم کر لیا، دُوری دُور ہوئی۔

ماشاءاللہ

رُوح کی تصدیق گویا قرآن کریم اور سُنّتِ مطہرہ کی تصدیق ہے۔

خنّاس و شیطان تیرے وہ ازلی دشمن ہیں جو کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔

خنّاس کی اِتّباع ظُلمت، رُوح کی اِتّباع نُور
ظُلمت سے دُور ہو اور نُور سے معمُور
نُور کے ورُود سے ظُلمت کافور! ماشاءاللہ

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۹۱۰

کِسی سے تجاوز مت کر۔ تحسین ہو یا تنقید۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

۳۹۱۱

جب تک کوئی کسی کارآمد کار میں مصروف نہیں ہوتا خنّاس کا کھلونا ہوتا ہے۔

وہ کسی بھی کام میں اُلجھا دے

اور نہیں تو بٹیر بازی پہ لگا دے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۹۱۲

بے کار مت رہ ! بے کار ، امراض کا شکار ۔
جب تک اہلِ کار کا پسینہ نہیں بہتا ، فنکار کے نزدیک سُست کار ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

۳۹۱۳

اے کائناتِ عالم کی ہر شئے کے رگ و ریشہ میں رچے بسے اور سمائے ہوئے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ !

اگر عشق نہ ہوتا ، تیرے اِس حسُن پہ کون مائل ہوتا ؛ کسی بازار میں تیرا کوئی نہ خریدار ہوتا نہ ہی قدر دان !

عِشق کے خوُن نے تیری داستان کو تابناک کر دیا ۔ اللہ اللہ ! یہ اعزاز تُو نے عِشق ہی کو بخشا ، کہ تیرے سوا تیری کائنات کی کوئی شئے ، کوئی بھی شئے اس کی توجہّ کو اپنی طرف کسی بھی انداز میں مبذول نہ کر سکی ۔

رُکوع میں اِنکسار ، اور سجدہ میں دیدارِ عشق ہی کو نصیب ہوا

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۱۴

حُسنِ ازل نے ہمیشہ عشق ہی کو اپنی اداؤں کا تختۂ مشق بنایا۔

مُبارکًا مُکرّمًا مُشرّفًا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۱۵

چاک گریباں، گلی وگلی، جیسے بھی گھسیٹا، اُف نہ کی: تیری محبّت کے جلال کا استقلال عشق ہی کو عنایت ہوا!

مَا شاء اللہ!

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۱۶

تیرے عشق کی داستان کا وہ سرورق جسے قیامت تک کبھی کوئی مات نہیں کر سکتا

شامِ غریباں ہے

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۱۷

اِک کبوتر لوٹ کر اُن کے لہو میں اُڑ گیا۔
آگے مجھ میں لکھنے کی سکت نہیں۔
حُسن کی اَدا کی حَد
عشق کی وفا کی حَد ـــــــ اور
ظُلم کی جفا کی حَد
شامِ غریباں کے منظر میں ختم ہوئی
قسامِ ازل بِلک بِلک کر رویا، اس انداز میں پہلی بار رویا

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرّازقين

والله ذُوالفضل العظيم

۳۹۱۸

فقیر جب شامِ غریباں کے حضورؐ غلامانہ خراجِ تحسین پیش کرنے حاضر ہوا، آپے سے باہر ہو گیا۔ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا، نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے ایسا منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے سامنے ریت کے ذرّوں پہ حُسن و عشق اور وَفا و جفا کی داستان کا انوکھا باب خون سے لکھا ہوا تھا۔

ـــــ سہمی ہوئی مقدّس جانیں ـــــ بوستانِ رسُولؐ کے کھلائے ہوئے پھول ـــ گنجِ شہیداں ـــ کٹے ہوئے اعضاء ـــ جلے ہوئے خیمے

دھواں چھوڑتی طنابیں ـــــ لٹا ہوا خانوادۂ رسولؐ ـــــ بے کسی کے عالم میں جگرِ بندِ بتولؑ ـــــ خون سے تر زمین پہ شہزادۂ کون و مکاں، خاک و خون میں نہایا ہوا عشق ـــــ دشتِ غربت میں سربریدہ پیشوائے دین، ساقیٔ کوثرؐ کا تشنہ لب نواسا ـــــ سبطِ پیمبرؐ کا گھوڑوں سے روندا ہوا جوڑِ اطہر

ہر طرف ایک گھمبیر اُداسی، ایک وحشت خیز خاموشی، ایک اَلم انگیز کرب ـــــ یہ دردناک منظر اس سے نہ دیکھا گیا، وہ خون کے آنسو رو دیا، ہوش و حواس کھو بیٹھا، بسمل کی طرح لوٹا اور مذبوح کی طرح تڑپا۔

پھر یکایک اس نے امارت کی عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ لذّت کا جام پھوڑ دیا۔ زینت کا عمامہ زمین پہ دے مارا، راحت کا ترانہ بند کر دیا، عشرت کا رباب توڑ دیا، شہرت کی قبا تار تار کر دی اور شامِ غریباں کے محبوبوں کی خاکِ پا سر میں ڈالی، ندامت کی قبا اوڑھی، ملامت کی گدڑی پہنی، صبر کا کاسہ لیا، اور ایسا روپوش ہوا کہ پھر کہیں بھی، کسی بھی رُوپ میں کبھی پرگٹ نہ ہوا۔ اس منظر کو کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا۔ اور حیات الدنیا کی منزل اسی منظر کی پیشوائی میں طے کی۔

خوشی غم کو بھلا دیتی ہے لیکن اس غم کو کبھی نہ بھلا سکی۔ وقت ہر زخم کا مرہم ہے، مگر یہ زخم کبھی مندمل نہ ہو سکا اور گہرا ہوتا گیا۔ مصروفیت ہر حادثہ بھلا دیتی ہے مگر اس حادثہ کو فراموش نہ کر سکی۔ اس کی یاد ہمیشہ تازہ رہی،

دِل سے آہ اور آنکھ سے آنسو بن کر نکلی ـــــ

یہ غم شہادت کا نہیں اور نہ ہی ایمان شہادت پہ غمناک ہُوا کرتا ہے۔ شہادت پہ رونا ایمان کے شایانِ شان ہی نہیں۔ ایمان تو شہادت کی تمنّا کیا کرتا ہے، استقبال کرتا ہے، خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور شکر بجالاتا ہے۔ شہادت حیاتِ جاوداں ہے اور موت کا بلند ترین اعزاز

شہادت مقامِ شکر ہے نہ کہ مقامِ شکوہ و شکایت۔ ایمان شہادت سے کبھی نہ گھبرایا اور نہ ہی آبدیدہ ہُوا۔

یہ غم شہادت کا نہیں، پامالیٔ حُرمت کا ہے، موت کا نہیں، تقدّس کی تضحیک کا ہے اور یہ غم بھی شہادت کی طرح جاوداں ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۳۹۱۹

کسی نے بھی یہاں نہیں رہنا۔ نہ جابر نے نہ مجبُور نے، داستان زندہ رہے گی

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۳۹۲۰

اوور ایکٹنگ مت کرو، تمہیں خبر ہو نہ ہو، دیکھنے والا ضرور محسُوس کرتا ہے۔

الحمد للحيّ القيوم
فالله خير الرازقين

۳۹۲۱

خاکروب کے سوا کوئی مُقرّب قُربِ مُعتبر کے جلال و جمال کی تاب نہیں لا سکتا۔
قُرب کے اعجاز کا مُتحمل نہیں ہو سکتا، بھڑک اُٹھتا ہے۔
خاکروب پست ترین مقام پہ کھڑے ہو کر بلند ترین صاحب کا مصاحب ہوتا ہے جسے وہ کسی بھی حال میں کبھی رَدّ نہیں کر سکتا۔

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۲۲

راحت راحت ہے، اِدھر سے آئی اور گئی۔ نہ کچھ لائی، نہ چھوڑ گئی۔
کرب نے دُنیا کے ایک بنجر، قدیم، غیر معروف ویرانہ کو "مُعلّیٰ" سے مُلقّب فرما کر زیارت گاہِ قدسیاں بنا دیا

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۳۹۲۳

کرب کی ایک رات راحت کی ہزار رات پہ فوقیّت رکھتی ہے۔ کرب کی آہیں رحمت کو، اگرچہ لاکھ پردوں میں مستور ہو، کھینچ لاتی ہیں، نزول پہ مجبور کر دیتی ہیں ______ اور

راحت کے پاس خرّاٹوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۲۴

اگر کسی کو پتہ چل جائے کہ اس کی کہی ہوئی باتیں ہوا میں مُعلق ہیں، مُحتاط رہے، اپنے کلام سے شرمندہ ہو۔

ایک نے کہا کہ جب وہ یہ سوچتا ہے، اُلّو کی طرح روتا ہے۔

فتنہ بول سے جنم لیتا ہے، بول پر فتنے کی بُنیاد ہے۔

بول مگر اتنا مت بول، سب کچھ نہ بول، سوچ کر بول، سماعت و بصارت وری الوری ہے۔

ملکہ نے کیڑیوں سے کہا: اپنے بِلوں میں گھُس جاؤ کہیں سیّدنا سلیمان علیہ السّلام کا لشکر تمہیں بے خبری میں روند نہ ڈالے۔ سیّدنا سلیمان علیہ السّلام نے کیڑی کی یہ آواز تین میل دُور سے سُنی۔

بعض سماعت کے نزدیک دُوری کوئی معنی نہیں رکھتی، اسی طرح بصارت

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۳۹۲۵

کوئی نفس کسی خطاب و القاب پہ کبھی پورا نہیں اُترتا، البتہ خطاب و القاب

اپنے مخاطب و ملقّب کو فریب دے کر سُست کر دیتے ہیں۔ کمالات کے عمامہ کی خُوش فہمی میں مُبتلا کر کے تھپکی دے کر جدّ و جہد کے میدان سے باہر لے آتے ہیں حتّٰی کہ اسلاف کی ایک بھی روایت پہ کاربند نہیں رہتا اور نہ ہی کسی اُصول کا پابند۔ پاسِ انفاس کا داعی خُود غفلت کا شکار ہو جاتا ہے کبھی کسی نے اپنے تئیں پاجی نہیں کہلایا۔ کسی کے کہنے پہ تلملایا۔ حالاں کہ ہر کوئی اپنے نفس کی خباثت و کدُورت کا عارف ہوتا ہے۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۳۹۲۶

عزّت سے محبّت، اور محبّت سے خدمت ہے

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۳۹۲۷

بڑے میاں! اس خرگوش کا کیا بنا؟

بولے! شکاری کُتّے بُری طرح بے چارے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ابھی تک نہیں دبوچا گیا، البتّہ اپنی جگہ دونوں ہانپ چکے ہیں۔

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم